e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھنامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 49 Sunday , November 15 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۴۹) لکھنؤ، بروز اتوار ۱۵-نومبر ۲۰۲۶ء مطابق ۴/ جمادی الثانی-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

ہردیپ پوری نے راجیہ سبھا کی رکنیت سے استعفیٰ دیا

نئی دہلی، 14 نومبر (ایوان آئی) مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے راجیہ سبھا کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے، جسے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن نے ہفتے کو منظور کر لیا۔ مسٹر پوری اتر پردیش سے راجیہ سبھا کے رکن تھے۔ ان کی میعاد اسی ماہ کی 25 تاریخ کو مکمل ہو رہی تھی۔ اس دوران وہ کچھ روز تک مدھیہ پردیش سے ایوان بالا کی ایک نشست پر ہونے والے ضمنی انتخاب میں بلا مقابلہ منتخب قرار دیے گئے ہیں۔ یہ نشست سابق مرکزی وزیر انیل مرو گن کے استعفے کے باعث خالی ہوئی تھی۔ مسٹر پوری کی نئی میعاد دو اپریل 2030 تک ہوگی۔ راجیہ سبھا کے ایک بلیٹن میں کہا گیا ہے، اتر پردیش ریاست کی نمائندگی کرنے والے راجیہ سبھا کے منتخب رکن مسٹر ہردیپ سنگھ پوری نے راجیہ سبھا کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ 14 نومبر 2026 سے موثر طور پر منظور کرا لیا ہے۔

ترکی اور قطر نے نئے باہمی دفاعی معاہدے پر دستخط کیے

مالکو، 14 نومبر (ایوان آئی) ترکی کے صدر رجب طیب اردگان اور قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد آل ثانی نے نئے دفاعی معاہدے پر دستخط کیے ہیں، جس سے دونوں ممالک کے درمیان عسکری اور سیاسی تعاون مزید مضبوط ہوا ہے۔ یہ اطلاع این ٹی وی ترکی براڈ کاسٹر نے جمعہ کے روز دی۔ خبروں کے مطابق معاہدے کو حتمی شکل دینے کے لیے اعلیٰ سطح کی بات چیت استنبول میں صدارتی دفتر میں ہوئی۔ رہنماؤں نے پہلے ایک نجی ملاقات کی، جس کے بعد وفدی سطح پر مذاکرات ہوئے۔ این ٹی وی کے مطابق ترکی-قطر ہیگ اسٹریٹجک کمیٹی کے 12 ویں اجلاس کے نتیجے میں مختلف شعبوں میں پانچ معاہدوں پر دستخط کیے گئے۔ رپورٹ کے مطابق، باہمی دفاع سے متعلق ایک دستاویز (جس کی شرائط ابھی عام نہیں کی گئی ہیں) کے علاوہ، صحارف کے تحفظ، مارکیٹ کی نگرانی و کنٹرول اور تعلیم سے متعلق معاہدوں پر دستخط کیے گئے۔

انڈر-19 ایشیا کپ

ہندوستان نے فائنل میں پاکستان کے منہ سے چھینی جیت، آخری گیند پر چوکا لگا کر موہت نے بنایا چیمپئن



مسقط (ایجنسی) ہندوستان نے 'انڈر-19 ایشیا کپ 2026' کا خطاب جیت لیا ہے۔ سنسنی خیز فائنل مقابلے میں ہندوستانی انڈر-19 ٹیم نے آخری گیند پر پاکستان کو شکست دے کر بھی کو تھران کر دیا۔ اب وقت پاکستان کے لیے آسان فائنل مقابلہ کرکٹنگ ٹوٹی رکھائی دے رہی تھی، لیکن آخری گیند پر جب ہندوستان کو 3 رنوں کی ضرورت تھی اور ہاتھ میں صرف ایک وکٹ تھا تو موہت اُلوا نے چوکا لگا کر ہندوستانی ٹیم کو چیمپئن بنا دیا۔ فائنل مقابلہ میں پاکستان نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 337 رن بنائے تھے۔ اس کے جواب میں ہندوستان نے محض 252 رن پر اپنے 8 وکٹ گنوا دیے تھے۔ لیکن موہت اُلوا اور سمل چوہان نے ہندوستانی ٹیم کی واپسی کرائی۔ عمان میں منعقدہ اس ٹورنامنٹ میں ہندوستانی ٹیم کے سامنے پاکستان سے گزشتہ ایشیا کپ کے فائنل میں ملی شکست کا بدلہ لینے کا ہدف تھا۔ اس کے بعد گروپ مرحلے میں ملی دل توڑنے والی شکست نے اس ہدف کو مزید مشکل بنا دیا تھا۔ فائنل میں پاکستان کی جس طرح کی بلے بازی، گیند بازی اور سب سے بڑھ کر فیلڈنگ رہی، اس نے ہندوستان کو شکست کے دہانے پر پہنچا دیا تھا، لیکن سمل اور موہت نے بازی پلٹ دی اور ہم کو چیمپئن بنا دیا۔

جویل آف انڈیا: پی ایم مودی، سونیا، کھرگے اور راہل سمیت ملک نے سابق وزیر اعظم نہرو کو خراج عقیدت پیش کیا

نہرو نے جدید اداروں اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو فروغ دیا: پی ایم مودی، راہل گاندھی نے کہا، نہرو کا خواب ایک خود اعتماد اور ترقی پسند ہندوستان تھا



نئی دہلی۔ وزیر اعظم نریندر مودی، کانگریس پارلیمانی پارٹی کی رہنما سونیا گاندھی، پارٹی صدر ملکارجن کھرگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی سمیت متعدد لیڈروں نے سابق وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے 137 ویں یوم پیدائش کے موقع پر ان کی سماجی شناختی ون پیغام کو انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں مسٹر مودی نے لکھا، سابق وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کو ان کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ 14 نومبر 1889 کو الہ آباد میں جواب پر یاگ راج کہا جاتا ہے، میں پیدا ہونے والے نہرو نے ملک کی آزادی کے بعد 15 اگست 1947 سے اپنی وفات 27 مئی 1964 تک ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم کے طور پر خدمات انجام دیں۔ تحریک آزادی کے ایک نمایاں رہنما کے طور پر انہوں نے آزادی کے ابتدائی برسوں میں ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور ادارہ جاتی ڈھانچے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ پارلیمانی جمہوریت، سیکولرازم اور سائنسی مزاج کے مضبوط حامی نہرو نے جدید اداروں اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو فروغ دیا۔

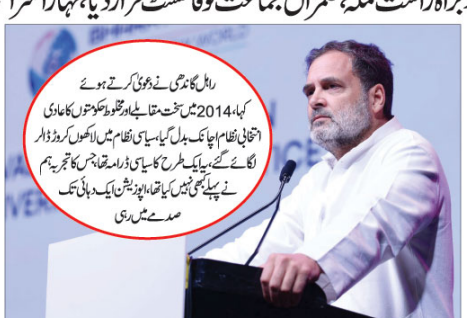
لوک سبھا کے اپوزیشن لیڈر نے ہفتے کو سومواتھی سدن کے مرکزی ہال میں سابق وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کے یوم پیدائش کے موقع پر ان کی تصویر پر پھول نذر کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملے جے ارجن کھرگے، پارلیمنٹ کے موجودہ اور سابق ارکان، لوک سبھا کے سکریٹری جنرل اتپل کمار سنگھ اور راجیہ سبھا کے سکریٹری جنرل پی سی موڈی نے بھی پنڈت نہرو کی تصویر پر گلہائے عقیدت پیش کیے۔ پنڈت جواہر لعل نہرو کی اس تصویر کی نقاب کشائی 5 مئی 1966 کو اس وقت کے صدر جمہوریہ ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن نے سومواتھی سدن کے مرکزی ہال میں کی تھی۔ اس وقت یہ پارلیمنٹ ہاؤس کا مرکزی ہال تھا۔

کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی نے کہا کہ نہرو کے جذبے کے لیے آزادی کا منزل نہیں بلکہ ملک کے لیے سنگ میل کا ایک پڑاؤ تھی۔ سوراج کا مطلب اقتدار نہیں بلکہ ہر شہری کی شمولیت اور ملک کے مستقبل کی ذمہ داری تھی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے لیے ہندوستان ایک جستجو اور ایک نظریہ تھا، جس میں تنوع طاقت، جمہوریت یقین اور مساوات بنیاد تھی۔ ایک جدید، سائنسی، ترقی پسند اور خود اعتماد ہندوستان کا خواب آج بھی تحریک دیتا ہے۔

مسٹر کھرگے نے پنڈت نہرو کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آزادی سے لے کر ایک مضبوط، جدید، جمہوری اور ترقی پسند ملک کی بنیاد رکھنے تک نہرو کا تاریخی رول رہا ہے۔ آزادی کے بعد متعدد چیلنجوں کے باوجود انہوں نے اپنی دور اندیش سوچ، مضبوط قیادت اور غیر متزلزل عزم کے ذریعے ہندوستان کی سماجی، سیاسی اور اقتصادی ترقی کو نئی سمت دی۔ انہوں نے کہا کہ نہرو کو جمہوریت، مساوات، سیکولرازم اور سائنسی سوچ پر گہرا یقین تھا اور وہ ایسا ہندوستان چاہتے تھے جہاں ہر شہری کو بغیر کسی امتیاز کے یکساں مواقع حاصل ہوں۔ کانگریس صدر نے کہا کہ پنڈت نہرو جدید ہندوستان کے اہم معماروں میں سے ایک تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ ہندوستان جیسے متنوع ملک کو صرف جمہوریت ہی متحد رکھ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں مختلف نقطۂ نظر، عقائد، سیاسی نظریات اور امنگوں کو جگہ ملتی ہے۔ مسٹر کھرگے نے کہا کہ آج شاستری جی اور نہرو کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آئین، جمہوری اداروں اور ملک کو متحد رکھنے والی اقدار کے تحفظ اور حفاظت کے عزم کو دہرانا چاہیے۔ یہی نہرو کی مستقل وراثت ہے اور اسے برقرار رکھنا سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔

بھارت سمٹ: 'جمہوریت 2014 میں ہی ختم ہو گئی تھی'

راہل گاندھی کا بی جے پی پر براہ راست حملہ، حکمراں جماعت کو فاشسٹ قرار دیا، مہاراشٹر انتخابات پر بھی اٹھائے سوال



حیدرآباد (ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے ہفتہ کے روز تلنگانہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ہندوستان میں اب جمہوریت باقی نہیں رہی ہے۔ انہوں نے مرکز کی مودی حکومت کو وفاقی ڈھانچے کو تباہ کرنے کا الزام لگایا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ "ملک کا جمہوری نظام 2014 میں ہی ختم ہو گیا تھا اور سیاست و انتخابی ماحول میں بڑی تبدیلیوں کے سبب اپوزیشن تقریباً ایک دہائی تک صدمے کی کیفیت میں رہی۔" راہل گاندھی نے یہ بیان حیدرآباد میں بھارت سمٹ 2026' سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ انہوں نے کہا کہ 2014 کے لوک سبھا انتخابات کے بعد اپوزیشن کو واپس آنے میں کچھ دشواری ہوئی کہ ہندوستانی سیاست میں آخر ہو کیا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "2014 میں ہم نے بالکل مختلف نوعیت کا انتخاب دیکھا۔ ایسا کچھ جو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ سیاسی نظام میں لاکھوں کروڑ ڈالر لگائے گئے۔ ایک بالکل ہی طرز کی انتخابی مہم چلائی گئی۔ یہ ایک طرح کا سیاسی ڈراما تھا، جس کا تجربہ ہم نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ سخت مقابلے اور مخلوط حکومتوں کا عادی انتخابی نظام اچانک بدل گیا، جس کے نتیجے میں اپوزیشن پارٹیاں تقریباً ایک دہائی تک صدمے کی کیفیت میں رہیں۔

اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ اگر آپ میں یہ کہوں کہ اپوزیشن صدمے میں نہیں تھی تو یہ جھوٹ ہوگا۔ ہم صدمے میں تھے۔ ایک سال پہلے دسمبر کے لیے نہیں بلکہ پوری ایک دہائی تک۔" انہوں نے دعویٰ کیا کہ کانگریس اور دیگر اپوزیشن پارٹیوں نے سیاسی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لیے ریاستوں میں انتخابی نتائج کی جانچ شروع کر دی ہے۔ مہاراشٹر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن کو لوک سبھا اور ریاستی اسمبلی کے انتخابات میں 70 لاکھ نئے ووٹرز کے نام شامل کیے گئے اور ان میں سے ہر ایک کی بھی جانکاری ملی۔ بہی ہمارا سچ تھا۔ ہم صرف موجودہ وقت کے لیے نہیں لڑ رہے ہیں بلکہ ہماری لڑائی ماضی، حال اور مستقبل کے لیے ہے۔ کانگریس نے ہماری آزادی کے لیے جدوجہد کی۔ بھارت جوڑو یاترا کے دوران ہمیں احساس ہوا کہ ہماری تاریخ، ہمارا گاندھی سے بھی بہت آگے تک پھیلی ہوئی ہے۔

ہندوستان میں حقیقتاً جمہوریت باقی نہیں رہی ہے۔" اپنی تقریر کے دوران راہل گاندھی نے ہندوستان میں تحریراں پارٹی پر طنز کرتے ہوئے اسے فاشسٹ قرار دیا۔ انہوں نے دو طرح کے لوگوں کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے کہا کہ ایک گروپ کے لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ سب کچھ جانتے ہیں اور ان کے پاس ہر سوال کا جواب موجود ہے، جبکہ دوسرے گروپ میں ایسے لوگ شامل ہیں جو تجسس رکھتے ہیں، دوسروں کی بات سنتے ہیں اور اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک قسم کے لوگ کاروبار، تعلیمی دنیا اور سیاست میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو یقین ہوتا ہے کہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ وزیر اعظم پر بات کرتے ہوئے اسی لیڈر نے کہا کہ پچھلی حکومتوں نے دن رات، دن پٹن (اوراوئی) کے نام سے کئی دہائیوں تک زیر التوا رکھا کیونکہ فوجیوں اور شہیدوں کے خاندانوں کا احترام ان کی ترجیح نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں نیا ہندوستان فوجیوں کے احترام اور طاقت کو اولین ترجیح دے رہا ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسی بھی معاشرے یا قوم کی ترقی اسی وقت ترقی میں بدل سکتی ہے جب وہاں امن و امان کا ماحول ہو۔ سیکورٹی کی کمی ترقی کو تیزی سے تباہی میں بدل سکتی ہے۔ فوجیوں کے جذبے کو سلام پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیاچن کی سردی ہو یا راجستھان کا جھلستا ہوا صحرا، بھارتی فوجی ہر محاذ پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سیاہی کبھی ریٹائر نہیں ہوتا۔ صرف اس کی وردی بدلتی ہے، اور وہ مسلح افواج کے لیے رہنمائی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا رہتا ہے۔ اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے سی ایم یوگی نے کہا کہ اتر پردیش تقریباً 20 لاکھ فوجی خاندانوں کا گھر ہے۔ ملک میں سالانہ ریٹائر ہونے والے تقریباً 60,000 فوجیوں میں سے تقریباً 12,000 کا تعلق صرف اتر پردیش سے ہے۔ انہوں نے بگن ناتھ سنگھ، ویر عبدالحمید، کیپٹن منوج پانڈے اور یوگیندر سنگھ یادو جیسے عظیم جنگجوؤں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

سپاہی کبھی ریٹائر نہیں ہوتا، صرف وردی بدلتی ہے

وزیر اعلیٰ یوگی کا میرٹھ میں سابق فوجیوں کی تقریب سے خطاب



میرٹھ۔ ہفتہ کو کرانتی دھرا میرٹھ میں منعقدہ سابق فوجیوں کے دوبارہ اتحاد کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتر پردیش کے 5.19 لاکھ سابق فوجیوں اور ان کے خاندانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے سی ایم یوگی نے کہا کہ پچھلی حکومتوں نے دن، ریک، دن پٹن (اوراوئی) کے نام سے کئی دہائیوں تک زیر التوا رکھا کیونکہ فوجیوں اور شہیدوں کے خاندانوں کا احترام ان کی ترجیح نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں نیا ہندوستان فوجیوں کے احترام اور طاقت کو اولین ترجیح دے رہا ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسی بھی معاشرے یا قوم کی ترقی اسی وقت ترقی میں بدل سکتی ہے جب وہاں امن و امان کا ماحول ہو۔ سیکورٹی کی کمی ترقی کو تیزی سے تباہی میں بدل سکتی ہے۔ فوجیوں کے جذبے کو سلام پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیاچن کی سردی ہو یا راجستھان کا جھلستا ہوا صحرا، بھارتی فوجی ہر محاذ پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سپاہی کبھی ریٹائر نہیں ہوتا۔ صرف اس کی وردی بدلتی ہے، اور وہ معاشرے کے لیے رہنمائی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا رہتا ہے۔ اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے سی ایم یوگی نے کہا کہ اتر پردیش تقریباً 20 لاکھ فوجی خاندانوں کا گھر ہے۔ ملک میں سالانہ ریٹائر ہونے والے تقریباً 60,000 فوجیوں میں سے تقریباً 12,000 کا تعلق صرف اتر پردیش سے ہے۔ انہوں نے بگن ناتھ سنگھ، ویر عبدالحمید، کیپٹن منوج پانڈے اور یوگیندر سنگھ یادو جیسے عظیم جنگجوؤں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

خواتین ریزرویشن کے بہانے حد بندی کو عمل جامہ نہیں پہنایا جا سکتا، سرمائی اجلاس سے قبل اپوزیشن کا عزم

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سرمائی اجلاس کے اختتام کا اعلان نہ کیے جانے اور خصوصی اجلاس بلائے جانے کی خبروں کے درمیان اپوزیشن پارٹیاں اب مرکزی حکومت کی منشا پر سوال اٹھا رہی ہیں۔ جمعرات کے روز کانگریس کے ہفتہ وار پروگرام 'ملک کا جمہوری نظام' میں بی جے پی کے ہیڈ کوارٹر میں ہونے والی پریس کانفرنس میں اپوزیشن پارٹیوں نے واضح کر دیا ہے کہ خواتین ریزرویشن کے بہانے حد بندی کو عمل جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ کانگریس سے لے کر سماجوادی (یو پی ٹی) سمیت مختلف پارٹیوں کے لیڈروں نے اس معاملہ میں اپنا سخت رخ ظاہر کیا ہے۔ دراصل دی انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ میں امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ سرمائی اجلاس 30 نومبر یا 1 دسمبر کو شروع ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر حکومت چاہے تو وہ ایک مختصر خصوصی اجلاس بلا سکتی ہے۔ اس معاملہ میں چٹھی کانڈ سے (ایم اے) کے مطابق اگلے 9 دسمبر خاندان واقع ہندوستانی مشن سے رابطہ کیا تھا۔ وہ 2025 میں چاپان سے ایک تجارتی جہاز بردار جہاز تھے۔ جہاز کے ایران کے چابہار بندرگاہ پہنچنے پر ہندوستانی ملاح کو بتایا گیا کہ ان کا پاسپورٹ اور ڈی سی (کنٹینوس ڈیجیٹ سرٹیفکیٹ) کھو گیا ہے، جس کے بعد انہیں جہاز سے اتارا دیا گیا۔ ہندوستانی ملاح کی واپسی کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ ہندوستانی ملاح اکشے کمار ورما کو مقامی سرٹیفکیٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ (ایم اے) کے مطابق اکشے نے 9 نومبر کو تہران واقع ہندوستانی مشن سے رابطہ کیا تھا۔ وہ 2025 میں چاپان سے ایک تجارتی جہاز بردار جہاز تھے۔ جہاز کے ایران کے چابہار بندرگاہ پہنچنے پر ہندوستانی ملاح کو بتایا گیا کہ ان کا پاسپورٹ اور ڈی سی (کنٹینوس ڈیجیٹ سرٹیفکیٹ) کھو گیا ہے، جس کے بعد انہیں جہاز سے اتار دیا گیا۔ ہندوستانی ملاح کی واپسی کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ ہندوستانی ملاح اکشے کمار ورما کو مقامی سرٹیفکیٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ (ایم اے) کے مطابق اکشے نے 9 نومبر کو تہران واقع ہندوستانی مشن سے رابطہ کیا تھا۔ وہ 2025 میں چاپان سے ایک تجارتی جہاز بردار جہاز تھے۔ جہاز کے ایران کے چابہار بندرگاہ پہنچنے پر ہندوستانی ملاح کو بتایا گیا کہ ان کا پاسپورٹ اور ڈی سی (کنٹینوس ڈیجیٹ سرٹیفکیٹ) کھو گیا ہے، جس کے بعد انہیں جہاز سے اتار دیا گیا۔ ہندوستانی ملاح کی واپسی کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔

ایران میں پھنسے ہندوستانی ملاح کی جلد وطن واپسی ہوگی، وزارت خارجہ نے جاری کیا ایمرجنسی سرٹیفکیٹ

تہران (ایجنسی) ایران میں پھنسے ہندوستانی ملاح کی وطن واپسی کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ ہندوستانی ملاح اکشے ورما کو مقامی سرٹیفکیٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ (ایم اے) کے مطابق اکشے نے 9 نومبر کو تہران واقع ہندوستانی مشن سے رابطہ کیا تھا۔ وہ 2025 میں چاپان سے ایک تجارتی جہاز بردار جہاز تھے۔ جہاز کے ایران کے چابہار بندرگاہ پہنچنے پر ہندوستانی ملاح کو بتایا گیا کہ ان کا پاسپورٹ اور ڈی سی (کنٹینوس ڈیجیٹ سرٹیفکیٹ) کھو گیا ہے، جس کے بعد انہیں جہاز سے اتار دیا گیا۔ ہندوستانی ملاح کی واپسی کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ ہندوستانی ملاح اکشے کمار ورما کو مقامی سرٹیفکیٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ (ایم اے) کے مطابق اکشے نے 9 نومبر کو تہران واقع ہندوستانی مشن سے رابطہ کیا تھا۔ وہ 2025 میں چاپان سے ایک تجارتی جہاز بردار جہاز تھے۔ جہاز کے ایران کے چابہار بندرگاہ پہنچنے پر ہندوستانی ملاح کو بتایا گیا کہ ان کا پاسپورٹ اور ڈی سی (کنٹینوس ڈیجیٹ سرٹیفکیٹ) کھو گیا ہے، جس کے بعد انہیں جہاز سے اتار دیا گیا۔ ہندوستانی ملاح کی واپسی کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔

آپریشن سندور کے بعد پہلی بار ہندوستان آمد کے پر پاکستانی وزیر

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ہندوستان کی راجدھانی نئی دہلی میں 20 سے 22 نومبر 2026 تک منعقد ہونے والے شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے پہلے سیورٹی کونسل ڈائیلاگ فورم میں پاکستان بھی شرکت کرے گا۔ پاکستانی حکومت نے اس بین الاقوامی پروگرام میں ملک کی نمائندگی کے لیے وفاقی وزیر برائے مواصلاتی تبدیلی و ماحولیاتی رابطہ ڈاکٹر مصدق مسعود ملک کو نامزد کیا ہے۔ آپریشن سندور کے بعد یہ پہلا موقع ہوگا جب پاکستان کا کوئی وزیر ہندوستان کا دورہ کرے گا۔ پاکستانی حکومت کی جانب سے جاری سرکاری پریس ریلیز کے مطابق ڈاکٹر مصدق مسعود ملک کی دہلی میں منعقد ہونے والے ایس سی او کے تھنک ٹینک مکالمے میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اس پروگرام میں ایس سی او کے رکن ممالک کے نمائندے شرکت کریں گے اور تھنک ٹینز کے درمیان مکالمے مختلف ہم آہنگی اور باہمی افہام و تفہیم سے متعلق امور پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

ٹرمپ، پوتن اور شی جن پنگ کی پہلی بار ایک ساتھ سہ فریقی ملاقات

واشنگٹن۔ (ایجنسی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ الگ الگ چینی صدر شی جن پنگ اور روس کے صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ ایک ہی اجلاس میں شرکت کریں گے۔ وائٹ ہاؤس نے جمعہ کو اس کی تصدیق کی ہے۔ یہ ملاقات چین کے شہر شینزن میں منعقد ہونے والی ایشیا پیسیفک اقتصادی تعاون (اے پی ای سی) کانفرنس کے دوران ہوگی۔ اس سہ فریقی ملاقات میں جوہری ہتھیاروں کی تعداد کم کرنے کے علاوہ ایران جنگ سمیت کئی اہم عالمی امور پر تبادلہ خیال متوقع ہے۔ گزشتہ 80 برسوں میں یہ پہلا موقع ہوگا جب دنیا کی تین بڑی طاقتوں امریکہ، روس اور چین کے سربراہان ایک ساتھ سہ فریقی ملاقات کریں گے۔ اس سے قبل فروری 1945 میں امریکہ، سوویت یونین اور برطانیہ کے رہنما کریمیا کے شہر یالٹا میں ایک ساتھ جمع ہوئے تھے۔ اس اجلاس میں دوسری عالمی جنگ کے خاتمے کے بعد یورپی ممالک کی تقسیم اور ان کے انتظامی ڈھانچے سے متعلق فیصلے کیے گئے تھے۔ وائٹ ہاؤس کے مطابق ٹرمپ اس ملاقات میں جوہری ہتھیاروں کی تعداد محدود کرنے کے معاملہ اٹھائیں گے۔ وہ چاہتے ہیں کہ چین بھی اس سلسلے میں مذاکرات کا حصہ بنے، تاکہ امریکہ، روس اور چین کے درمیان ایک نیا معاہدہ طے کیا جا سکے۔

کانگریس نے یوپی میں 181 سیٹوں کا مطالبہ کیا، اکھلیش کا دعویٰ

کانگریس کے ساتھ تعلقات خوشگوار، دونوں جماعتیں متحد ہو کر انتخاب لڑیں گی، عوام بی جے پی حکومت کا صفایا کریں گے



لکھنؤ۔ (ایجنسی) سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا ہے کہ کانگریس نے اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے 181 سیٹوں پر انتخاب لڑنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ کانگریس کے ساتھ سماجوادی پارٹی کے تعلقات بہت اچھے ہیں اور دونوں جماعتیں انڈیا اتحاد کے تحت مل کر انتخاب لڑیں گی۔ اکھلیش یادو نے ہفتہ کو دہلی میں منعقدہ 'ہندوستان ٹائمز لیڈرشپ سمٹ 2026' میں گفتگو کے دوران یہ بات کہی۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا کانگریس نے یوپی میں 100 سیٹوں کا مطالبہ کیا ہے؟ اس پر انہوں نے کہا کہ کانگریس نے اس سے زیادہ سیٹیں مانگی ہیں۔ جب ان سے 200 سیٹوں کے مطالبے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ تعداد اس سے کچھ کم ہے۔ اس کے بعد 180 سیٹوں کے بارے میں پوچھے جانے پر اکھلیش نے کہا کہ 180 میں ایک کا اضافہ کر دیجیے۔ اس طرح انہوں نے کانگریس کے مطالبے کی تعداد 181 بتائی۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ اتر پردیش میں بی جے پی حکومت کا صفایا کرنے کے لیے سماجوادی پارٹی اور کانگریس کے درمیان اتحاد ہے۔ آج ہم نے بہوجن سماج کو برابر راست جوڑنے کا کام کیا ہے اور عوام کے ساتھ براہ راست اتحاد قائم کیا ہے۔ اسی اتحاد کا نتیجہ ہے کہ بی جے پی کے دوست دور ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے اپنی سیاسی سمجھ ایودھیا سے شروع کی تھی، لیکن وہیں اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ایودھیا کے ساتھ ہی بی جے پی نے کئی اہم رہنما کھو دیے۔ بی جے پی نے عوام کو گمراہ کیا اور جھوٹے وعدے کر کے انہیں دھوکہ دیا۔ بی جے پی رہنماؤں نے کہا تھا کہ انہیں 'ہاں' گنگا نے بلایا ہے، لیکن اقتدار میں آنے کے بعد انہوں نے ماں گنگا کو بھلا دیا۔ بی جے پی نے اتر پردیش کے ساتھ امتیازی سلوک کیا اور نفرت پھیلائی۔ اس نے پسماندہ، دلت اور اقلیتی سماج کو دھوکہ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہوجن سماج کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے دیگر سماج کے لوگ بھی بی جے پی سے ناراض ہیں۔ سماجوادی پارٹی نے ہمیشہ بہوجن سماج کے لوگوں کو جوڑنے کا کام کیا ہے۔ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیا مل کر ایک ساتھ کام کرنا چاہتے تھے، لیکن وقت نے انہیں موقع نہیں دیا اور حالات سازگار نہیں ہو سکے۔ اس کام کو نتیجہ خیز انجام دیا تھا۔ آج ہم نے بہوجن سماج کو برابر راست جوڑنے کا کام کیا ہے اور عوام کے ساتھ براہ راست اتحاد قائم کیا ہے۔ اسی اتحاد کا نتیجہ ہے کہ بی جے پی کے دوست دور ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے اپنی سیاسی سمجھ ایودھیا سے شروع کی تھی، لیکن وہیں اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ایودھیا کے ساتھ ہی بی جے پی نے کئی اہم رہنما کھو دیے۔ بی جے پی نے عوام کو گمراہ کیا اور جھوٹے وعدے کر کے انہیں دھوکہ دیا۔ بی جے پی رہنماؤں نے کہا تھا کہ انہیں 'ہاں' گنگا نے بلایا ہے، لیکن اقتدار میں آنے کے بعد انہوں نے ماں گنگا کو بھلا دیا۔ بی جے پی نے اتر پردیش کے ساتھ امتیازی سلوک کیا اور نفرت پھیلائی۔ اس نے پسماندہ، دلت اور اقلیتی سماج کو دھوکہ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہوجن سماج کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے دیگر سماج کے لوگ بھی بی جے پی سے ناراض ہیں۔ سماجوادی پارٹی نے ہمیشہ بہوجن سماج کے لوگوں کو جوڑنے کا کام کیا ہے۔ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیا مل کر ایک ساتھ کام کرنا چاہتے تھے، لیکن وقت نے انہیں موقع نہیں دیا اور حالات سازگار نہیں ہو سکے۔ اس کام کو نتیجہ خیز انجام دیا تھا۔ آج ہم نے بہوجن سماج کو برابر راست جوڑنے کا کام کیا ہے اور عوام کے ساتھ براہ راست اتحاد قائم کیا ہے۔ اسی اتحاد کا نتیجہ ہے کہ بی جے پی کے دوست دور ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے اپنی سیاسی سمجھ ایودھیا سے شروع کی تھی، لیکن وہیں اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ایودھیا کے ساتھ ہی بی جے پی نے کئی اہم رہنما کھو دیے۔ بی جے پی نے عوام کو گمراہ کیا اور جھوٹے وعدے کر کے انہیں دھوکہ دیا۔ بی جے پی رہنماؤں نے کہا تھا کہ انہیں 'ہاں' گنگا نے بلایا ہے، لیکن اقتدار میں آنے کے بعد انہوں نے ماں گنگا کو بھلا دیا۔ بی جے پی نے اتر پردیش کے ساتھ امتیازی سلوک کیا اور نفرت پھیلائی۔ اس نے پسماندہ، دلت اور اقلیتی سماج کو دھوکہ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہوجن سماج کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے دیگر سماج کے لوگ بھی بی جے پی سے ناراض ہیں۔ سماجوادی پارٹی نے ہمیشہ بہوجن سماج کے لوگوں کو جوڑنے کا ک

آبنائے ہرمز میں تین آئل ٹینکروں کے بارودی سرنگوں سے ٹکرانے کا دعویٰ

دھماکوں کے بعد جہازوں میں آگ بھڑک اٹھی، آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی



تہران (ایجنسی)۔ ایرانی بحریہ اور پاسداران انقلاب نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز میں تین آئل ٹینکر بارودی سرنگوں سے ٹکرا گئے، جس کے بعد ان میں دھماکے ہوئے اور آگ بھڑک اٹھی۔ پاسداران انقلاب کی بحریہ نے ہفتے کی صبح ایک بیان میں کہا کہ دو آئل ٹینکر اپنے ریڈار اور مقام کی شناخت کرنے والے نظام بند کر کے خیر مجاز راستے سے خفیہ طور پر آبنائے ہرمز عبور کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایرانی حکام کے مطابق دونوں جہاز آبی بارودی سرنگوں سے ٹکرا گئے، جس کے نتیجے میں ان میں دھماکے ہوئے اور آگ لگ گئی۔ پاسداران انقلاب کے مطابق ان میں سے ایک جہاز بڑا آئل ٹینکر بھی بتایا گیا تھا۔ دوسری جانب ایرانی بحریہ نے ایک الگ بیان میں کہا کہ آبنائے ہرمز کے مشرق میں ایک اور آئل ٹینکر ممنوعہ اور غیر محفوظ علاقے سے گزر رہا تھا۔ اس جہاز نے بھی اپنے ٹریکنگ اور شناختی نظام بند کر رکھے تھے۔ ایرانی بحریہ کے مطابق بارودی سرنگ سے ٹکرانے کے بعد جہاز میں آگ لگ گئی اور اسے رکنا پڑا۔ ایرانی حکام نے متاثرہ جہازوں کے نام یا ان کی رجسٹریشن والے ممالک کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی۔ ان واقعات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ فجیرہ کی بندرگاہ سے قریب ہی ایرانی بحریہ اور پاسداران انقلاب نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز میں تین آئل ٹینکر بارودی سرنگوں سے ٹکرا گئے۔ جس کے بعد ان میں دھماکے ہوئے اور آگ بھڑک اٹھی۔ ایران کا اصرار ہے کہ اس اہم سمندری راستے سے گزرنے والے جہاز پہلے ایرانی حکام سے اجازت حاصل کریں۔ تہران اجازت کے بغیر گزرنے والے جہازوں پر حملے بھی کر چکا ہے۔ اس کے جواب میں امریکہ نے ایرانی بندرگاہوں کی بحری ناکہ بندی کر رکھی ہے اور آبنائے ہرمز سے گزرنے والے آئل ٹینکروں کو فوری معاونت فراہم کر رہا ہے۔ حالیہ ہفتوں میں ایرانی مسلح افواج نے آبنائے ہرمز میں متعدد جہازوں پر آگ لگنے یا دھماکوں کی اطلاعات دی ہیں۔ ایران اکثر ان واقعات کی وجہ آبی بارودی سرنگوں کو قرار دیتا رہا ہے۔ جمعے کو پاسداران انقلاب نے ایک ویڈیو بھی جاری کی تھی، جس میں ایک جہاز سے دھوئیں کے بڑے بادل اٹھتے دکھائی دیے۔ ایرانی حکام کا دعویٰ تھا کہ مائع گیس لے جانے والا یہ جہاز آبنائے ہرمز کے جنوبی حصے میں بارودی سرنگ سے ٹکرایا تھا۔ تاہم امریکی فوج کا مؤقف ہے کہ اس نے آبنائے ہرمز کے مرکزی بحری راستوں سے بارودی سرنگیں صاف کر دی ہیں۔

کینیڈی نے ایران جنگ کو انتخابی شکست کی واحد وجہ قرار دینے سے اختلاف کیا

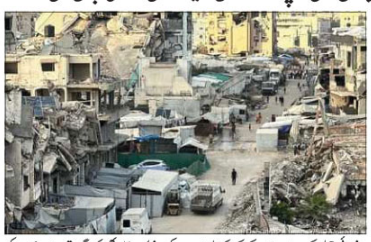
مہنگائی اور اخراجاتِ زندگی ریپبلکنز کی ناکامی کے اہم اسباب قرار



واشنگٹن، 14 نومبر (ایوانِ آئی): لوئیزیانا سے ریپبلکن سینیٹر جان کینیڈی نے نائب صدر جے ڈی وینس کے اس بیان پر تنقید کی ہے جس میں انہوں نے وسط مدتی انتخابات میں ریپبلکنز کی شکست کی وجہ ایران کے ساتھ جنگ کو قرار دیا تھا۔ کینیڈی نے کہا کہ پارٹی کی انتخابی ناکامی کے اسباب کہیں زیادہ گہرے ہیں۔ کینیڈی نے جمعرات کو سی این این کو دیے گئے انٹرویو میں کہا کہ ایران کے ساتھ جنگ نے تمکنِ طور پر ریپبلکنز کے انتخابی نقصان میں جزوی کردار ادا کیا ہو، لیکن اصل مختلف رجحانات میں پارٹی امیدواروں کی شکست کی بنیادی وجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ انہوں نے پیش کو مخاطب کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا، ’میرا مطلب ہے، کریک پیٹرا بند کرو۔ وینس نے انتخابات کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ریپبلکنز کی شکست کی وجہ جنگ ہے۔ تاہم کینیڈی نے کہا کہ معاشی حالات، مہنگائی اور اشیائے ضروریہ کی بڑھتی ہوئی قیمتیں پارٹی کی انتخابی ناکامی کی اہم وجوہات میں شامل تھیں۔ کینیڈی کے مطابق، ڈیموکریٹس امریکی شہریوں کو درپیش معاشی دباؤ کو تسلیم کرنے اور اس پر بات کرنے میں ریپبلکنز کے مقابلے میں کہیں زیادہ کامیاب رہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا یہ کہنا درست ہے کہ ریپبلکنی کا آغاز سابق صدر جو بائیڈن کے دور میں ہوا تھا، لیکن اب مہنگائی کی ذمہ داری ٹرمپ پر ہے۔ انہوں نے کہا ہو سکتا ہے اس پیچ کو انہوں نے جنم نہ دیا ہو، لیکن اس کی پرورش کی ذمہ داری ان پر ہے۔ کینیڈی نے مزید کہا کہ امریکی شہری حقیقی معاشی دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایران کے ساتھ جنگ اور معیشت ٹرمپ کی کارکردگی کے جائزے کے کمزور ترین پہلوؤں میں شامل رہے ہیں۔ تاہم مہنگائی اور بڑھتے ہوئے اخراجاتِ زندگی ان کے لیے سب سے بڑا منفی معاملہ ثابت ہوئے، حالانکہ 2024 کے صدارتی انتخاب میں یہی ان کی انتخابی مہم کا مرکزی موضوع تھا۔ انتخابات کے بعد کا نومسٹ/یوگوو کے ایک سروے کے مطابق، 67 فیصد امریکیوں نے ٹرمپ کے معیشت سے نمٹنے کے طریقے سے عدم اتفاق کیا، جبکہ 61 فیصد نے ان کی خارجہ پالیسی پر بھی عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ جنگ کے اثرات نے معاشی مشکلات میں مزید اضافہ کیا، کیونکہ اس کے نتیجے میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا، جو سال کے بیشتر حصے میں بلند رہیں۔ ٹرمپ نے پیش کوئی کی تھی کہ جنگ چند ہفتوں میں ختم ہو جائے گی، لیکن فروری کے اواخر میں شروع ہونے والا یہ تنازع اب تک کسی تعطل کے بغیر جاری ہے۔ ان حالات نے ریپبلکنز کے لیے انتخابی ماحول کو مزید مشکل بنا دیا۔ ڈیموکریٹس ایوانِ نمائندگان میں 40 سے زائد اور سینیٹ میں کم از کم آٹھ نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے، جبکہ ایک نشست پر مقابلہ ابھی جاری ہے۔ انتخابات کے بعد دونوں جماعتوں نے 2028 کے صدارتی انتخابات کی تیاری شروع کر دی ہے۔

مصر، ترکیہ اور قطر کا غزہ کی صورتحال پر سہ فریقی اجلاس

اسرائیلی حملے جاری، دیرالبلح میں بچے اور خاتون سمیت تین فلسطینی جاں بحق



قاہرہ، 14 نومبر (ایوانِ آئی): مصر، ترکیہ اور قطر کی خفیہ ایجنسیوں کے سربراہان نے قاہرہ میں سہ فریقی اجلاس منعقد کیا، جس میں غزہ کی پٹی کی تازہ ترین صورتحال اور وہاں ہونے والی پیش رفت پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں حکام نے جنگ بندی معاہدے کے پہلے مرحلے کی تکمیل اور اس کی ٹھوس بنیاد پر عمل درآمد کی اہمیت پر اتفاق کیا۔ خاص طور پر غزہ میں حملے روکنے اور خراب موسمی حالات سے نمٹنے کے لیے انسانی امداد میں اضافے پر زور دیا گیا۔ تینوں ممالک کے خفیہ اداروں کے سربراہان نے اسرائیل کی جاری خلاف ورزیوں کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ کوششوں کو مضبوط بنانے اور غزہ کی پٹی میں دیرپا اور پائیدار امن کے حصول میں ثبت کردار ادا کرنے کے بلا تاخیر ٹھوس اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ غزہ کی پٹی کے وسطی شہر دیرالبلح کے مشرق علاقے میں جمعہ کے روز اسرائیلی توپ خانے کی گولہ باری سے تین فلسطینی جاں بحق ہوگئے، جن میں ایک بچہ اور ایک خاتون شامل ہیں، جبکہ تقریباً 20 افراد زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں زیادہ تعداد بچوں کی ہے۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی صفا کے مطابق اسرائیلی فوج کے توپ خانے نے البُصّلہ نامزد خلاف حملوں کی تیاری کے لیے کمانڈ سینٹر کے طور پر استعمال کیا اور عام شہریوں کو وہاں جانے سے روکا۔ ان نے فلسطینی تنظیم پر ہسپتال کے اندر ہتھیار ذخیرہ کرنے اور یرغمالیوں کو رکھنے کا الزام بھی لگایا۔ اسرائیلی فوج کے مطابق شہریوں کو نقصان سے بچانے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں اور اس سے قبل ہسپتال کے اندر فوجی کارروائی کی دھمکی دی گئی تھی۔ ادھر غزہ کی پٹی میں ناصر ہسپتال پر فضائی حملے کے دوران حماس کے ایک کمانڈر اور ایک کمانڈ سینٹر کو نشانہ بنایا۔ دوسری جانب فلسطینی حکومت کے حکام کے مطابق حملے میں کم از کم چھ افراد جاں بحق ہوئے، جن میں 13 سالہ ایک بچہ بھی شامل ہے۔ اسرائیلی فوج نے جمعہ کو بتایا کہ حملے میں نشانہ بننے والے شخص کا نام محمد ابو اسماعیل تھا، جو حماس کی خان یونس بریگیڈ کے کمانڈروں میں سے ایک تھا۔ فوج نے اس پر اسرائیلیوں کے خلاف حملوں میں حصہ لینے اور برغمالیوں کو قید میں رکھنے کا الزام عائد کیا، جبکہ تقریباً 20 افراد زخمی ہوئے۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی صفا کے مطابق اسرائیلی جنگی طیاروں نے جمعہ کے روز مشرقی غزہ شہر کے علاقے الزیتون پر بھی بمباری کی، جس کے نتیجے میں شہری جاں بحق اور تقریباً 20 زخمی ہوگئے۔ فلسطینی حکام کے مطابق اسرائیلی فوج کی جانب سے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں اب تک 347 فلسطینی شہید اور 923 زخمی ہو چکے ہیں۔

یمن کے صوبہ تعز میں حوثی نشانہ بازوں کی فائرنگ

بچہ جاں بحق دو خواتین زخمی، نومبر کے پہلے عشرے میں 78 شہری ہلاک و زخمی



تعز، 14 نومبر (ایوانِ آئی) جنوب مغربی یمن کے صوبے تعز کے ڈائریکٹوریٹ المسراخ اور صبر الموادم میں عام شہریوں کو نشانہ بنانے کے واقعات میں حوثی ملیشیا کے نشانہ بازوں کی فائرنگ سے ایک بچہ جاں بحق اور دو خواتین زخمی ہوگئیں۔ ※ تعز میں محاصرے کے امور کے دفتر ※ نے بتایا کہ حوثی ملیشیا کے نشانہ بازوں نے المسراخ ڈائریکٹوریٹ کی یومین کونسل الاقرض طہ سعید حزام اور 35 سالہ امید عبدالحکیم الصغیر کے طور پر کی گئی ہے۔ دفتر کی جمعرات کو جاری کردہ رپورٹ کے مطابق، یکم سے 10 نومبر کے دوران صوبے میں حوثی ملیشیا کی جانب سے راہگیر علاقوں پر بمباری اور نشانہ بازی کے واقعات میں مجموعی طور پر 78 عام شہری جاں بحق اور زخمی ہوئے۔ ان میں 44 افراد جاں بحق اور 34 زخمی ہوئے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ اس عرصے کے دوران رہائشی علاقوں، دیہات اور شہری تنصیبات پر حملوں کے نتیجے میں 35 مکانات اور تنصیبات کے علاوہ ایک ایمبولینس کو بھی نقصان پہنچا۔ دفتر نے حوثی ملیشیا کی جانب سے عام شہریوں کے اغوا کے 56 واقعات اور انہیں اپنی زرعی فصلیں کاٹنے سے روکنے کے واقعات کو بھی دستاویزی شکل دینے کا دعویٰ کیا ہے۔ دفتر کے مطابق، حوثی ملیشیا کی جانب سے راستے بند کیے جانے کے بعد شہریوں کو کھے اور ناہموار راستے استعمال کرنا پڑے، جس کے دوران ٹرکوں کے الٹنے سے چھ ٹرانسپورٹ ٹرکوں کو نقصان پہنچا۔ دفتر نے حوثی ملیشیا کی جانب سے راہگیر علاقوں پر بمباری اور نشانہ بازی کے واقعات میں مجموعی طور پر 78 عام شہری جاں بحق اور زخمی ہوئے۔ ان میں 44 افراد جاں بحق اور 34 زخمی ہوئے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ اس عرصے کے دوران رہائشی علاقوں، دیہات اور شہری تنصیبات پر حملوں کے نتیجے میں 35 مکانات اور تنصیبات کے علاوہ ایک ایمبولینس کو بھی نقصان پہنچا۔ دفتر نے حوثی ملیشیا کی جانب سے عام شہریوں کے اغوا کے 56 واقعات اور انہیں اپنی زرعی فصلیں کاٹنے سے روکنے کے واقعات کو بھی دستاویزی شکل دینے کا دعویٰ کیا ہے۔ دفتر کے مطابق، حوثی ملیشیا کی جانب سے راستے بند کیے جانے کے بعد شہریوں کو کھے اور ناہموار راستے استعمال کرنا پڑے، جس کے دوران ٹرکوں کے الٹنے سے چھ ٹرانسپورٹ ٹرکوں کو نقصان پہنچا۔

حوثیوں کو تنہا کرنے کے لیے عرب پارلیمنٹ کا جامع منصوبہ

سیاسی، سفارتی، اقتصادی اور قانونی محاذوں پر کارروائی کی تیاری



قاہرہ (ایوانِ آئی) عرب پارلیمنٹ نے ایرانی حمایت یافتہ یمنی حوثیوں کو خطے میں مکمل طور پر تنہا کرنے کے لیے ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے، جس کے تحت ان کے خلاف سیاسی، اقتصادی، سفارتی اور قانونی و عدالتی سطح پر اقدامات کیے جائیں گے۔ عرب پارلیمنٹ نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس※ پر جاری ایک بیان میں یہ اطلاع دی۔ بیان کے مطابق، علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر حوثیوں کی بڑھتی دہشت گردانہ سرگرمیوں سے نمٹنے کے لیے یہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ پیش رفت ایسے وقت میں ہوئی ہے، جب حوثی معصودی عرب کو مسلسل میزائل اور ڈرون حملوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ منصوبے کا مقصد ان حملوں اور دیگر جارحانہ کارروائیوں کو روکنا ہے۔ منصوبے کے تحت حوثیوں کو فراہم کیے جانے والے مالی وسائل اور اسلحے کی ترسیل روکنے کے لیے مختلف محاذوں پر کوششیں کی جائیں گی۔ پہلے مرحلے میں سفارتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے دنیا کے اہم ممالک اور اداروں سے رابطہ کیا جائے گا اور انہیں حوثیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا جائے گا۔ اس کے ذریعے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں عرب پارلیمنٹ کے موقف کو حمایت حاصل کرنے، حوثیوں کے خلاف اقدامات پر اتفاق رائے پیدا کرنے اور ان کا احتساب یقینی بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ دوسرے مرحلے میں سیاسی اور سفارتی اقدامات کے ذریعے علاقائی اور بین الاقوامی حمایت حاصل کی جائے گی، تاکہ حوثیوں کو دہشت گرد تنظیم قرار دلوایا جا سکے۔ بیان کے مطابق، متعدد ممالک اور اداروں نے ابھی تک حوثیوں کو دہشت گرد تنظیم قرار نہیں دیا ہے، جن میں یورپی یونین نمایاں ہے۔ اس سلسلے میں یورپی پارلیمنٹ کی صدر روبرٹا میٹسولا اور خارجہ پالیسی کی سربراہ کاجا کالاس سے ملاقاتیں کر کے حوثیوں کو دہشت گرد قرار دینے کا عمل مکمل کرنے اور ان کی قیادت سمیت ان سے وابستہ اداروں پر پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ ان اقدامات میں حوثیوں کے مالی وسائل منجمد کرنا اور ان سے منسلک تنظیموں اور اداروں پر مالی پابندیاں عائد کرنا بھی شامل ہے، تاکہ ان کی سرگرمیوں اور کارروائیوں کو کمزور کیا جا سکے۔ عرب پارلیمنٹ کے منصوبے کا تیسرا پہلو قانونی اور عدالتی کارروائیوں سے متعلق ہے۔ اس کے تحت بین الاقوامی سطح پر انصاف اور قانون سے وابستہ اداروں کے اعتمادی نظام کو بروئے کار لایا جائے گا اور حوثیوں کے خلاف دستاویزی شواہد جمع کیے جائیں گے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حوثیوں کی بھرتہ کارروائیاں بین الاقوامی فوجداری عدالت کے دائرہ اختیار میں آتی ہیں، اس لیے یہ شواہد عدالت میں پیش کیے جا سکتے ہیں۔ چوتھے مرحلے میں اقتصادی اقدامات کے لیے علاقائی اور بین الاقوامی حمایت حاصل کی جائے گی۔ عرب پارلیمنٹ کے مطابق، حوثیوں کے حملے صرف سعودی عرب کے لیے خطرہ نہیں بلکہ عرب دنیا کے اتحاد اور عرب قومی سلامتی کے لیے بھی نقصان دہ ہیں۔ ان حملوں سے علاقائی و بین الاقوامی استحکام اور جہاز رانی کو بھی خطرات لاحق ہیں۔ سعودی عرب کے مشیر اور ریاض میں بین الاقوامی قانون سے متعلق اُستی ٹیوٹ کے پروفیسر ڈاکٹر اسامہ المعیبد نے عرب پارلیمنٹ کے اس منصوبے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے درست سمت میں اٹھایا گیا قدم قرار دیا۔

ایران کو جوہری ہتھیاروں کے حصول سے روکنا امریکہ کا بنیادی ہدف: روبیو

ایرانی جوہری صلاحیت پورے مشرق وسطیٰ اور امریکہ کے لیے خطرہ بن سکتی ہے



واشنگٹن، 14 نومبر (ایوانِ آئی) امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ ایران کو جوہری ہتھیاروں کے حصول سے روکنا ٹرمپ انتظامیہ کا بنیادی ہدف ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ جوہری ہتھیاروں سے لیس تہران پورے مشرق وسطیٰ اور امریکہ کو یرغمال بنا سکتا ہے۔ انہوں نے ایرانی قیادت پر الزام لگایا کہ وہ مسلح گروہوں کے ذریعے علاقائی عدم استحکام کو ہوا دے رہی ہے اور ایسی صلاحیتیں حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے جس سے اسے جوہری ہتھیار بنانے میں مدد مل سکے۔ واشنگٹن میں فیڈرلسٹ سہ ماہی کے 2026 نیشنل لارز کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے روبیو نے کہا کہ امریکہ علاقائی استحکام کو نقصان پہنچانے کی ایران کی طویل المدتی کوششوں کو نظر انداز کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ روبیو نے کہا، ہماری کامیابی اس میں ہے کہ ہم یہ یقینی بنائیں کہ ان کے پاس کبھی بھی جوہری ہتھیار نہ ہوں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ امریکہ اور اسرائیل کے حملوں نے ایران کی جوہری صلاحیت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے، اور اس مسئلے کو یونہی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ روبیو نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی امریکہ فرسٹ※ کی خارجہ پالیسی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ امریکی حکومت کی بنیادی ذمہ داری بین الاقوامی تنظیموں پر پورا اترنے کے بجائے امریکی مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی حکومت ان امریکی شہریوں کا کام امریکیوں کے لیے کام کرنا ہے، ’ان کا کام اقوام متحدہ کے لیے کام کرنا نہیں ہے‘۔ واشنگٹن نے بہت طویل عرصے سے امریکی مزدوروں اور برادریوں کی قیمت پر عالمی منڈیوں اور بین الاقوامی وابستگیوں کو ترجیح دی ہے۔ روبیو نے کہا کہ امریکہ کو دوسرے ممالک کے ساتھ مشغول ہونا چاہیے اور جہاں مفادات ہم آہنگ ہوں وہاں اتحاد بنانا چاہیے لیکن زور دیا کہ قومی مفادات کو ہی رہنما اصول ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم دنیا کا واحد ملک ہیں جو شاید یہ بھول چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک جو زمینی جنگیں ہوئی ہیں، ان کا آغاز صرف معلومات جمع کرنے تک محدود تھا، لیکن نئے قانون کے تحت انہیں خطرات کو روکنے اور حملوں کا جواب دینے کے لیے دیگر ممالک کے انٹیلی جنس اداروں کی طرح انتظامی اختیارات حاصل ہوں گے۔ اس قانون کی منظوری ایسے وقت میں دی گئی ہے جب جزئی آئندہ برس میں مکمہ روی فوجی حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی مسلح افواج کی صلاحیتیں مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ نئے اختیارات کے تحت ملکی اور غیر ملکی انٹیلی جنس ادارے ڈیٹا میں تبدیلی کرنے یا اسے مٹانے کے لیے ساتھ عمل کر سکیں گے۔ ان کارروائیوں میں ہتھیاروں کی تیاری سے متعلق ہدایات میں ردوبدل کرنے یا ڈرون فیکٹریوں اور کیمیائی ہتھیاروں کی تجربہ گاہوں کو جواب دینے کے لیے دیگر ممالک کے انٹیلی جنس اداروں کی طرح انتظامی اختیارات حاصل ہوں گے۔ اس میں مکمہ روی فوجی حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی مسلح افواج کی صلاحیتیں مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ نئے اختیارات کے تحت ملکی اور غیر ملکی انٹیلی جنس ادارے ڈیٹا میں تبدیلی کرنے یا اسے مٹانے کے لیے ساتھ عمل کر سکیں گے۔ ان کارروائیوں میں ہتھیاروں کی تیاری سے متعلق ہدایات میں ردوبدل کرنے یا ڈرون فیکٹریوں اور کیمیائی ہتھیاروں کی تجربہ گاہوں کو جواب دینے کے لیے دیگر ممالک کے انٹیلی جنس اداروں کی طرح انتظامی اختیارات حاصل ہوں گے۔ اس قانون کی منظوری ایسے وقت میں دی گئی ہے جب جزئی آئندہ بر

”رونے پہ پہرا، مصائب کا سہرا، اکیلی ہے زہرا“ نوحہ سن کر ہر آنکھ اشکبار

حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت پر مجالس کا انعقاد، تابوت کی زیارت کرائی گئی

شیعوں نے سیاہ لباس پہنا، گھروں میں خواتین نے کیا ماتم ”یا مظلومہ، یا معصومہ، یا زہراؑ“ کی گونجتی صدائیں



لکھنؤ: پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی اور شہزادی حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے موقع پر ہفتہ کو مجالس و ماتم کا سلسلہ دیر رات تک جاری رہا۔ اس موقع پر جہاں مردوں نے شہر کے امام باڑوں، کربلاؤں اور مساجد میں منعقدہ مجالس میں شرکت کی اور ان کے تابوت کی زیارت کی، وہیں خواتین نے بھی مختلف مجالس میں شرکت کرکے راہِ اسلام اور شہزادی کی شہادت کا غم منایا۔ اس دوران ”رونے پہ پہرا، مصائب کا سہرا، اکیلی ہے زہراؑ“ اور ”دیکھو مزارِ فاطمہ کتنا اداس ہے“ جیسے نوحے اور ”یا مظلومہ، یا معصومہ، یا زہراؑ“ کی صدائیں سن کر عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔

چھوٹے امام باڑہ حسین آباد میں جماعتِ جعفری کی جانب سے ہفتہ کو منعقدہ مجالس سے امام جمعہ مولانا کلب جواد نے خطاب کیا۔ امام باڑہ امامین میں مولانا سید افضل رضوی نجفی نے مجلس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی بیٹی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہراؑ کے بارے میں فرمایا تھا کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں اور انہیں تکلیف دینا یا ناراض کرنا خود پیغمبر کو تکلیف دینے کے مترادف ہے۔

دفتر آیت اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی، انڈیا کی جانب سے امام عزائے فاطمیہ کی مناسبت سے منعقدہ مجالس کے سلسلے کی تیسری مجلس کا انعقاد عمل میں آیا۔ مجلس کا آغاز تابوت عباس علی کرگلی نے تلاوتِ قرآن مجید سے کیا۔ اس کے بعد کاظم حسین جعفری کاپوری اور عباس علی کرگلی نے پیش خوانی کے ذریعے بارگاہِ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے عالی جناب مولانا ظہیر عباس صاحب قبلہ نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت و منزلت، آپ کے فضائل و مناقب اور اسلام کی بقا کیلئے بلند کی گئی آپ کی عظیم قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے سیرت حضرت زہرا سلام اللہ علیہا میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے عالی جناب مولانا محمد زمان رضوی نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس موقع پر فاضل حسین اور علی شاہد رضوی نے پیش خوانی کی۔

مسجد نوبی، منصور نگر میں آج دوسری مجلس سے مولانا قمر علی رضوی نے خطاب کیا۔ درگاہ حضرت عباس، رستم نگر میں آج کی مجلس سے مولانا کلب جواد نے خطاب کیا۔ امام باڑہ فائقہ خاتون، سجاد باغ میں آج چوتھی مجلس ہے کے دوران گی زیدی نے مرثیہ خوانی کی۔ مجلس کے بعد انجمن سجادیہ نے نوحہ خوانی کی۔ امام باڑہ بیشہ زہرا، مصاحب نج میں مجلس سے مولانا سید نظر عباس رضوی نے خطاب کیا۔ زائرین باب الرحمت کی جانب سے امام باڑہ آغا باقر چوک میں آج کی مجلس سے مولانا ابو طالب کیا۔ عباسیہ مسجد حسن پور یا میں مجلس سے مولانا محمد زماں رضوی نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس موقع پر فاضل حسین اور علی شاہد رضوی نے پیش خوانی کی۔

عزاداروں کے اجتماع میں عزا خانہ حاجی تصدق حسین، حسن پور یا میں منعقدہ مجلس سے مولانا ذمن حیدر زیدی پوری نے خطاب کیا۔ عزا خانہ اشرف النساء، بنیاد پور ہ قائمہ خاتون، سجاد باغ میں آج دوسری مجلس ہے کے دوران گی زیدی نے مرثیہ خوانی کی۔ مجلس کے بعد انجمن سجادیہ نے نوحہ خوانی کی۔ امام باڑہ بیشہ زہرا، مصاحب نج میں مجلس سے مولانا سید نظر عباس رضوی نے خطاب کیا۔ زائرین باب الرحمت کی جانب سے امام باڑہ آغا باقر چوک میں آج کی مجلس سے مولانا ابو طالب کیا۔ عباسیہ مسجد حسن پور یا میں مجلس سے مولانا محمد زماں رضوی نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس موقع پر فاضل حسین اور علی شاہد رضوی نے پیش خوانی کی۔

مسجد نوبی، منصور نگر میں آج دوسری مجلس سے مولانا قمر علی رضوی نے خطاب کیا۔ درگاہ حضرت عباس، رستم نگر میں آج کی مجلس سے مولانا کلب جواد نے خطاب کیا۔ امام باڑہ فائقہ خاتون، سجاد باغ میں آج چوتھی

اودھ نامہ

منطقیت یا جذباتیت

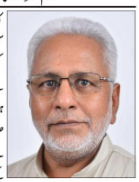
امریکہ میں ڈونالڈ ٹرمپ کی پارٹی کی شکست اور اسرائیل میں نتین یاہو کی شکست کے بعد یہ کہا جانے لگا ہے کہ بھارت میں وزیر اعظم یعنی بھارتیہ جنتا پارٹی کی بھی شکست طے ہے۔ ٹرمپ، بی ونگمہ یہ تینوں ایک قالب تین جان ہیں۔ اس لئے ان تینوں کا انجام بھی ایک ہی انداز کا ہوگا۔ لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ ایسا ہی ہو۔ بھارت میں اسرائیل اور امریکہ کی عوام کی سوچ بالکل الگ ہے۔ بھارت مین مذہبیت کا رجحان زیادہ ہے اور یہاں کے عوام مذہب کے حوالے سے بہت جذباتی ہیں۔ اسی لئے ہم یکلخت یہ نہیں کہہ سکتے کہ بھارت میں فی الحال مہنگائی جس تیزی سے بڑھی ہے اور گراوٹ بڑھ گئی ہے اس کے اسباب کھلے ہی کچھ ہوں لیکن کہیں نہ کہیں حکومتی ذمہ داری بھی بنتی ہے۔ عوام کی پہونچ سے اگر اشیائے خوردنی دور ہونے لگے تو عوام کیا کریں گے۔ بے روزگاری کا بھی وہی مسئلہ ہے اگر دیکھا جائے تو سے بہت جذباتی ہیں۔ اسی لئے ہم یکلخت یہ نہیں کہہ سکتے کہ بھارت میں فی الحال مہنگائی جس تیزی سے بڑھی ہے اور گراوٹ بڑھ گئی ہے اس کے اسباب کھلے ہی کچھ ہوں لیکن کہیں نہ کہیں حکومتی ذمہ داری بھی بنتی ہے۔ عوام کی پہونچ سے اگر اشیائے خوردنی دور ہونے لگے تو عوام کیا کریں گے۔ بے روزگاری کا بھی وہی مسئلہ ہے اگر دیکھا جائے تو سے بہت جذباتی ہیں۔ برسر روزگار لوگ بھی بے روزگار ہوتے جارہے ہیں۔ سرکاری ملازمتیں ختم ہوتی جارہی ہیں اور اوٹگ ٹھیکے پر رکھے جارہے ہیں یعنی کام تو لیا جائے گا مگر تنخواہ نہیں کے برابر دی جائے گی۔ اس کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ میرے ایک دوست ایک مقامی پی جی کالج میں پڑھا رہے ہیں اروان کو پڑھاتے ہوئے تیس برس کا عرصہ گذر گیا ہے مگر ان کو مستقل ملازمت میں نہیں رکھا گیا اور وہ بے چارے اسی میں سبکدوش بھی کر گئے گئے۔ یعنی تیس برس کالج کو ان کی ضرورت تھی اور وہی کام لیا جارہا تھا جو اک صوں روپے کی تنخواہ لے کر دور سے لوگ کررہے ہی مگر انھیں ثرخائے رکھا گیا۔ یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ ہر شعبہ میں یہی صورت حال ہے۔

خیر عرض یہ کیا جارہا تھا کہ بے روزگاری اپنے عروج پر ہے، پٹرول گیس کا بحران بھی ہے، مگر عوام ہیں کہ انھیں مودی جی اور ان کی پارٹی سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔ گزشتہ برسوں میں نوٹ بندی جیسی مصیبت بھی جھیلی گئی اور یہ سمجھا جانے لگا کہ نوٹ بندی کے بعد حکومت اوندھے منھ گرے گی لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ مذہب کی افیون اتنا رنگ لائی کہ پہلے سے بھی زیادہ سیٹیں آگئیں اور مخالف نظریات والے اپنا منھ تاکتے رہ گئے، اب اسے آپ مودی جی کی شخصیت کا جادو کہیں کے یا مذہب کا افیون۔ یہی حال گزشتہ الیکشن میں یوپی میں ہوا تھا۔ ہوا تھی خراب تھی کہ ایک اخبار میں کارٹون چھپا تھا جس میں دکھایا گیا تھا کہ بی جے پی کے آفس کے پاس آٹو والے کھرے ہیں اور سپا کے دفتر کی آواز لگا رہے ہیں اور سب آٹو فل جارہے ہیں۔ عوام کو بھی یہ لگ رہا تھا کہ یوگی کی واپسی اب نہیں ہو سکے گی لیکن ایسا نہیں ہوا اور یوگی جی اطمینان کے ساتھ بھاری اکثریت کے ساتھ واپس ہوئے اور اسی شدت کے ساتھ جارحانہ پالیسی پائے ہوئے ہیں۔ نمازیں یوں اب پابندیاں دیتے ہیں، اس سے ایک خاص پیغام جا ہے لیکن عملاً وہ سب کے ساتھ انصاف کرتے ہیں ہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ بھی یوگی سے ذاتی طور پر تاثر نظر آتا ہے۔

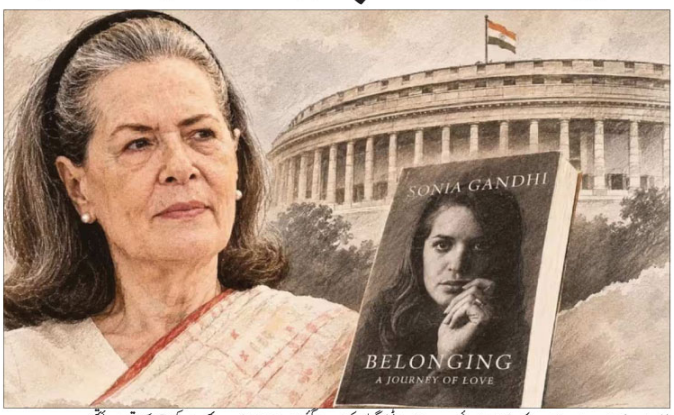
کہنے کا مطلب یہی ہے کہ بھارت امریکہ اور اسرائیل کے عوام کی فکر الگ ہے۔ وہاں کی سوچ منطقی ہے اور یہاں کی سوچ غیر منطقی اور محض جذباتی ہے اس لئے یہ ضروری نہیں کہ یہاں بھی وہی نتائج آ ئیں جو وہاں آئے ہیں۔ آنے والے دنوں میں یوپی کے نتائج ہی آئندہ کا منظر نامہ طے کریں گے۔ مبصرین کی رائے ہے کہ جب ایک نے نسل کشی کی تو دوسروں نے تماش بین کی رول ادا کیا۔ ان میں دونوں نے مل کر ایران پر حملہ کیا اور 200 سے زائد اسکولی بچوں کو شہید کیا گیا۔ نیتکڑوں بے گناہ شہری نشانہ بنائے گئے۔ تیسرے کردار نے حملہ آوروں کو روکنا تو درکنار مظلوم ایرانی عوام سے انسانی ہمدردی بھی نہیں دکھائی۔ نفرت کی سیاست پر عمل پیرا تیسرے کردار نے ہندوستان میں اقتدار کی آڑ میں مسلمانوں اور کمزور طبقات، ان کی عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں کو نشانہ بنایا۔ حد تو یہ ہوگئی کہ ووٹ کے دستوری حق سے محروم کرتے ہوئے ہندوستیوں کو دراندازوں کی سازش کی لیکن پہلے دو کرداروں نے نہ صرف سرپرستی کی بلکہ مسلمانوں پر مظالم اور جمہوریت کی پامالی پر خوشی مناتے رہے۔ تینوں میں سے ایک نے دنیا پر کنٹرول کا خواب دیکھا تو دوسرے نے فلسطین کو مٹانے کیلئے غزہ میں نسل کشی کی۔ تاکہ علاقہ پر قبضہ کرتے ہوئے قبلہ اول بیت المقدس کو ڈھا دیا جائے۔ تیسرے کردار کا رول عالمی سطح پر نہیں تھا بلکہ ہندوستان کو ہندو راشٹرا میں تبدیل کرنے کی منصوبہ بندی تک محدود ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حالات تکلیف دہ ہیں اور فکر انگیز بھی۔ پہاں سول کوئی کا نفاذ شروع کیا جاچکا ہے۔ ایس آئی آر کے بہانے مسلمانوں کے ووٹ بڑی تعداد میں کاٹے یا حذف کئے گئے ہیں تو دوسری طرف ایک وزیر کا یہ بیان بھی سامنے آتا ہے کہ کاٹے گئے ہندوؤں کے ووٹ پھر سے شامل فہرست کئے جائیں۔ اس میں لفظ ہندو سے بچا بھی جاسکتا تھا لیکن یہ پالیسی کا حصہ ہے اسی سے ایک پیغام جاتا ہے، جووٹ دی بدلتا ہے۔ قدرت کا اصول ہے کہ کفر سے حکومت قائم رہ سکتی ہے لیکن ظلم سے کوئی بھی حکومت زیادہ دن تک نہیں رہ سکتی۔ غرور، تکبر اور ظلم کو زوال ہونا طے ہے۔ دنیا نے دیکھا کہ اسرائیل میں، جارحانہ نتن یاہو کا اقتدار ختم ہوگیا۔ امریکہ میں ڈونالڈ ٹرمپ کو وسط مدتی انتخابات میں شرمناک شکست ہوئی۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ بھارت میں بھی منطقی سوچ کام کرے گی یا ایک بار پھر جذباتیت غالب آئے گی۔ وقت ہی اس کا فیصلہ بہت جلد کرے گا۔

معصوم مرادآبادی



کانگریس پارٹی کی سینئر لیڈر سونیا گاندھی کی آپ بیتی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں کی صف میں شامل ہوگئی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس کتاب کے ڈھائی کروڑ نسخے فروخت ہوسکتے ہیں۔ انگریزی زبان میں 'بیلونگنگ: اے جرنی آف لو' کے عنوان سے اس کتاب کو پارہ بکاس انڈیا نے شائع کیا ہے۔ 526 صفحات کی اس کتاب کو سونیا گاندھی نے کسی کی مدد کے بغیر تحریر کیا ہے۔ شروع میں جس ناشر سے اس کی اشاعت کا معاہدہ ہوا تھا، اس نے اس میں کچھ تبدیلیاں تجویز کی تھیں، جنھیں سونیا گاندھی نے قبول نہیں کیا اور اس طرح یہ کتاب پارہ کالنس انڈیا سے شائع ہوئی ہے جو برطانیہ اور امریکہ کا ایک کثیر ملکی اشاعتی ادارہ ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کرشنہ منگل کو جب اس کی کاپیاں نئی دہلی کی خان مارکیٹ میں منتشر عام پر آئیں تو کچھ ہی پی جے پی کے لوگ بھی نظریں چرا کر اسے خریدتے ہوئے نظر آئے۔



سونیا گاندھی کی آپ بیتی میں بابری مسجد

سونیا گاندھی نے اس کتاب میں اٹی مٹی میں گزرے ہوئے اپنے بچپن، راجیو گاندھی سے عشق اور شادی، پہلے نوزائیدہ بیٹے کی موت، کینسر سے جنگ اور گاندھی خاندان کے رشتوں پر کھل کر گفتگو کی ہے۔ اس کے علاوہ اپنی ساس اندرا گاندھی کا خصہ بھی بیان کیا ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ سونیا گاندھی 2004 کے عام انتخابات میں کانگریس کی قیادت والے اتحاد کو اکثریت ملنے کے بعد وزیر اعظم کی کرسی کے بہت قریب پہنچ گئی تھیں۔ انھوں نے کھلے ہے کہ چنددہ کر اہل اندرا گاندھی ملک کی طاقتور وزیر اعظم تھیں، لیکن انھوں نے وہ اپنی دادی اور والد کے قتل کا خوف لاحق تھا۔ پوپی اے اتحاد کے لیڈروں کے دباؤ میں انھوں نے پہلے ہامی بھر لی تھی، لیکن بعد میں وہ اس فیصلے سے پیچھے ہٹ گئیں۔

سیاست دانوں کی آپ بیتیاں عام طور پر تنازعات کو جنم دینے کے لیے مشہور ہوا کرتی ہیں، لیکن سونیا گاندھی کی آپ بیتی میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے کوئی سیاسی تنازعہ پیدا ہو یا ملک میں کوئی زلزلہ آئے۔ ہاں بی جے پی لیڈروں نے حسب عادت اس پر ناک بھوں چڑھائی ہے۔ یہاں تک کہ بی جے پی ممبر پارلیمنٹ سگتا رائوت نے اس کتاب کے حوالے سے سونیا گاندھی کے خلاف ایف آئی آر درج ہوگئی ہے۔ بیان دیا ہے، جسپر ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہوگئی ہے۔ یہ ایک ایسی خاتون کی آپ بیتی ہے، جس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر راجیو گاندھی سے شادی کی اور اپنا وطن اٹلی چھوڑ کر ہندوستان کی شہریت اختیار کی۔

جس وقت وہ گاندھی خاندان کی بہو بیٹی تو ان کی ساس اندرا گاندھی ملک کی طاقتور وزیر اعظم تھیں، لیکن انھوں نے وہ دور بھی دیکھا جب اندرا گاندھی اقتدار سے محروم ہوگئیں۔ 1984 میں اندرا گاندھی کے قتل کے بعد ان کے شوہر راجیو گاندھی کو بادل نخواستہ ملک کی کمان سنبھالنی پڑی اور وہ ایک سیدھا سا آدمی سے زیادہ سیاسی حاصل کرنے والے وزیر اعظم بنے، لیکن 1991 میں قتل ناؤ کی سحری پیر مبدور میں قتل دہشت گردوں کے ہاتھوں راجیو گاندھی کی ہلاکت کے بعد حالات سونیا گاندھی کی زندگی بدل دی۔ وہ بادل نخواستہ ملک کی سب سے بڑی پارٹی کانگریس کی صدر بن گئیں اور 2004 میں حالات یہاں تک پہنچے کہ انھیں وزیر اعظم بنانے کی تیاریاں ہونے لگیں، لیکن ان کے غیر ملکی ہونے کا معاملہ طول پکڑ گیا اور بی جے پی نے اسے قومی وقار کا مسئلہ بنادیا۔ نتیجے کے طور پر انھوں نے اپنی امیدواری واپس لے کر ڈاکٹر منموہن سنگھ کو وزیر اعظم کی کرسی پر بٹھایا جو ایک شیشہ اور ایماندار شخص تھے۔ انھوں نے اپنی آپ بیتی میں لکھا ہے کہ پرنب کھرجی وزیر اعظم بننے کے خواہش مند تھے اور انھوں نے لیے کہ حد تک جدوجہد بھی ہوگی اور مشکلات کا سامنا کیا ہوگا۔"

حالانکہ حقیقت یہ بھی ہے کہ ایودھیا تنازعہ سونیا گاندھی کے شوہر راجیو گاندھی کی وزارت عظمیٰ کے دور میں اس وقت بھڑکا تھا جب یکم فروری 1986 کو بابری مسجد کا تالا توڑ کر وہاں پوجا پاٹ کی عام اجازت دی گئی تھی۔ اگرچہ یہ کام ایک مقامی عدالت کے فیصلے سے ہوا تھا لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ عدالتی فیصلے سے پہلے سرکاری ٹیلی ویژن دوردرشن کی ٹیم وہاں موجود تھی جس نے بابری مسجد میں پوجا پاٹ کے مناظر کو بھی پرنب کھرجی کے ہاتھوں ہوتی تھی۔

سونیا گاندھی کی آپ بیتی کو پڑھ کر اس بات کا سب سے زیادہ اطمینان ہے کہ انھوں نے کہیں بھی فرقہ وارانہ سیاست کی تائید نہیں کی۔ انھوں نے لکھا ہے کہ "دو دسمبر 1992 میں ٹیلی ویژن پر بابری مسجد کے انہدام کو دیکھ کر روپڑی تھیں۔ یہ واقعہ ایک اہم موڑ تھا جس نے ہندوستان کی سیکولر بنیادوں کو خطرے میں ڈالا اور اس سے یہ ظاہر ہوگیا کہ گاندھی اور نہرو جیسے لیڈروں نے ملک کے کثرت میں وحدت کے تصور کو برقرار رکھنے کے



یمنا میں پانی کا ٹھکانہ نہیں، مگر کروزسروس کا دکھاوا!



ایسا ہوتا ہے تو یمنا کے قدرتی بہاؤ اور پینے کے پانی کی فراہمی کو ترجیح منزل بعد میں تیار ہوگی۔

گنگا کی قیمت اور بنیادی سہولتوں کا فقدان

کروز میں سفر کا کرایہ فی شخص 500 روپے مقرر کیا گیا ہے، جبکہ اصلی مسافروں کے لیے الگ سے 50 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ اگر کوئی شخص چار پہیہ گاڑی سے وہاں پہنچتا ہے تو اسے مزید 30 روپے دینے ہوتے ہیں، حالانکہ اس رقم کی رسید بھی نہیں دی جاتی۔ سنگ خرید نے والے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے ٹرین کا ٹکٹ خریدنے کے بعد پلیٹ فارم ٹکٹ بھی الگ سے خریدنا پڑے۔ وہاں تک پہنچنا بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اسی علاقے میں چند سال پہلے سکنیچر برج کروز کے بڑے سیاحتی مرکز کے طور پر فروغ دینے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ دعویٰ کیا گیا تھا کہ اس سے دہلی کو ایک نئی شناخت ملے گی، لیکن آج یہی پل اندھیرے میں ڈوبا رہتا ہے۔ وہاں پہنچنا مشکل ہے اور پہنچنے کے بعد بھی کچھ دیکھنے کو نہیں ملتا۔ نہ کوئی ڈھنگ کا راستہ ہے، نہ بیٹھنے کی جگہ اور نہ ہی کوئی ایسا انتظام، منظر جو سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کر سکے۔ سائرسی کی طرز پر یمنا پر فرنٹ بنانے کی بات ضرور ہوئی ہے، لیکن اس پر کام شروع ہونے میں ابھی وقت لگے گا۔ یعنی سیکنڑوں پہلے پانی میں اتارا گیا ہے اور اس کے سنگ بنیاد کے وقت جو وعدے کیے گئے تھے، وہ ابھی تک زمین پر نظر نہیں آتے۔

سیاحوں کو دیکھنے کے لیے کیا ملے گا؟

ابتدائی دنوں میں کروز کا سفر کرنے والے بعض سیاحوں نے بھی بتایا کہ دریا کے دونوں کناروں پر دیکھنے کے لیے کوئی خاص چیز موجود نہیں ہے۔ کہیں کہیں کنارے پر کھڑے لوگ ہاتھ ہلاتے ہیں اور کچھ میں بیٹھے مسافروں کا جواب دیتے ہیں۔ کچھ دیر کے لیے یہ منظر اچھا ضرور لگتا ہے، لیکن اسے کسی دلچسپ سیاحتی سفر کی کشش نہیں کہا جاسکتا۔ دوسرے کنارے پر کچھ پرندے ضرور دکھائی دیتے ہیں، لیکن انہیں دیکھنے کے لیے 500 روپے کا ٹکٹ خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس علاقے میں جو کچھ دیکھنے لائق ہے وہ دریا اور اس کے قدرتی میدانوں کی اپنی خوب صورتی ہے، کسی سرکاری منصوبے کا کمال نہیں۔ اس کروز کا موازنہ بنارس اور کولکاتا کی دریائی سیاحت سے کیا جارہا ہے۔ بنارس میں گنگا کی سیر کا مطلب 84 گھاٹوں کا نظارہ، شاشوہید گھاٹ کی آرتی اور چلتے ہوئے دیوں کی قطاروں کو دیکھنا ہے۔ کولکاتا میں دریائے ہگلی کے سہارے دن بھر وہرج، ویدیاساگر سیتو، پرنسپ گھاٹ اور قدیم گھاٹوں کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ طویل راستوں پر بیلور مٹھ اور کالیشور مندر دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان شہروں میں دریا ان کی تاریخ، تہذیب اور عقیدت کا اہم حصہ ہے۔ اس کے برعکس یمنا پر سونیا وہار کے درمیان نہ کوئی تاریخی گھاٹ ہے نہ یادگار عمارت اور نہ ہی کوئی ایسا نمایاں منظر جو سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کر سکے۔ سائرسی کی طرز پر یمنا پر فرنٹ بنانے کی بات ضرور ہوئی ہے، لیکن اس پر کام شروع ہونے میں ابھی وقت لگے گا۔ یعنی سیکنڑوں پہلے پانی میں اتارا گیا ہے اور اس کے سنگ بنیاد کے وقت جو وعدے کیے گئے تھے، وہ ابھی تک زمین پر نظر نہیں آتے۔

ماحولیاتی تحفظ کا اہم سوال

یہ وہی علاقہ ہے جہاں چھوٹے اور بڑے آبی جاندار پانی کی بہتر صفائی کے لیے چھوڑے گئے ہیں اور اس کے سنگ بنیاد کے وقت جو وعدے کیے گئے تھے، وہ ابھی تک زمین پر نظر نہیں آتے۔ یہاں تک کہ بی جے پی ممبر پارلیمنٹ منوج تیواری نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو شیئر کی، جس میں وہ یمنا ندی میں نہاتے اور ڈبکیاں لگاتے نظر آئے۔ اس ویڈیو کے ذریعے یہ پیغام دینے کی کوشش کی گئی کہ یمنا کا پانی بالکل صاف ہو چکا ہے۔ اس کے چند ہی روز بعد، 10 نومبر کو دہلی میں یمنا ندی پر 'نمو یمنا رور سفاری' کے نام سے پہلی کروز سروس شروع کر دی گئی۔ اس کی ویڈیو دیکھنے والے بھی دریا کی حقیقی صورت حال کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ حکومت کے ان دعووں اور ان کے پس پردہ حقائق کو سمجھا جائے۔ منوج تیواری جس مقام پر نہاتے دکھائی دیے، یا جس حصے میں کروز سروس شروع کی گئی ہے، اس علاقے کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ یہ کروز سونیا وہار سے چگت پور تک تقریباً پانچ کلومیٹر کے راستے پر چلائی جا رہی ہے۔ یہ الیکٹرک اور سولر توانائی کے امتزاج سے چلنے والی ماحول دوست کشتی ہے، جس میں ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 30 مسافر سفر کر سکتے ہیں۔ 10 نومبر کو سروس شروع ہونے کے موقع پر جاری ویڈیوز میں نعرے لگاتے اور سفر کرتے ہوئے لوگ نظر آئے، لیکن دو دن بعد، 12 نومبر کو جب راقم الحروف نے وہاں کا دورہ کیا تو منظر کچھ اور ہی تھا۔

کشتی میں ایئر کنڈیشننگ کے دو یونٹ اور چار بیٹھنے کے جالی دار کشتی کے اندر لے جاتے ہیں۔ ان کروز کو چلانے کا ٹھیکہ ایم بی ایجنسی ایڈونچرز پرائیویٹ لمیٹڈ کو دیا گیا ہے، جو اسی کی ایک فرم ہے اور مارچ 2021 میں قائم ہوئی تھی۔ یہ 20 کروز روپے کا منصوبہ ہے، جس کا معاہدہ مارچ 2025 میں کیا گیا تھا، لیکن اس پر عمل درآمد میں ڈیڑھ سال سے زیادہ کا وقت لگ گیا۔ دہلی میں یمنا تقریباً 52 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے۔ دریائے یمنا کا تقریباً نصف سفر سرائے کالے خاں تک پہنچنے تک ہوتے عمل ہوجاتا ہے۔ اسی دوران دریا میں بیشمار گندے نالوں اور صنعتی فضلہ کا پانی شامل ہوتا ہے۔ آئی ٹی او پل تک پہنچتے پہنچتے دریا کی حالت تقریباً مردہ ہو چکی ہوتی ہے۔ پانی میں تحلیل شدہ آکسیجن کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ پانی میں تحلیل شدہ آکسیجن کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ پانی میں مشترکہ بیکٹیریا پائے جاتے ہیں۔

اس کے برعکس کروز سروس جس حصے میں چلائی جارہی ہے، وہ جگہ پورے سونیا وہار کے درمیان واقع ہے اور مزید آباد ہونے سے اوپر کی جانب پڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ علاقہ ہے جہاں دہلی کے بڑے گندے نالوں کا پانی دریا میں شامل ہونے سے پہلے کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پانی دہلی میں یمنا کے دیگر حصوں کے مقابلے میں نسبتاً صاف ہے۔ اس حصے میں پانی میں تحلیل شدہ آکسیجن کی مقدار تو عموماً 6 سے 8.5 ملی گرام فی لیٹر ہوتی ہے، جبکہ حیاتیاتی آکسیجن کی طلب (بی او ڈی) 2 سے 4 ملی گرام فی لیٹر کے درمیان رہتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں حکومت نے دریا کا وہ چھوٹا سا حصہ منتخب کیا ہے، جو پہلے ہی نسبتاً صاف ہے۔ وزیر آباد بیراج سے آگے صورت حال بالکل

پنکج چترویدی

اکتوبر کے آخری دنوں میں رکن پارلیمنٹ منوج تیواری نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو شیئر کی، جس میں وہ یمنا ندی میں نہاتے اور ڈبکیاں لگاتے نظر آئے۔ اس ویڈیو کے ذریعے یہ پیغام دینے کی کوشش کی گئی کہ یمنا کا پانی بالکل صاف ہو چکا ہے۔ اس کے چند ہی روز بعد، 10 نومبر کو دہلی میں یمنا ندی پر 'نمو یمنا رور سفاری' کے نام سے پہلی کروز سروس شروع کر دی گئی۔ اس کی ویڈیو دیکھنے والے بھی دریا کی حقیقی صورت حال کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ حکومت کے ان دعووں اور ان کے پس پردہ حقائق کو سمجھا جائے۔ منوج تیواری جس مقام پر نہاتے دکھائی دیے، یا جس حصے میں کروز سروس شروع کی گئی ہے، اس علاقے کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ یہ کروز سونیا وہار سے چگت پور تک تقریباً پانچ کلومیٹر کے راستے پر چلائی جا رہی ہے۔ یہ الیکٹرک اور سولر توانائی کے امتزاج سے چلنے والی ماحول دوست کشتی ہے، جس میں ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 30 مسافر سفر کر سکتے ہیں۔ 10 نومبر کو سروس شروع ہونے کے موقع پر جاری ویڈیوز میں نعرے لگاتے اور سفر کرتے ہوئے لوگ نظر آئے، لیکن دو دن بعد، 12 نومبر کو جب راقم الحروف نے وہاں کا دورہ کیا تو منظر کچھ اور ہی تھا۔

کشتی میں ایئر کنڈیشننگ کے دو یونٹ اور چار بیٹھنے کے جالی دار کشتی کے اندر لے جاتے ہیں۔ ان کروز کو چلانے کا ٹھیکہ ایم بی ایجنسی ایڈونچرز پرائیویٹ لمیٹڈ کو دیا گیا ہے، جو اسی کی ایک فرم ہے اور مارچ 2021 میں قائم ہوئی تھی۔ یہ 20 کروز روپے کا منصوبہ ہے، جس کا معاہدہ مارچ 2025 میں کیا گیا تھا، لیکن اس پر عمل درآمد میں ڈیڑھ سال سے زیادہ کا وقت لگ گیا۔ دہلی میں یمنا تقریباً 52 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے۔ دریائے یمنا کا تقریباً نصف سفر سرائے کالے خاں تک پہنچنے تک ہوتے عمل ہوجاتا ہے۔ اسی دوران دریا میں بیشمار گندے نالوں اور صنعتی فضلہ کا پانی شامل ہوتا ہے۔ آئی ٹی او پل تک پہنچتے پہنچتے دریا کی حالت تقریباً مردہ ہو چکی ہوتی ہے۔ پانی میں تحلیل شدہ آکسیجن کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ پانی میں مشترکہ بیکٹیریا پائے جاتے ہیں۔

اس کے برعکس کروز سروس جس حصے میں چلائی جارہی ہے، وہ جگہ پورے سونیا وہار کے درمیان واقع ہے اور مزید آباد ہونے سے اوپر کی جانب پڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ علاقہ ہے جہاں دہلی کے بڑے گندے نالوں کا پانی دریا میں شامل ہونے سے پہلے کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پانی دہلی میں یمنا کے دیگر حصوں کے مقابلے میں نسبتاً صاف ہے۔ اس حصے میں پانی میں تحلیل شدہ آکسیجن کی مقدار تو عموماً 6 سے 8.5 ملی گرام فی لیٹر ہوتی ہے، جبکہ حیاتیاتی آکسیجن کی طلب (بی او ڈی) 2 سے 4 ملی گرام فی لیٹر کے درمیان رہتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں حکومت نے دریا کا وہ چھوٹا سا حصہ منتخب کیا ہے، جو پہلے ہی نسبتاً صاف ہے۔ وزیر آباد بیراج سے آگے صورت حال بالکل پہلے ہی نسبتاً صاف ہے۔ وزیر آباد بیراج سے آگے صورت حال بالکل بدل جاتی ہے۔ سردیوں میں بڑی تعداد میں مہاجر پرندے بھی یہاں پہنچتے ہیں۔ اس اعتبار سے یمنا کا یہ حصہ دلی کے لیے سب سے حساس اور قیمتی قدرتی خطوں میں شمار ہوتا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ کروز میں استعمال ہونے والی کشتیاں الیکٹرک اور سولر پاور پر چلتی ہیں، اس لیے ماحول دوست ہیں۔ ان سے دھواں خارج نہ ہونا یقیناً اچھی بات ہے، لیکن دنیا بھر میں ہونے والی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ کشتیوں کی مسلسل آمد و رفت کا اثر دریا کے آبی جانداروں پر بھی پڑتا ہے۔ یمنا کے اس حصے میں کروز سروس کے اثرات پر ابھی حال ہی کوئی الگ تحقیق سامنے نہیں آئی ہے، لیکن دنیا کے دیگر دریاؤں پر ہونے والی تحقیقات کے نظریہ اندازیں کیا جاسکتا ہے۔

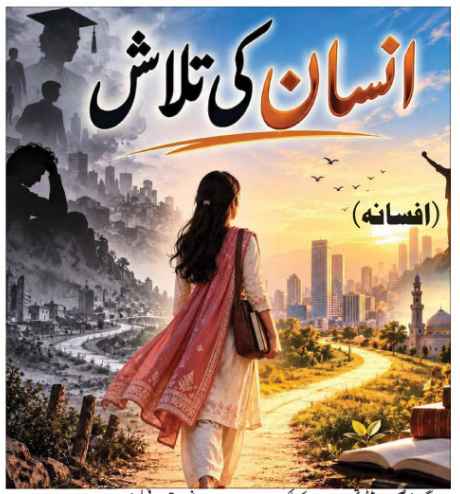
کینیڈا کے جزیرے انٹیکانگ کنزرویشن میں شامل میپ کچھوے پر مڈریٹس کے اثرات سے متعلق شائع ہونے والی ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ صرف سینکنا کچھوؤں کے جسم کا درجہ حرارت برقرار رکھنے اور توانائی کے نظام کا ہم ذریعہ ہے۔ تحقیقات کے مطابق کشتیوں کی آواز اور آمد و رفت سے کچھوے دھوپ سینکنا چھوڑ دیتے ہیں۔ سرد موسم میں اس عمل کے باعث ان کی بقا پر بھی خطرہ منڈلانے لگتا ہے۔ اس کی شرح میں تقریباً 7.5 فیصد تک کی اسکتی ہے، جس سے ان کی نشوونما اور افزائش نسل متاثر ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے دریائے پرل میں خطرے سے دوچار مگرمچھ سانپ، کچھوؤں پر ہونے والی ایک تحقیق میں بھی کشتیوں کی تعداد، رفتار اور طرح بیٹھنے کے مقامات کی وضاحتی کے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ اس میں پایا گیا کہ جہاں کشتیوں کی آمد و رفت زیادہ تھی، وہاں کم عمر اور نوجوان کچھوؤں کی تعداد تقریباً آدھی رہ گئی تھی۔ اکثر ہوا میں ہونے والی ایک اور تحقیق نے کشتیوں کی مطابق کچھوؤں کے جسم کا درجہ حرارت بڑھانے کے ذہنی دھچکے کی شرح میں بھی اضافہ ہوا۔ ان تحقیقات کی اہمیت اس لیے ہے کہ یمنا کے اسی حصے میں کچھوے پائے جاتے ہیں۔ مہاجر اور مقامی پرندوں کے ساتھ مچھلیوں پر بھی کشتیوں کی سرگرمیوں کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ماہرین ماحولیات کا یہ بھی کہنا ہے کہ مڈریٹس کی مسلسل آمد و رفت سے دریا کے کنارے کمزور ہو سکتے ہیں اور زمین کے کٹاؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ سرکاری حکام اس خدشے کو مسترد کرتے ہیں۔ بہتر ہوتا کہ اس معاملے کو محض دعووں اور اندازوں تک محدود رکھنے کے بجائے باقاعدہ سائنسی بنیادوں کی جانچ اور کروز سروس شروع ہونے سے پہلے اور بعد میں دریائے کنارہ، پانی کے معیار اور پرندوں کی تعداد سے متعلق اعداد و شمار عوام کے سامنے رکھے جاتے۔ یمنا کو نئی آبی زندگی "110 قرار دیا جا چکا ہے۔ جہاز رانی کی وزارت اور اندرون ملک آبی گزرگاہوں کی اتھارٹی نے دہلی حکومت کے کئی محکموں کے ساتھ معاہدہ بھی کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب دریا کو آلودگی و حمل اور سیاحت کے ایک راستے کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ لیکن دریا کو زبردستی تفریح اور سیاحت کا ذریعہ بنانے سے اس کا بنیادی بحران ختم نہیں ہوگا۔ یمنا کو کروز سروس کی نہیں بلکہ صفائی، بہاؤ اور آلودگی پر قابو پانے اور اس سے قدرتی ماحول کے تحفظ کی ضرورت ہے۔ کروز منصوبہ دراصل دریا کے اصل مسائل پر پردہ ڈالنے کی ایک کوشش دکھائی دیتا ہے۔

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تحدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ڈیزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

masoom.moradabadi@gmail.com

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں



محمد شبیر بی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر

رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ شہر کی بلند عمارتوں کی کھڑکیوں میں جلتی بجھتی روشنیاں یوں معلوم ہوتی تھیں جیسے آسمان کے ستارے زمین پر اتر کر اپنے اپنے شیشے کے گھروں میں قید ہو گئے ہوں۔ سڑکوں پر ٹریفک کم ہو چکی تھی مگر ابھی سویا نہیں تھا۔ کہیں دور کسی گاڑی کا ہارن سناٹی توڑتا، پھر بلند عمارتوں کے درمیان بکھر کر معدوم ہو جاتا۔ مہرین اپنے کشادہ بیڈروم کی کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ میں موبائل تھا اور موبائل کی اسکرین پر ایک آن لائن شناسا پیج کھلی ہوئی تھی۔ اس کا پروفائل بہت سلیقے سے بنایا گیا تھا:

مہرین خالدہ عرشمیں سال، ایم فل، سرکاری افسر قد پانچ فٹ پانچ انچ تعلیم یافتہ اور معزز خاندان سے تعلق۔

اس کے بعد شریک حیات کے لیے توقعات لکھی تھیں:

ترجیحاً اعلیٰ سرکاری افسر آئی اے ایس، آئی پی ایس، پی سی ایس یا کسی دوسرے اہم انتظامی عہدے پر فائز شخص۔ ڈاکٹر، انجینئر، یونیورسٹی پروفیسر یا کسی مستند ادارے کا سینئر عہدہ رکھنے والا شخص بھی قابلِ غور ہو سکتا ہے، جبکہ عام ملازمت پیشہ یا چھوٹا کاروبار کرنے والے حضرات رابطہ نہ کریں۔

مہرین نے اپنی لکھی ہوئی شرائط دوبارہ پڑھیں اور مطمئن ہو کر موبائل میز پر رکھ دیا۔ اسے اپنی خواہش میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی تھی۔ اسے لگتا تھا کہ اس نے زندگی میں بہت محنت کی ہے، اپنے لیے ایک مقام بنایا ہے، اس لیے اسے یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لیے ایک خاص معیار رکھے۔ اس رات اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ چند سطروں میں لکھی ہوئی یہ ترجیحات اس کی زندگی کے آنے والے کئی برسوں کی سمت طے کرنے والی ہیں۔ انسان بعض اوقات اپنی قسمت کا پہلا جملہ خود لکھ دیتا ہے، مگر اسے پڑھنے کی سمجھ بہت دیر بعد آتی ہے۔

مہرین اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔ اس کے والد خالد صاحب ایک متوسط درجے کے سرکاری ملازم تھے، لیکن اپنی بیٹی کی تعلیم اور مستقبل کے بارے میں ان کے خواب بہت بڑے تھے۔ جب رشتہ دار کہتے کہ لڑکی کو اتنا پڑھانے کی کیا ضرورت ہے، آخر کار تو گھر ہی سنبھالنا ہے، تو خالد صاحب مسکرا کر کہتے کہ بیٹی کو اتنا ضرور پڑھایا جائے کہ کل وہ اپنی زندگی کے فیصلے خود کر سکے۔ مہرین نے بھی والد کی اس امید کو اپنی طاقت بنا لیا تھا۔ وہ کتابوں میں ڈوبی رہتی، مقابلے کے امتحانات کی تیاری کرتی اور اپنی ہر کامیابی کے ساتھ اپنے اندر اعتماد کا ایک نیا زینہ تعمیر کرتی جاتی۔ جس دن اس کا نتیجہ آیا اور اسے سرکاری ملازمت مل گئی، خالد صاحب نے پورے محلے میں مٹھائی بانٹی تھی۔ فرزانہ بیگم نے بیٹی کو گلے لگایا تھا اور ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ شام کو جب گھر خاموش ہوا تو خالد صاحب نے مہرین کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"بیٹی، اللہ نے تمہیں بہت بڑھا دیا ہے۔ بس ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا، عہدہ انسان سے بڑا نہیں ہوتا۔"

مہرین مسکرا دی۔

"ابو، آپ کو ابھی پرانا ہی اعتبار نہیں؟ میں کبھی غرور نہیں کروں گی۔"

خالد صاحب نے بھی مسکرا کر اس کی طرف دیکھا، مگر ان کی آواز میں سنجیدگی برقرار رہی۔

"غرور صرف اپنے عہدے کا نہیں ہوتا، بیٹی۔ کبھی کبھی انسان دوسروں کو ان کے عہدوں سے پرکھنے لگتا ہے، یہ بھی غرور ہی کی ایک شکل ہے۔"

مہرین نے اس وقت یہ بات سن تو لی، مگر اس کے دل میں کامیابی کی تازہ خوشی اتنی گہری تھی کہ باپ کی نصیحت وہاں جگہ نہ بنا سکی۔ وقت کی دنیا نے جلد ہی اسے "میڈم" بنا دیا۔ لوگ اس کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لیتے، اس کے دستخط فائلیں آگے بڑھنے اور اس کے ایک فون سے کام تیز ہو جاتے۔ رفتہ رفتہ اسے محسوس ہونے لگا کہ دنیا میں انسان کی قدر اس کی قابلیت سے زیادہ اس کے عہدے سے ہوتی ہے۔ یہی خیال آہستہ آہستہ اس کی ذاتی زندگی میں بھی داخل ہو گیا۔

بتیس برس کی عمر میں پہلا رشتہ آیا تو فرزانہ بیگم خاص خوش تھیں۔ لڑکا انجینئر تھا، ایک اچھی یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ، ایک اچھی کمپنی میں اچھے عہدے پر کام کرتا تھا، خاندان شریف تھا اور اپنا گھر بھی تھا۔ فرزانہ بیگم نے تصویر مہرین کے سامنے رکھتے ہوئے بڑے اطمینان سے کہا کہ لڑکے کے بارے میں لوگوں نے اچھی رائے دی ہے۔ مہرین نے تصویر دیکھی، پھر لڑکے سے سوال کیا۔

"اسی سرکاری ملازمت پر؟"

"نہیں، بیٹی۔ ایک اچھی کمپنی میں انجینئر ہے۔"

مہرین نے تصویر میز پر رکھ دی۔

"پھر رہنے دیں۔"

ماں کو اس جواب کی جلدی پر حیرت ہوئی۔

"لیکن تم نے بات تو کی نہیں۔ باقی سب اچھا ہے۔"

مہرین نے قدرے اطمینان سے جواب دیا۔

"امی، نجی ملازمت کا کیا بھروسا۔۔۔؟ مجھے اپنے برابر کا شخص چاہیے۔"

ماں نے کچھ لمحے اسے دیکھا۔

"برابر کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ سرکاری۔۔۔؟"

مہرین نے جواب دینے کے بجائے نظریں پھیر لیں۔ اس نے انجینئر سے یہ پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ وہ اپنے والدین سے کیسا سلوک کرتا ہے، مجھے میں کیسا ہوتا ہے، عورت کی عزت کو سمجھتا ہے یا نہیں، مشکل وقت میں ساتھ دے سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے لیے ایک لفظ کافی تھا: ''سرکاری نہیں۔'' چائنہ پہلا دروازہ بند ہو گیا۔ اس کے بعد ایک یونیورسٹی پروفیسر کا رشتہ آیا۔ آدمی پڑھا لکھا تھا، تحقیق کرتا تھا، کتابوں سے محبت کرتا تھا اور خاندان بھی باعزت تھا، مگر آمدنی مہرین کی توقع سے کم تھی۔

"لڑکا تو بہت اچھا ہے، بیٹی۔"

ماں نے نرمی سے کہا۔

"امی، اچھا ہونا کافی نہیں۔ زندگی بھی تو چلانی ہے۔"

مہرین کا جواب مختصر تھا اور فیصلہ حتمی۔

پھر ایک ڈاکٹر کا رشتہ آیا، مگر وہ ایک نجی ہسپتال میں ملازم تھا اور اس کا اپنا کلینک نہیں تھا۔ ایک پولیس افسر تھا، مگر شہر مہرین کی پسند کا نہیں تھا۔ ایک فوجی افسر تھا، مگر خاندان بہت روایتی تھا۔ ایک سینئر سرکاری افسر تھا، مگر عمر آٹھ سال زیادہ تھی۔ ایک اور افسر کی پہلی شادی ختم ہو چکی تھی۔ ایک ڈاکٹر کے بچے تھے۔ ایک کاروباری شخص بااعتبار سے مضبوط تھا، مگر اس کے پاس کوئی بڑا عہدہ نہیں تھا۔ ہر مرتبہ مہرین کے پاس ایک دلیل تھی، اور ہر مرتبہ وہ مطمئن ہوتی کہ اس نے درست فیصلہ کیا ہے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ شریک حیات نہیں، اپنے ماں کے ساتھ لگائے گئے لیے ایک عہدہ تلاش کر رہی ہے۔

وقت خاموشی سے آگے بڑھتا رہا۔ پینتیس برس کی عمر میں رشتہ ایسے پر آنے والے پیغامات کم ہونے لگے۔ جو لوگ رابطہ کرتے، ان میں کچھ اس کے عہدے سے متاثر ہوتے، کچھ اس سے مرعوب اور کچھ اپنے عہدے کی نمائش میں مصروف ہوتے۔ ایک دن ایک سرکاری افسر کا پیغام آیا۔ اس نے لکھا کہ وہ بھی سرکاری افسر ہے اور شاید دونوں ایک دوسرے کی مصروفیات اور ذہنی سطح کو سمجھ سکیں۔ مہرین نے معمول کے مطابق سب سے پہلے اس کی پوسٹنگ کہاں ہے؟ پوچھا۔

"آپ کی پوسٹنگ کہاں ہے؟"

کچھ دیر بعد جواب آیا۔

"آپ نے نہیں پوچھا کہ میں کیسا انسان ہوں۔"

مہرین نے لمبی سانس لی۔ کچھ دیر سوچا۔ پھر لکھا۔

"میں نے سوچا کہ اس کے بعد پوچھ لوں گی۔"

اس کے بعد بھی کئی پیغامات آئے، مگر ان کی زندگی میں کوئی بڑا فرق نہیں آیا۔ وہ اپنے کام میں مصروف رہی، ترقی کرتی رہی، اپنے فیصلوں پر مطمئن رہی۔ اسے لگتا تھا کہ وقت ابھی اس کے ساتھ ہے، جیسے وہ ہمیشہ رہا ہے۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ وقت کبھی کسی کا ساتھ نہیں دیتا، وہ صرف موقع دیتا ہے، اور جب موقع گزر جائے تو واپس نہیں آتا۔

اس رات مہرین کے موبائل پر کوئی پیغام نہیں آیا تھا۔ اس نے کوئی نیا رشتہ بھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ صرف کھڑکی کے پاس کھڑی رہی، اور پہلی بار اسے یہ خیال عجیب سا لگا کہ شاید اس نے کچھ بہت اہم چیزوں کو بہت آسان سمجھ لیا تھا۔ اس رات اسے کچھ بدلا ہوا محسوس نہیں ہوا، مگر کچھ ایسا ضرور تھا جو پہلے نہیں تھا۔ ایک خاموش سا خلا، جو ابھی نام نہیں رکھتا تھا، مگر موجود تھا۔

اگلے دن مہرین کے لیے ظاہری کامیابی کے سال تھے۔ اسے ترقی ملی، نئی گاڑی خریدی، ایک پوش علاقے میں بڑا گھر لیا اور سوشل میڈیا پر اس کی تصویریں کامیاب عورت کی حیثیت سے شیئر ہونے لگیں۔ لوگ اسے بااختیار، خوددار اور قابلِ فخر کہنے لگے۔ تقریبات میں اس کا تعارف اسی لہجے سے کیا جاتا جس سے کسی کو وہ چیز دکھائی جاتی ہے جو اس نے بڑی محنت سے حاصل کی ہو۔ وہ مسکراتی، سر ہلاتی اور اپنی وسعت سے ذرا نے نکلتا۔ کھانے کی میز پر ایک پلیٹ ہوتی، ایک کرسی پر وہ بیٹھتی اور دوسری کرسی خالی رہتی۔ ایک رات دفتر سے واپس آ کر اس نے عادتاً بلند آواز میں کہا:

"میں آ گئی ہوں۔۔۔"

چند لمحے اسے عجیب سی خاموشی کا احساس ہوا کہ گھر میں کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ وہ آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔ موبائل میں سینکڑوں رابطے تھے، مگر کسی ایک شخص کو فون کرنے کا دل نہیں چاہا۔ اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ دنیا سے جاتی ہے، مگر شاید کوئی اسے سمجھتا نہیں۔ اسی رات بڑی کا فون آیا۔

"مہرین، کہاں گم ہو؟"

"گھر میں ہوں۔"

"اکیلی؟"

مہرین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں، اکیلی۔"

بڑی نے نرمی سے پوچھا۔

"کل بچوں کے ساتھ آ جاؤں؟"

مہرین نے فوراً جواب دیا۔

"نہیں، تم اپنی فیملی کے ساتھ رہو۔"

فون بند ہوا تو گھر دوبارہ خاموش ہو گیا۔ مہرین نے محسوس کیا کہ جس آزادی پر وہ فخر کرتی رہی تھی، شاید اس کے سائے سے ہی ایسی تنہائی بھی پل رہی تھی جسے وہ برسوں سے دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

اڑتیس برس کی عمر میں اس نے اپنا رشتہ پروفائل دوبارہ اپ ڈیٹ کیا۔ مگر کوئی نیا دن نہ ہونے دیا اور تعارف میں لکھا:

"خوب صورت، تعلیم یافتہ، کامیاب، سرکاری افسر، معزز خاندان، اعلیٰ عہدے والے شخص کی خواہش مند۔"

کچھ عرصے تک پیغامات آنے لگے، مگر جلد ہی حقیقت سامنے آ گئی۔ بہت سے اعلیٰ عہدے والے مرد پہلے ہی شادی شدہ تھے۔ کچھ دوسری شادی کے خواہش مند تھے۔ کچھ چاہتے تھے کہ یہی ان کے گھر اور خاندان کو برچیز برتج دے۔ کچھ مہرین کے عہدے اور دولت سے متاثر تھے، اور کچھ عمر کا اندازہ ہوتے ہی خاموش ہو جاتے۔ ایک رات اس نے موبائل میز پر رکھتے ہوئے غصے سے کہا۔

"کیا عورت کی عمر ہی سب کچھ ہے؟"

پھر کچھ دیر بعد وہ خود ہی خاموش ہو گئی۔

اندر سے ایک اور سوال اٹھا۔

"نہیں... مگر وقت بھی تو کچھ ہے۔"

اسے یاد آیا کہ وہ سات برس سے خود کو یہی کہہ رہی تھی کہ ابھی وقت ہے۔ اسی دوران ایک دن وہ معمول کے طبی معائنے کے لیے ہسپتال گئی۔ ڈاکٹر عبدالرحمن نے رپورٹ دیکھتے ہوئے نہایت احتیاط سے اسے سمجھایا کہ عمر کے ساتھ زرخیزی میں بتدریج کمی آتی ہے اور اگر وہ مستقبل میں اولاد چاہتی ہے تو مناسب وقت پر منصفانہ باہر سے مشورہ کرنا بہتر ہوگا۔ بات طبی تھی، مگر مہرین کے دل پر جیسے کسی نے دستک دی۔ ہسپتال سے باہر نکلتے ہوئے اس نے ایک نوجوان ماں کو دیکھا جو اپنے بچے کو گود میں لیے ہنس رہی تھی۔ گھر واپس آ کر وہ دیر تک خاموش رہی۔

ماں نے پوچھا۔

" کیا ہوا ہے، مہرین؟"

مہرین نے آہستہ سے کہا۔

"امی، ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ اگر مجھے بچے چاہییں تو اب زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

ماں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بیٹی، میں نے تمہیں کبھی مجبور نہیں کیا۔ مگر اب صرف ایک بات کہوں گی، عہدہ مت دیکھو انسان دیکھو۔"

مہرین نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

"اگر اب بھی مناسب انسان نہ ملا تو۔۔۔؟"

ماں نے جواب دیا۔

"مناسب انسان تلاش کرو، مناسب عہدہ نہیں۔"

مہرین نے سر جھکا لیا۔ اس کے پاس پہلی مرتبہ ''ابھی وقت ہے'' کہنے کے باوجود اس جملے پر یقین نہیں تھا۔

چالیس برس کی عمر میں رشتہ آنے کے پیغامات تقریباً ختم ہو گئے۔ کبھی کوئی کم عمر شخص اس کے عہدے اور دولت سے متاثر ہو کر رابطہ کرتا، مگر کبھی کوئی دوسری شادی کا خواہش مند شخص، کبھی کوئی ایسا آدمی جو اسے انسان سے زیادہ ایک سہولت سمجھتا۔ مہرین نے یہ سب دیکھا بھی تھا اور دیکھ بھی۔ ایک شام وہ اپنی ماں کے پاس بیٹھی تھی۔ سردیوں کی ہلکی دھوپ دیوار سے اتر رہی تھی اور فرزانہ بیگم کے ہاتھ میں تسبیح تھی۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد انہوں نے بیٹی سے پوچھا کہ آخر وہ ہر رشتے میں عیب کیوں تلاش کرتی ہے۔ مہرین نے کہا کہ وہ صرف اپنے برابر کا شخص چاہتی ہے۔ ماں نے اس کے چہرے کو دیکھا اور بہت سادہ مگر گہرا سوال کیا۔

"برابر سے تمہاری مراد کیا ہے؟"

مہرین خاموش رہی۔ ماں نے بات آگے بڑھائی۔

"تمہارا عہدہ ہے، گاڑی ہے، گھر ہے، پیسہ ہے۔"

مہرین نے کچھ بھی نہیں کہا۔

ماں نے نرمی سے کہا۔

"بیٹی، ایک اچھا کردار بھی مقام رکھتا ہے۔ وفاداری بھی دولت ہے۔ اور کسی کے مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑے ہونا بھی بہت بڑا عہدہ ہے۔"

مہرین نے نظریں جھکا لیں۔

"امی، زندگی صرف جذبات سے نہیں چلتی۔"

فرزانہ بیگم نے دھیرے سے کہا۔

"اور صرف عہدے سے بھی نہیں چلتی۔"

مہرین اٹھ کر اندر چلی گئی۔ ماں اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔

انہیں شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی بیٹی کے سامنے اصل مسئلہ رشتوں کی کمی نہیں، بہ نتیجہ کی غلط ترتیب ہے۔

اگلے دو برس مہرین کے لیے ظاہری کامیابی کے سال تھے۔ اسے ترقی ملی، نئی گاڑی خریدی، ایک پوش علاقے میں بڑا گھر لیا اور سوشل میڈیا پر اس کی تصویریں کامیاب عورت کی حیثیت سے شیئر ہونے لگیں۔ لوگ اسے بااختیار، خوددار اور قابلِ فخر کہنے لگے۔ تقریبات میں اس کا تعارف اسی لہجے سے کیا جاتا جس سے کسی کو وہ چیز دکھائی جاتی ہے جو اس نے بڑی محنت سے حاصل کی ہو۔ وہ مسکراتی، سر ہلاتی اور اپنی وسعت سے ذرا نے نکلتا۔ کھانے کی میز پر ایک پلیٹ ہوتی، ایک کرسی پر وہ بیٹھتی اور دوسری کرسی خالی رہتی۔ ایک رات دفتر سے واپس آ کر اس نے عادتاً بلند آواز میں کہا:

"میں آ گئی ہوں۔۔۔"

چند لمحے اسے عجیب سی خاموشی کا احساس ہوا کہ گھر میں کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ وہ آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔ موبائل میں سینکڑوں رابطے تھے، مگر کسی ایک شخص کو فون کرنے کا دل نہیں چاہا۔ اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ دنیا سے جاتی ہے، مگر شاید کوئی اسے سمجھتا نہیں۔ اسی رات بڑی کا فون آیا۔

"مہرین، کہاں گم ہو؟"

"گھر میں ہوں۔"

"اکیلی؟"

مہرین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں، اکیلی۔"

بڑی نے نرمی سے پوچھا۔

"کل بچوں کے ساتھ آ جاؤں؟"

مہرین نے فوراً جواب دیا۔

"نہیں، تم اپنی فیملی کے ساتھ رہو۔"

فون بند ہوا تو گھر دوبارہ خاموش ہو گیا۔ مہرین نے محسوس کیا کہ جس آزادی پر وہ فخر کرتی رہی تھی، شاید اس کے سائے سے ہی ایسی تنہائی بھی پل رہی تھی جسے وہ برسوں سے دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

اڑتیس برس کی عمر میں اس نے اپنا رشتہ پروفائل دوبارہ اپ ڈیٹ کیا۔ مگر کوئی نیا دن نہ ہونے دیا اور تعارف میں لکھا:

"خوب صورت، تعلیم یافتہ، کامیاب، سرکاری افسر، معزز خاندان، اعلیٰ عہدے والے شخص کی خواہش مند۔"

کچھ عرصے تک پیغامات آنے لگے، مگر جلد ہی حقیقت سامنے آ گئی۔ بہت سے اعلیٰ عہدے والے مرد پہلے ہی شادی شدہ تھے۔ کچھ دوسری شادی کے خواہش مند تھے۔ کچھ چاہتے تھے کہ یہی ان کے گھر اور خاندان کو برچیز برتج دے۔ کچھ مہرین کے عہدے اور دولت سے متاثر تھے، اور کچھ عمر کا اندازہ ہوتے ہی خاموش ہو جاتے۔ ایک رات اس نے موبائل میز پر رکھتے ہوئے غصے سے کہا۔

"کیا عورت کی عمر ہی سب کچھ ہے؟"

پھر کچھ دیر بعد وہ خود ہی خاموش ہو گئی۔

اندر سے ایک اور سوال اٹھا۔

"نہیں... مگر وقت بھی تو کچھ ہے۔"

اسے یاد آیا کہ وہ سات برس سے خود کو یہی کہہ رہی تھی کہ ابھی وقت ہے۔ اسی دوران ایک دن وہ معمول کے طبی معائنے کے لیے ہسپتال گئی۔ ڈاکٹر عبدالرحمن نے رپورٹ دیکھتے ہوئے نہایت احتیاط سے اسے سمجھایا کہ عمر کے ساتھ زرخیزی میں بتدریج کمی آتی ہے اور اگر وہ مستقبل میں اولاد چاہتی ہے تو مناسب وقت پر منصفانہ باہر سے مشورہ کرنا بہتر ہوگا۔ بات طبی تھی، مگر مہرین کے دل پر جیسے کسی نے دستک دی۔ ہسپتال سے باہر نکلتے ہوئے اس نے ایک نوجوان ماں کو دیکھا جو اپنے بچے کو گود میں لیے ہنس رہی تھی۔ گھر واپس آ کر وہ دیر تک خاموش رہی۔

ماں نے پوچھا۔

" کیا ہوا ہے، مہرین؟"

مہرین نے آہستہ سے کہا۔

"امی، ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ اگر مجھے بچے چاہییں تو اب زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

ماں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بیٹی، میں نے تمہیں کبھی مجبور نہیں کیا۔ مگر اب صرف ایک بات کہوں گی، عہدہ مت دیکھو انسان دیکھو۔"

مہرین نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

"اگر اب بھی مناسب انسان نہ ملا تو۔۔۔؟"

ماں نے جواب دیا۔

"مناسب انسان تلاش کرو، مناسب عہدہ نہیں۔"

مہرین نے سر جھکا لیا۔ اس کے پاس پہلی مرتبہ ''ابھی وقت ہے'' کہنے کے باوجود اس جملے پر یقین نہیں تھا۔

چالیس برس کی عمر میں رشتہ آنے کے پیغامات تقریباً ختم ہو گئے۔ کبھی کوئی کم عمر شخص اس کے عہدے اور دولت سے متاثر ہو کر رابطہ کرتا، کبھی کوئی دوسری شادی کا خواہش مند شخص، کبھی کوئی ایسا آدمی جو اسے انسان سے زیادہ ایک سہولت سمجھتا۔ مہرین نے یہ سب دیکھا بھی تھا اور دیکھ بھی۔ ایک شام وہ اپنی ماں کے پاس بیٹھی تھی۔ سردیوں کی ہلکی دھوپ دیوار سے اتر رہی تھی اور فرزانہ بیگم کے ہاتھ میں تسبیح تھی۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد انہوں نے بیٹی سے پوچھا کہ آخر وہ ہر رشتے میں عیب کیوں تلاش کرتی ہے۔ مہرین نے کہا کہ وہ صرف اپنے برابر کا شخص چاہتی ہے۔ ماں نے اس کے چہرے کو دیکھا اور بہت سادہ مگر گہرا سوال کیا۔

"برابر سے تمہاری مراد کیا ہے؟"

مہرین خاموش رہی۔ ماں نے بات آگے بڑھائی۔

"تمہارا عہدہ ہے، گاڑی ہے، گھر ہے، پیسہ ہے۔"

مہرین نے کچھ بھی نہیں کہا۔

ماں نے نرمی سے کہا۔

"بیٹی، ایک اچھا کردار بھی مقام رکھتا ہے۔ وفاداری بھی دولت ہے۔ اور کسی کے مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑے ہونا بھی بہت بڑا عہدہ ہے۔"

مہرین نے نظریں جھکا لیں۔

"امی، زندگی صرف جذبات سے نہیں چلتی۔"

فرزانہ بیگم نے دھیرے سے کہا۔

"اور صرف عہدے سے بھی نہیں چلتی۔"

مہرین اٹھ کر اندر چلی گئی۔ ماں اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔

انہیں شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی بیٹی کے سامنے اصل مسئلہ رشتوں کی کمی نہیں، بہ نتیجہ کی غلط ترتیب ہے۔

اگلے دو برس مہرین کے لیے ظاہری کامیابی کے سال تھے۔ اسے ترقی ملی، نئی گاڑی خریدی، ایک پوش علاقے میں بڑا گھر لیا اور سوشل میڈیا پر اس کی تصویریں کامیاب عورت کی حیثیت سے شیئر ہونے لگیں۔ لوگ اسے بااختیار، خوددار اور قابلِ فخر کہنے لگے۔ تقریبات میں اس کا تعارف اسی لہجے سے کیا جاتا جس سے کسی کو وہ چیز دکھائی جاتی ہے جو اس نے بڑی محنت سے حاصل کی ہو۔ وہ مسکراتی، سر ہلاتی اور اپنی وسعت سے ذرا نے نکلتا۔ کھانے کی میز پر ایک پلیٹ ہوتی، ایک کرسی پر وہ بیٹھتی اور دوسری کرسی خالی رہتی۔ ایک رات دفتر سے واپس آ کر اس نے عادتاً بلند آواز میں کہا:

"میں آ گئی ہوں۔۔۔"

چند لمحے اسے عجیب سی خاموشی کا احساس ہوا کہ گھر میں کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ وہ آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔ موبائل میں سینکڑوں رابطے تھے، مگر کسی ایک شخص کو فون کرنے کا دل نہیں چاہا۔ اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ دنیا سے جاتی ہے، مگر شاید کوئی اسے سمجھتا نہیں۔ اسی رات بڑی کا فون آیا۔

"مہرین، کہاں گم ہو؟"

"گھر میں ہوں۔"

"اکیلی؟"

مہرین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں، اکیلی۔"

بڑی نے نرمی سے پوچھا۔

"کل بچوں کے ساتھ آ جاؤں؟"

مہرین نے فوراً جواب دیا۔

"نہیں، تم اپنی فیملی کے ساتھ رہو۔"

فون بند ہوا تو گھر دوبارہ خاموش ہو گیا۔ مہرین نے محسوس کیا کہ جس آزادی پر وہ فخر کرتی رہی تھی، شاید اس کے سائے سے ہی ایسی تنہائی بھی پل رہی تھی جسے وہ برسوں سے دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

اڑتیس برس کی عمر میں اس نے اپنا رشتہ پروفائل دوبارہ اپ ڈیٹ کیا۔ مگر کوئی نیا دن نہ ہونے دیا اور تعارف میں لکھا:

"خوب صورت، تعلیم یافتہ، کامیاب، سرکاری افسر، معزز خاندان، اعلیٰ عہدے والے شخص کی خواہش مند۔"

کچھ عرصے تک پیغامات آنے لگے، مگر جلد ہی حقیقت سامنے آ گئی۔ بہت سے اعلیٰ عہدے والے مرد پہلے ہی شادی شدہ تھے۔ کچھ دوسری شادی کے خواہش مند تھے۔ کچھ چاہتے تھے کہ یہی ان کے گھر اور خاندان کو برچیز برتج دے۔ کچھ مہرین کے عہدے اور دولت سے متاثر تھے، اور کچھ عمر کا اندازہ ہوتے ہی خاموش ہو جاتے۔ ایک رات اس نے موبائل میز پر رکھتے ہوئے غصے سے کہا۔

"کیا عورت کی عمر ہی سب کچھ ہے؟"

پھر کچھ دیر بعد وہ خود ہی خاموش ہو گئی۔

اندر سے ایک اور سوال اٹھا۔

"نہیں... مگر وقت بھی تو کچھ ہے۔"

اسے یاد آیا کہ وہ سات برس سے خود کو یہی کہہ رہی تھی کہ ابھی وقت ہے۔ اسی دوران ایک دن وہ معمول کے طبی معائنے کے لیے ہسپتال گئی۔ ڈاکٹر عبدالرحمن نے رپورٹ دیکھتے ہوئے نہایت احتیاط سے اسے سمجھایا کہ عمر کے ساتھ زرخیزی میں بتدریج کمی آتی ہے اور اگر وہ مستقبل میں اولاد چاہتی ہے تو مناسب وقت پر منصفانہ باہر سے مشورہ کرنا بہتر ہوگا۔ بات طبی تھی، مگر مہرین کے دل پر جیسے کسی نے دستک دی۔ ہسپتال سے باہر نکلتے ہوئے اس نے ایک نوجوان ماں کو دیکھا جو اپنے بچے کو گود میں لیے ہنس رہی تھی۔ گھر واپس آ کر وہ دیر تک خاموش رہی۔

ماں نے پوچھا۔

" کیا ہوا ہے، مہرین؟"

مہرین نے آہستہ سے کہا۔

"امی، ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ اگر مجھے بچے چاہییں تو اب زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

ماں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بیٹی، میں نے تمہیں کبھی مجبور نہیں کیا۔ مگر اب صرف ایک بات کہوں گی، عہدہ مت دیکھو انسان دیکھو۔"

مہرین نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

"اگر اب بھی مناسب انسان نہ ملا تو۔۔۔؟"

ماں نے جواب دیا۔

"مناسب انسان تلاش کرو، مناسب عہدہ نہیں۔"

مہرین نے سر جھکا لیا۔ اس کے پاس پہلی مرتبہ ''ابھی وقت ہے'' کہنے کے باوجود اس جملے پر یقین نہیں تھا۔

چالیس برس کی عمر میں رشتہ آنے کے پیغامات تقریباً ختم ہو گئے۔ کبھی کوئی کم عمر شخص اس کے عہدے اور دولت سے متاثر ہو کر رابطہ کرتا، کبھی کوئی دوسری شادی کا خواہش مند شخص، کبھی کوئی ایسا آدمی جو اسے انسان سے زیادہ ایک سہولت سمجھتا۔ مہرین نے یہ سب دیکھا بھی تھا اور دیکھ بھی۔ ایک شام وہ اپنی ماں کے پاس بیٹھی تھی۔ سردیوں کی ہلکی دھوپ دیوار سے اتر رہی تھی اور فرزانہ بیگم کے ہاتھ میں تسبیح تھی۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد انہوں نے بیٹی سے پوچھا کہ آخر وہ ہر رشتے میں عیب کیوں تلاش کرتی ہے۔ مہرین نے کہا کہ وہ صرف اپنے برابر کا شخص چاہتی ہے۔ ماں نے اس کے چہرے کو دیکھا اور بہت سادہ مگر گہرا سوال کیا۔

"برابر سے تمہاری مراد کیا ہے؟"

مہرین خاموش رہی۔ ماں نے بات آگے بڑھائی۔

"تمہارا عہدہ ہے، گاڑی ہے، گھر ہے، پیسہ ہے۔"

مہرین نے کچھ بھی نہیں کہا۔

ماں نے نرمی سے کہا۔

"بیٹی، ایک اچھا کردار بھی مقام رکھتا ہے۔ وفاداری بھی دولت ہے۔ اور کسی کے مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑے ہونا بھی بہت بڑا عہدہ ہے۔"

مہرین نے نظریں جھکا لیں۔

"امی، زندگی صرف جذبات سے نہیں چلتی۔"

فرزانہ بیگم نے دھیرے سے کہا۔

"اور صرف عہدے سے بھی نہیں چلتی۔"

مہرین اٹھ کر اندر چلی گئی۔ ماں اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔

انہیں شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی بیٹی کے سامنے اصل مسئلہ رشتوں کی کمی نہیں، بہ نتیجہ کی غلط ترتیب ہے۔

اگلے دو برس مہرین کے لیے ظاہری کامیابی کے سال تھے۔ اسے ترقی ملی، نئی گاڑی خریدی، ایک پوش علاقے میں بڑا گھر لیا اور سوشل میڈیا پر اس کی تصویریں کامیاب عورت کی حیثیت سے شیئر ہونے لگیں۔ لوگ اسے بااختیار، خوددار اور قابلِ فخر کہنے لگے۔ تقریبات میں اس کا تعارف اسی لہجے سے کیا جاتا جس سے کسی کو وہ چیز دکھائی جاتی ہے جو اس نے بڑی محنت سے حاصل کی ہو۔ وہ مسکراتی، سر ہلاتی اور اپنی وسعت سے ذرا نے نکلتا۔ کھانے کی میز پر ایک پلیٹ ہوتی، ایک کرسی پر وہ بیٹھتی اور دوسری کرسی خالی رہتی۔ ایک رات دفتر سے واپس آ کر اس نے عادتاً بلند آواز میں کہا:

"میں آ گئی ہوں۔۔۔"

چند لمحے اسے عجیب سی خاموشی کا احساس ہوا کہ گھر میں کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ وہ آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔ موبائل میں سینکڑوں رابطے تھے، مگر کسی ایک شخص کو فون کرنے کا دل نہیں چاہا۔ اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ دنیا سے جاتی ہے، مگر شاید کوئی اسے سمجھتا نہیں۔ اسی رات بڑی کا فون آیا۔

"مہرین، کہاں گم ہو؟"

"گھر میں ہوں۔"

"اکیلی؟"

مہرین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں، اکیلی۔"

بڑی نے نرمی سے پوچھا۔

"کل بچوں کے ساتھ آ جاؤں؟"

مہرین نے فوراً جواب دیا۔

"نہیں، تم اپنی فیملی کے ساتھ رہو۔"

فون بند ہوا تو گھر دوبارہ خاموش ہو گیا۔ مہرین نے محسوس کیا کہ جس آزادی پر وہ فخر کرتی رہی تھی، شاید اس کے سائے سے ہی ایسی تنہائی بھی پل رہی تھی جسے وہ برسوں سے دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

اڑتیس برس کی عمر میں اس نے اپنا رشتہ پروفائل دوبارہ اپ ڈیٹ کیا۔ مگر کوئی ن

قومی قبائلی ادبی میلے میں زبانی روایات کے تحفظ پر زور

نئی دہلی، (ایوانِ آئی) قبائلی امور کی مرکزی وزارت کی جانب سے یہاں منعقدہ دو روزہ قومی قبائلی ادبی میلے میں زبانی روایات کے تحفظ اور عصری قبائلی ادب کو فروغ دینے پر زور دیا گیا۔ دو روزہ ادبی میلہ ملک کے مالا مال قبائلی ادبی روایت کے تحفظ، مقامی علم اور زبانی کہانیوں کو عصری ادبی اظہار سے جوڑنے پر گفتگو کے ساتھ جمعہ کو اختتام پذیر ہو گیا۔ جن جامیہ گورو دیوں تقریبات کے تحت منعقدہ اس میلے میں فرام اور اول ٹرائبل ٹرانسفارمیشن ڈیولپمنٹ ریزیڈنشل اسکول بریجر کے موضوع کے تحت ملک بھر سے قبائلی مصنفین، شعراء، محققین، ماہرین لسانیات اور دانشوروں نے شرکت کی۔ میلے کے آخری دن زبانی رمزیوں اور بہادری کی روایات، کثیر لسانی تعلیم میں مقامی ادب کے تعاون اور ابھرتے ہوئے قبائلی مصنفین اور شعرا کی تحریروں جیسے موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ زبانیں، گیت، رزمیہ اور نظمیں کس طرح قبائلی برادریوں کی اجتماعی یادداشت، ثقافتی شناخت اور ان کے تجربات کو محفوظ رکھتی ہیں۔ اختتامی اجلاس کے دوران وزارت قبائلی امور کی سکریٹری رچنا پونیا چوپڑا نے قبائلی ادب کو فروغ دینے، مقامی زبانوں کے مصنفین کی معاونت کرنے اور انہیں ناشرین اور زیادہ قارئین سے جوڑنے کے لیے مستقل پلیٹ فارم قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے لینگویج رسورس اور ٹیکنالوجی کے بارے میں بھی بتایا، جو انڈین یونیورسٹی ریسرچ سوسائٹی کے تعاون سے قبائلی موسیقاروں اور فنکاروں کے تخلیقی حقوق کو تسلیم کرنے اور ان کے تحفظ کے لیے شروع کی گئی ایک پہل ہے۔ انہوں نے پرتگی میدان میں ٹینشل بک ٹرسٹ کے ’آئندہ‘ کتاب میلے میں قبائلی ادب کے لیے ایک خصوصی نشست قائم کرنے کی وزارت کی پہل کے بارے میں بھی معلومات دی۔

’400 پار‘ کا نعرہ ہوا میں ایسا اُچھالا تھا کہ اب ہوا ہی زہر بن گئی‘

اے کیو آئی 400 کے پار پہنچنے پر جئے رام رمیش کا طنز، دہلی-این سی آر کے کئی علاقوں میں ہوا کا معیار انتہائی خراب



نئی دہلی۔ دہلی-این سی آر میں آلودگی تو دیوالی سے پہلے بھی بہت تھی، لیکن دیوالی کے بعد دھنترا ئے نرمہ میں داخل ہو گئی ہے۔ کئی علاقوں میں اے کیو آئی مستقل 400 سے زیادہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جس پر اپوزیشن پارٹیاں بی جے پی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنا رہی ہیں۔ مرکز کے ساتھ ساتھ دہلی حکومت کی بھی تنقید ہو رہی ہے، کیونکہ حالات دن بہ دن خراب ہی ہوتے جا رہے ہیں۔ اس درمیان کانگریس نے براہ راست وزیر اعظم نریندر مودی پر طنز کے تیر چلائے ہیں۔ کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے انتخابی نعرہ ’ابکی بار، 400 پار‘ کو یاد کرتے ہوئے ’ابکی بار، اے کیو آئی 400 پار‘ نعرہ دیا ہے۔

جئے رام رمیش نے اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل پر اخبارات کے کچھ تراشے شیئر کیے ہیں، جس میں دہلی-این سی آر کی آلودگی پر تشویش ظاہر کیا گیا ہے۔ کانگریس لیڈر نے لکھا ہے کہ ’’دہلی دنیا کے سب سے آلودہ شہر بن چکا ہے۔ سوا اتنی زہریلی ہے کہ سانس لینا دشوار ہو گیا ہے۔ بچے اور بزرگ اس کی سب سے بڑی قیمت ادا کر رہے ہیں۔‘‘ ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ ’’سانس پر بحران بڑھ رہا ہے اور اسپتالوں میں مریضوں کی تعداد۔‘‘ اُن کے بہ قول، 400 پار نعرہ دے کر یاد کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے لکھا ہے کہ ’’ابکی بار، اے کیو آئی 400 پار۔ پردھان منتری کا نعرہ اے کیو آئی کے معاملے میں توہیچ ثابت ہو رہا ہے۔ نعرے ہوا میں اچھالے گئے تھے، اب ہوا ہی زہر بن گئی ہے۔‘‘ جئے رام رمیش نے ہوا خبار ی تراشے شیئر کیے ہیں، ان میں ایک کا عنوان ہے ’دہلی میں 16 مقامات کی ہوا ہے صد زہریلی‘، اسے اے کیو آئی 400 پار، ایک دیگر خبر کا عنوان ہے ’دہلی راکاسب نوئیڈا کے سیکٹر 62 میں اے کیو آئی 442 درج کیا گیا، جو تمام فراہم کردہ مانیٹرنگ اسٹیشنوں میں سب سے زیادہ ہے۔ وہیں گریٹر نوئیڈا کے نائٹ پیٹل نصف درجن خبریں دہلی-این سی آر کے کئی علاقوں میں ہوا کا معیار انتہائی خراب ہے۔ نجمیڑا میں اے کیو آئی 355 درج کیا گیا، جبکہ گور یما نستی میں 318 اور نائ پارک-3 میں 312 ریکارڈ کیا گیا۔ دوسری جانب نوئیڈا کے سیکٹر 110 میں اے کیو آئی 313 ریکارڈ کیا گیا۔ سیکٹر 39 میں صورتحال کچھ بہتر رہی، جہاں یہ اعداد و شمار 287 درج کیا گیا ہے۔ دہلی کے کئی علاقوں میں بھی ہوا کا معیار سنگین زمرے میں پہنچ گیا۔ آنند وِہار اور آنند وِہار بس اڈے پر اے کیو آئی 419 ریکارڈ کیا گیا، جبکہ آئی ٹی او میں یہ 414 رہا۔ چاندنی چوک میں یہ اعداد و شمار 395 تک پہنچ گئے۔ وہیں یہ این یو میں 390 اور آنند وہار میں 381 درج کیا گیا۔ وہیں دہلی کے آئی آئی ٹی علاقے میں یہ 359 رہا۔ انند وِہار گاندھی نیتن الاقوامی ہوائی اڈے کے ڑمیٹل-3 پر یہ 348، بدرپور میں 314 اور اوکھلا فیز-2 میں 318 ریکارڈ کیا گیا۔

دہلی-این سی آر میں 13 نومبر کو بھی فضائی آلودگی کی سطح کافی زیادہ درج کی گئی تھی۔ اس دن 488 درج کیا گیا تھا، جو سنگین زمرے کی 500 کی سطح کے قریب تھا۔ دہلی کا اوسط اے کیو آئی 403 رہا تھا۔ اس سے اس کے پاس یہ اعداد و شمار 418 ریکارڈ کیے گئے تھے۔ اس دن دہلی کے 33 مانیٹرنگ اسٹیشنوں پر اے کیو آئی 400 سے تجاوز کر گیا تھا۔ ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) سے پتہ چلتا ہے کہ ہوا کتنی صاف یا آلودہ ہے۔ 301 سے 400 کے درمیان اے کیو آئی کو انتہائی خراب اور 401 سے 500 کے درمیان سنگین زمرے میں رکھا جاتا ہے۔ سنگین زمرے کی آلودہ ہوا صحت مند افراد کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ سانس یا دل سے متعلق بیماریوں میں مبتلا افراد کے لیے یہ زیادہ نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ ایسے میں آلودگی کی اس سطح کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پارلیمنٹ میں نہرو کو خراج عقیدت پیش کرنے کی تقریب

ڈیرک اوبرائن نے مودی کابینہ کے وزراء کی عدم موجودگی پر سوال اٹھائے



نئی دہلی، (ایوانِ آئی) ترنمول کانگریس کے رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن ڈیرک اوبرائن نے ہفتہ کو پارلیمنٹ کے سینٹرل ہال میں ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کے یوم پیدائش کے موقع پر انہیں گلہائے عقیدت پیش کرنے کے لیے منعقدہ تقریب میں مرکزی کابینہ کے وزراء کی عدم موجودگی پر سوال اٹھائے ہیں۔ یہ تقریب مسٹر نہرو کے یوم پیدائش کے موقع پر انہیں گلہائے عقیدت پیش کرنے کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ مسٹر اوبرائن نے سوشل میڈیا پوسٹ پر لکھا کہ ترنمول کانگریس کے ارکان نے جمع سینٹرل ہال میں نہرو جی کو گلہائے عقیدت پیش کیے، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی کی 29 رکنی کابینہ کا ایک بھی وزیر اس موقع پر موجود نہیں تھا۔ وزراء کی عدم موجودگی پر سوال اٹھاتے ہوئے مسٹر اوبرائن نے لکھا، ہم نے آج صبح پارلیمنٹ کے سینٹرل ہال میں ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو گلہائے عقیدت پیش کیے۔ موجودہ وزیر اعظم کے 29 کابینی وزراء میں سے ایک بھی وہاں موجود نہیں تھا۔ کیا کوئی ادب و لحاظ نہیں ہے؟ ترنمول رہنما نے کانگریس کے جنرل سکریٹری (انچارج شعبہ مواصلات) جے رام رمیش کی ایک دوسری پوسٹ کا بھی ذکر کیا، جس کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ اس میں دیا گیا پیغام وزراء کو تاریخ کا سبق سکھائے گا۔ ان کا اشارہ غالباً ہندوستان کی تحریک آزادی میں نہرو کے تعاون اور ایک آزاد جمہوریہ کے طور پر ملک کی بنیاد رکھنے میں ان کے کردار کی جانب تھا۔

مسٹر اوبرائن کا یہ تنقید ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ملک کو نہرو کی 137 ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ 1889 کو پیدا ہونے والے نہرو تحریک آزادی کے اہم رہنماؤں میں سے ایک تھے اور اگست 1947 میں آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔ وہ 27 مئی 1964 کو اپنی وفات تک اس عہدے پر فائز رہے۔ اس طرح وہ ملک میں سب سے طویل عرصے تک وزیر اعظم کے عہدے پر رہنے والے رہنما ہیں۔ پنڈت نہرو نے ہندوستان کے ابتدائی برسوں میں پارلیمانی جمہوریت اور سیکولر آئینی ڈھانچے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے دور اقتدار میں اعلیٰ تعلیم، سائنسی تحقیق، صنعتی ترقی اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں کئی ادارے قائم کیے گئے اور ان کی توسیع ہوئی۔ ان میں سے کئی اداروں نے آزادی کے بعد ہندوستان کی قومی تعمیر کی کوششوں میں مرکزی کردار ادا کیا۔ ان کی وراثت سیاسی بحث کا موضوع رہی ہے۔ مختلف حکومتوں اور سیاسی جماعتوں نے ان کی پالیسیوں اور ملک کے لیے ان کی خدمات کا الگ الگ انداز میں جائزہ لیا ہے۔ اس کے باوجود تحریک آزادی میں ان کا کردار اور ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے ان کا مقام ملک کی سیاسی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔ ان کے یوم پیدائش کو ملک بھر میں یوم اطفال کے طور پر بھی منایا جاتا ہے، جو بچوں کے تئیں ان کی محبت اور تعلیم، فلاح و بہبود اور نوجوان نسل کی ترقی پر ان کے زور کی عکاسی کرتا ہے۔ مسٹر اوبرائن کے تبصروں نے اس دن کی تقریبات کے درمیان سیاسی آداب اور ملک کے پہلے وزیر اعظم کو خراج عقیدت پیش کرنے کے معاملے کو بھی بحث میں لا دیا ہے۔

ڈی آر آئی نے یورپ سے آئے ڈاک پارسل سے 10.8 کلو ایمفیٹامین ضبط کی

نئی دہلی، (ایوانِ آئی) ڈائریکٹوریٹ آف ریونیو انٹیلی جنس (ڈی آر آئی) نے مشیت پی ان الاتوائی اسمگلنگ کی ایک کوشش کو ناکام بناتے ہوئے یورپ سے آئے ایک ڈاک پارسل سے 10.8 کلوگرام ایمفیٹامین ضبط کی ہے۔ وزارت خزانہ نے ہفتہ کو ورثہ بتایا کہ اسمگلنگ کے لیے قانونی ڈاک اور تجارتی ذرائع کا استعمال کیا جا رہا تھا۔ خفیہ اطلاع کی بنیاد پر ڈی آر آئی نے نئی دہلی و اور فائنے خانے میں ایک مشتبہ پارسل روک کر یہ کارروائی کی۔ وزارت نے بتایا کہ یورپی ملک سے آئے اس پارسل میں کپڑے رکھے ہوئے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ابتدائی جانچ میں شیکنگ کارٹن کے اندر سام گہرے کپڑے سے ڈھکے 8 پیکٹ برآمد ہوئے۔ یہ پیکٹ کارٹن کے چاروں کناروں پر دوہ دی تعداد میں پلاسٹک کے تھیلوں کی شکل میں چھپائے گئے تھے۔ حکام نے نگاہی رنگ کے پاؤڈر سے بھرے تمام 8 پیکٹوں کی جانچ کی، جس میں ایمفیٹامین ہونے کی تصدیق ہوئی۔

این سی پی کے دونوں گروپوں میں انضمام معاملہ پر سپریا سولے کا دوٹوک بیان

حالیہ ملاقاتوں کو ایک معمول کی خیر سگالی ملاقات قرار دیا



ممبئی: مہاراشٹر میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے دونوں گروپوں کے انضمام معاملے پر سپریا سولے نے کہا کہ ان کی حالیہ ملاقاتوں کو ایک معمول کی خیر سگالی ملاقات قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی اور اجیت پوار کی ملاقات کو سیاسی رنگ دینا مناسب نہیں ہوگا۔ سپریا سولے نے کہا کہ ہم دونوں خاندان کے افراد ہیں اور ہماری ملاقات کو اسی تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ’’پارٹی کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی اور نہ ہی انضمام کو لے کر کوئی سیاسی بات چیت ہوئی۔ پارٹی نے ایسی کوئی میٹنگ نہیں بلائی تھی۔ ہم میں سے کچھ لوگ یہاں آئے ہوئے تھے اور سنیتر اپوار سے ملاقات کی۔ بنیادی طور پر خشک سالی کی صورت حال اور اپنے اپنے انتخابی حلقوں میں کیے جانے والے کاموں پر بات چیت ہوئی۔‘‘

گزشتہ ہفتہ سنیتر اپوار کی قیادت والی این سی پی کے کئی لیڈران، جن میں پرفل پٹیل اور پارتھ پوار بھی شامل تھے، نے این سی پی (شرد چندر پوار) کے سربراہ شرد پوار سے ملاقات کی تھی۔ اس کے بعد دونوں گروپوں کے انضمام کی بحث نے زور پکڑ لیا تھا۔ 2 روز قبل بارامتی میں ایک پریس کانفرنس کے دوران سنیتر اپوار نے یہ کہہ کر ان قیاس آرائیوں کو مزید ہوا دے دی تھی کہ مناسب وقت آنے پر سب کچھ واضح ہو جائے گا۔ بہرحال، سپریا سولے نے حالیہ حریف خیمے کے لیڈران کی شرد پوار سے حالیہ ملاقاتوں کو ایک معمول کی خیر سگالی ملاقات قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈران تجربہ کار لیڈرسے ملاقات کرتے رہتے ہیں۔

بھرنے نے کہا کہ ان کی اسمبلی اپنے انتخابی حلقوں میں خشک سالی سے متعلق مسائل پر بات چیت کے لیے ہی جمع ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ’’پارٹی کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی اور نہ ہی انضمام کو لے کر کوئی سیاسی بات چیت ہوئی۔ پارٹی نے ایسی کوئی میٹنگ نہیں بلائی تھی۔ ہم میں سے کچھ لوگ یہاں آئے ہوئے تھے اور سنیتر اپوار سے ملاقات کی۔ بنیادی طور پر خشک سالی کی صورت حال اور اپنے اپنے انتخابی حلقوں میں کیے جانے والے کاموں پر بات چیت ہوئی۔‘‘

طرح روک لگ گئی۔‘‘ ان کا یہ بیان نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے دونوں گروپوں کے درمیان انضمام کو لے کر جاری بحث کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔ واضح رہے کہ حال ہی میں این سی پی کے کئی لیڈران نے امت شاہ سے ملاقات کی تھی، جس کے بعد یہ قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں کہ دونوں گروپوں کا انضمام ہو سکتا ہے۔

اس سے قبل جمعہ کو مہاراشٹر کے وزیر دتاترے بھرنے نے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے دونوں گروپوں کے انضمام کے لیے کریک پر پھر بحث چھڑ ہونے کے درمیان کہا تھا کہ یہاں نائب وزیر اعلیٰ سنیتر اپوار کی رہائش گاہ پر ہونے والی میٹنگ میں کوئی سیاسی بات چیت نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے تمام ارکانِ اسمبلی ان کی قیادت کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہیں۔

مہاراشٹر میں یکساں سول کوڈ کے خلاف جمعیۃ علماء کی عوامی بیداری مہم، 25 ہزار پمفلٹ اور بینر تیار

ممبئی: مہاراشٹر حکومت کی جانب سے ریاست میں یکساں سول کوڈ (UCC) نافذ کرنے کی تیاریوں کے درمیان جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے اس کے خلاف عوامی بیداری مہم تیز کر دی ہے۔ اس سلسلے میں عوام کو رہنمائی اور انہیں قانونی و آئینی پہلوؤں سے واقف کرانے کے لیے 25 ہزار پمفلٹ اور بینر تیار کیے گئے ہیں۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا مفتی ارشد فاروقی نے آج ممبئی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ مہاراشٹر حکومت نے سپریم کورٹ کی سبکدوش جسٹس رنجنا پرکاش دیسائی کی قیادت میں ساتویں کمیشن کی تشکیل بھی دے دی ہے، جو یکساں سول کوڈ کے حوالے سے عوامی مشورے اور اعتراضات طلب کر رہی ہے۔ اس کے لیے پہلے 15 نومبر آخری تاریخ مقرر تھی، جسے بڑھا کر 15 دسمبر 2026 کر دیا گیا ہے۔ مولانا مفتی ارشد فاروقی نے کہا کہ حکومت مہاراشٹر کے فیصلے کے بعد ہی جمعیۃ علماء نے عوامی رائے ہموار کرنے اور ضرورت پڑنے پر قانونی چارہ جوئی کے لیے الگ سیل تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اتر اکھنڈ ملک کی پہلی ریاست ہے جہاں یکساں سول کوڈ نافذ کیا گیا ہے۔ صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت پر اس قانون کو اتراکھنڈ ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے، جہاں عدالت نے مقدمے کو ساعت کے لیے قبول کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو نوٹس جاری کیا ہے۔ گجرات اور مدھیہ پردیش میں بھی یکساں سول کوڈ سے متعلق قانون منظور ہو چکا ہے، تاہم وہاں ابھی اس کا نفاذ نہیں ہوا ہے۔ مولانا قاسمی نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء مہاراشٹر بہت جلد میں عوامی بیداری مہم چلا رہی ہے۔ گزشتہ دنوں ممبئی میں جمعیۃ علماء کی مختلف یونٹوں کے ذمہ داران کا اجلاس بھی منعقد کیا گیا تھا، انہوں نے بتایا کہ ہر ضلع کی سطح پر کارکنان کی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں، جو گھر گھر جا کر لوگوں کو اس قانون کے مضر اثرات سے آگاہ کریں گی۔ انہوں نے خصوصی طور پر کہا کہ ایک ہی موبائل فون سے خاندان کے تمام افراد کی جانب سے الگ الگ جواہات داخل کیے جا سکتے ہیں۔ اس لیے گھر کے تمام بالغ افراد کی شرکت یقینی بنانے کی کوشش کی جائے۔

مہاراشٹر: دلجیت دوسانجھ کے کنسرٹ پر دہشت گردی کا سایہ

پنجابی ساہتیہ اکادمی نے وزیر اعلیٰ فرنویس کو لکھا خط

ممبئی۔ مہاراشٹر ریاستی پنجابی ساہتیہ اکادمی کے کارگزار صدر بل ملکیت سنگھ نے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس کو ایک خط لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے گلوکار و اداکار دوسانجھ کے 27 نومبر کو ممبئی میں رئیس کورس میں ہونے والے کنسرٹ کے لیے سیکورٹی بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ مطالبہ پی ایم کی میسر ریتو ٹاڑے کے مبینہ طور پر ہم کی دھمکی والا ای میل موصول ہونے کے بعد کیا گیا ہے۔ دھمکی آمیز ای میل کی خبر ملنے کے بعد بل ملکیت سنگھ نے سانجھ سے فوری جانچ کرانے، اضافی پولیس فورس اور کیو آر ٹی (کوئک ریسپانس ٹیم) تعینات کرنے کے ساتھ ساتھ اینٹی سبوٹیج، بم ڈسپوزل اور کے 9 یونٹس (ڈاگ اسکواڈ) کے ذریعے مسلسل نگرانی کرنے کی اپیل کی ہے۔ 27 نومبر کو ہونے والے اس شو میں ہزاروں ماحولین کی آمد متوقع ہے۔ اس لیے انہوں نے مہاراشٹر حکومت سے اضافی احتیاط برتنے کی اپیل کی ہے تاکہ کنسرٹ میں آنے والے لوگوں کی سلامتی کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہ ہو۔ انتظامیہ اور ممبئی پولیس کی جانب سے پہلے ہی اس کے لیے جارہے سیکورٹی انتظامات کو تسلیم کرتے ہوئے سنگھ نے پروگرام کے مقام پر ہزاروں لوگوں کی موجودگی کے پیش نظر مزید حفاظتی اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کے خط کے مطابق کنسرٹ کے لیے 1500 سے زیادہ پرائیویٹ سیکورٹی اہلکار تعینات کیے جا رہے ہیں۔

اتر اکھنڈ میں ایس آر کا آغاز

فہرست سے نکالے گئے آٹھ لاکھ ووٹرز کو دوبارہ اندراج کا موقع



دہرہ دون: اتراکھنڈ میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کا عمل کے دوران جن آٹھ لاکھ سے زائد افراد کے نام انتخابی فہرستوں سے خارج کر دیے گئے تھے، وہ اب دوبارہ شمولیت کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ الی وڈرز کو انتخابی فہرستوں میں اپنے نام درج کرانے کا ایک اور موقع فراہم کرنے کے لیے ریاست میں خصوصی سرسری نظرثانی (ایس ایس آر) کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق الیکشن کمیشن کی جانب سے یہ ایس ایس آر ہم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے شروع کی گئی ہے کہ آئندہ ریاستی اسمبلی انتخابات میں کوئی بھی اہل شخص حق رائے دہی سے محروم نہ رہے۔ انتخابی فہرستوں پر نظرثانی کی اس ایک ماہ طویل مہم کا آغاز جمعرات کو مسودہ انتخابی فہرست (ڈرافٹ رول) کی اشاعت کے ساتھ ہوا۔ چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) کے دفتر سے جاری کردہ شیڈول کے مطابق عوام 11 دسمبر 2026 تک اپنے دعوے اور اعتراضات جمع کرا سکتے ہیں۔ اس مدت کے دوران متاثرہ افراد انتخابی فہرست میں اپنا نام شامل کرانے کے لیے فارم 6 اور کسی نام کے اخراج کی درخواست دینے کے لیے فارم 7 پُر کر سکتے ہیں۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام دو روزہ قومی سیمینار بعنوان اردو ادب میں خاموشی بطور احتجاج اختتام پذیر



نئی دہلی۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام دو روزہ قومی سیمینار بعنوان اردو ادب میں خاموشی بطور احتجاج اختتام پذیر ہوا۔ 14 نومبر کو سیمینار کے تین تکنیکی اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت پروفیسر اختر الواسع نے کی۔ صدارتی تقریر کے دوران انھوں نے کہا ہر احتجاج خواہ خاموش ہو یا بامراد، اس کی بنیاد خاموشی پر ہی ہوتی ہے۔ خاموش احتجاج تو خیر خاموش ہوتا ہی ہے لیکن بر لا اظہار بھی خاموشی سے ہی جنم لیتا ہے۔ ایک زمانے تک خاموشی کو نظر انداز کیا جانے کے نتیجے میں وہ بر لا احتجاج کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس اجلاس میں پروفیسر عاصم صدیقی نے ’اردو ادب میں خاموش احتجاج‘، عالمی ادب کے تناظر میں، پروفیسر شریف حسین احمد نے ’اردو مشاعری میں خاموش احتجاج‘، ڈاکٹر نور بن علی حق نے ’اردو افسانے میں احتجاج کی روایت‘، ڈاکٹر محمد شہباز عالم نے ’اردو ناول میں خاموش احتجاج‘ اور ڈاکٹر فوزیہ اسلم نے ’اردو ادب میں احتجاج کی بدلتی صورتیں‘ کے عنوان سے مقالے پیش کیے۔ دوسرے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر خالد علوی نے کی، صدارتی خطاب میں انھوں نے کہا اردو ادب میں احتجاج کوئی نئی چیز نہیں ہے اردو کی بنیاد ہی احتجاج پر ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ اس سیمینار کی وجہ سے خاموشی کی مختلف صورتوں کے اسباب اور ان کی فنکاری کو سمجھنے کے مواقع سامنے آ گئیں گے۔ خاموشی گفتگو کے مقابلے میں زیادہ مشکل اور صبر آزما ہوتی ہے۔ اس اجلاس میں پروفیسر مظہر احمد نے ’اردو طنز و مزاح اور خاموش احتجاج‘، ڈاکٹر معصوم مرادآبادی نے ’اردو صحافت کا خاموش احتجاج‘ اور ڈاکٹر اکرم آصف زیب نے ’تیز مسعود کے افسانوں میں خاموش احتجاج‘ کے موضوع پر مقالے پیش کیے۔

تیسرے اور آخری اجلاس کی صدارت پروفیسر خالد اشرف نے کی۔ انھوں نے کہا ہمیں خیال تو یہ ہے خاموشی کوئی اچھی چیز نہیں ہے، خاموشی خلاؤں کے ہاتھ مضبوط کرتی ہے۔ ہمارے ملک میں اور ساری دنیا میں احتجاج کی ایک مستقل تاریخ ہے جس نے دنیا کے رخ کو تبدیل کر دیا ہے، یہ خاموشی کے ذریعے ممکن نہیں۔ اس اجلاس میں پروفیسر قاضی عبید الرحمن ہاشمی نے ’غزل میں خاموشی بطور احتجاج‘، پروفیسر محمد کاظم نے ’اردو ڈراموں میں خاموشی بطور احتجاج‘، ڈاکٹر ارشاد القادری نے ’غالب کے یہاں سکوت، جھرار اور گلوری انکار‘ اور ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے پروفیسر اسلم جمشید پوری کے مقالات اور ساری دنیا میں احتجاج کی ایک مستقل تاریخ ہے جس نے دنیا کے رخ کو تبدیل کر دیا ہے، یہ خاموشی کے ذریعے ممکن نہیں۔ اس اجلاس میں پروفیسر قاضی عبید الرحمن ہاشمی نے ’غزل میں خاموشی بطور احتجاج‘، پروفیسر محمد کاظم نے ’اردو ڈراموں میں خاموشی بطور احتجاج‘، ڈاکٹر ارشاد القادری نے ’غالب کے یہاں سکوت، جھرار اور گلوری انکار‘ اور ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے پروفیسر اسلم جمشید پوری کے مقالات پر تبصرہ پیش کیا، سیمینار کے اختتام پر غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے تمام صدور، مقالہ نگار اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

بی جے پی نے اکوئجم کو مئی پور انتخابات کی ذمہ داری دیے جانے پر کانگریس کو گھیرا

نئی دہلی، (ایوانِ آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے جمعہ کی ہر سانی کے الزامات میں گھرے رکن پارلیمنٹ محمد اکوئجم کو مئی پور کانگریس کی انتخابی کمیٹی کا شریک صدر بنائے جانے پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے اپوزیشن پارٹی کی اخلاقی اقدار پر ایک بڑا سوالیہ نشان کھڑا ہوتا ہے۔ بی جے پی کی لوک سبھا رکن ہانسی سوہرج نے ہفتہ کو ایک بیان میں کہا کہ ’’مئی پور میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے سلسلے میں یہ حیران کن بات ہے کہ کانگریس کے موجودہ رکن پارلیمنٹ مبلغ اکوئجم، جن پر جنسی ہراسانی جیسے سنگین الزامات ہیں، انہیں انتخابی کمیٹی تشہیری کمیٹی اور منشور کمیٹی کا شریک صدر بنایا گیا ہے۔ منشور کمیٹی میں شامل ہونے کا مطلب ہے کہ کانگریس کے انتخابی منشور کی تیاری میں ان کا اہم کردار ہے۔ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ اس طرح مئی پور میں کانگریس کی ساکھ داؤ پر لگ گئی ہے۔ جنسی ہراسانی کے الزامات میں گھرے ہوئے لوگ ملے کریں گے جو جنسی ہراسانی کے الزامات میں گھرے ہوئے ہیں۔

اردو اکادمی کے 36 ویں ڈراما فیسٹول کا آغاز

افتتاحی روز ”امراؤ جان“ کی دلکش اور متاثر کن پیشکش



نئی دہلی۔ ڈرامائی زندگی اور معاشرے کے مختلف رنگوں کو فنکارانہ انداز میں پیش کرنے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ اس میں کہانی محض الفاظ تک محدود نہیں رہتی بلکہ کرداروں کی ادائیگی، مکالموں اور حرکات و سکنات کے ذریعے اسٹیج پر ایک جیتی جاگتی تصویر بن کر ابھرتی ہے۔ اسٹیج ڈراما جہاں ناظرین کو تفریح فراہم کرتا ہے، وہیں انھیں انسانی جذبات، معاشرتی رویّوں اور تہذیبی اقدار سے بھی روشناس کراتا ہے۔ اسی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے اردو اکادمی، دہلی گزشتہ 35 برسوں سے مسلسل اردو ڈراما فیسٹول کا انعقاد کرتی آ رہی ہے۔ اس سلسلے کی گنگا جمنی ثقافت اور مشترکہ تہذیب کے نمائندہ اسٹیج ڈراما 13 نومبر کو ایوانِ غالب کے کمانی آڈیٹوریم میں پیش کیا گیا۔ اس ڈرامے کی روداد اور تاثرات پیش کیے جائیں گے۔ اس فیسٹول کا مقصد اردو زبان و ثقافت کے فروغ کے ساتھ ساتھ اسٹیج ڈرامے کی روایت کو زندہ رکھنا اور عصری مسائل کو فنکارانہ انداز میں اجاگر کرنا بھی ہے۔ فیسٹول کی افتتاحی تقریب کی نظامت کے فرائض جناب مالک اشتر نے انجام دیے۔ انھوں نے اپنے تأثرات میں معلومانی انداز میں اردو ڈرامے اور پارسی تھیٹر کی تاریخی روایت پر روشنی ڈالتے ہوئے اسٹیج ڈراما کو ادب کا ایک اہم ستون قرار دیا۔ اس کے بعد ڈراما فیسٹول 13 سے 18 نومبر 2026 تک سری رام سینٹر منڈی ہاؤس میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ فیسٹول کے دوران ہر روز شام ساڑھے چھ بجے ایک نیا ڈرامہ پیش کیا جائے گا۔ اس فیسٹول کا مقصد اردو زبان کی نشاۃ ثانیہ کے سلسلے میں یہ حیران کن بات ہے کہ کانگریس کے موجودہ رکن پارلیمنٹ مبلغ اکوئجم، جن پر جنسی ہراسانی جیسے سنگین الزامات ہیں، انہیں انتخابی کمیٹی تشہیری کمیٹی اور منشور کمیٹی کا شریک صدر بنایا گیا ہے۔ منشور کمیٹی میں شامل ہونے کا مطلب ہے کہ کانگریس کے انتخابی منشور کی تیاری میں ان کا اہم کردار ہے۔ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ اس طرح مئی پور میں کانگریس کی ساکھ داؤ پر لگ گئی ہے۔ جنسی ہراسانی کے الزامات میں گھرے ہوئے لوگ ملے کریں گے جو جنسی ہراسانی کے الزامات میں گھرے ہوئے ہیں۔

رکن پارلیمنٹ امرت پال سنگھ کو ایک دن کی عبوری پیرول

امرتسر (ایجنسی) پنجاب کے امرتسر کی ایک ضلعی عدالت نے جیل میں بند کٹر رسماحب کے رکن پارلیمنٹ امرت پال سنگھ کو ایک دن کی عبوری پیرول (حراست کے ساتھ) دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے آبائی گاؤں جلوپور کھیڑا میں اپنی دادی کی آخری رسومات میں شامل ہو سکیں۔ امرت پال سنگھ کے وکیل کنور ویر سنگھ بتو نے بتایا کہ ’’حال ہی میں امرت پال سنگھ کی دادی کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کی آخری رسومات اور ضروری مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لیے امرت پال سنگھ کا وہاں موجود

رفیع احمد قدوائی اسپتال میں 100 مریضوں میں پھل تقسیم

بارہ بنکی: 14/نومبر (پی این ایس) آل انڈیا پیام انسانیت فورم کی بارہ بنکی یونٹ کی جانب سے رفیع احمد قدوائی ضلع اسپتال میں خدمت خلق کے جذبے کے تحت پھل تقسیم کرنے کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر تنظیم کے ضلع صدر مولانا عاصم ہندوی کی قیادت میں فورم کے اراکین نے اسپتال میں زیر علاج تقریباً 100 مریضوں میں پھل تقسیم کیے اور ان کی عیادت کرتے ہوئے خیریت دریافت کی۔ اس موقع پر تنظیم کے اراکین نے مریضوں کے ساتھ ساتھ اسپتال کے طبی اور نرسنگ اسٹاف کو بھی پھل پیش کیے۔ مجموعی طور پر 40 اسٹاف ممبران میں بھی پھل تقسیم کیے گئے۔ اس اقدام کا مقصد مریضوں کی حوصلہ افزائی کے ساتھ اسپتال کے عملے کی خدمات کو سراہنا اور ان کے تئیں اظہار تشکر کرنا تھا۔ پروگرام میں ڈاکٹر مظہر، ضیاء الدین ندوی، محمد عامر، محمد عمران، محمد کلیم اور خالد خان سمیت فورم کے دیگر اراکین نے شرکت کی۔ اس موقع پر اسپتال کے عملے کارکردگی بھی نہایت حوصلہ افزا رہا۔ عملے کے فرائض فورم کی اس پہل کو سراہتے ہوئے کہا کہ ضلع اسپتال میں یہ پہلا موقع ہے جب کسی تنظیم نے مریضوں کے ساتھ ساتھ اسپتال کے عملے کو بھی اپنی توجہ اور اہمیت دی ہے۔

چوری چورا سے اکھلیش یادو بجائیں گے انتخابی بگل

شہید بابو بندھو سنگھ کے مجسمے کی کریں گے نقاب کشائی، سیفئی سے آگرہ کا سفر کریں گے آج

گورکھپور۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو 18 نومبر کو چوری چورا علاقے کے دیوکلی گاؤں میں منعقدہ پروگرام میں شرکت کریں گے۔ اس موقع پر وہ مرحوم وہ نے کمار سنگھ بابو کو خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ شہید بابو بندھو سنگھ کے مجسمے کی نقاب کشائی کریں گے۔ اس کے بعد وہ ایک عوامی جلسے سے خطاب کریں گے۔ اس پروگرام کے منتظم ایم کمار سنگھ بتاتے ہیں، جو مرحوم وہ نے کمار سنگھ بابو کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اکھلیش یادو کا دورۂ گورکھپور سیاسی اعتبار سے بھی اہمیت کا حامل قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ پی ڈی اے کے قومی صدر نوین نے گورکھپور میں اپنے دو روزہ قیام کے دوران انتخابی مہم کا بگل بجایا تھا۔ ایسے میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے آبائی علاقے گورکھپور میں عوامی جلسے کے ذریعے سماجوادی پارٹی کے صدر اپنے کارکنوں کو انتخابی تیاریوں کا بڑا پیغام دے سکتے ہیں۔ اس دورے کو چوری چورا سمیت پروانچل کے دیگر علاقوں میں پارٹی کی سرگرمیاں تیز کرنے کی سمت عملی کا حصہ بھی سمجھا جا رہا ہے۔



بتاؤں کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے، سماج وادی پارٹی کا دلت مہا سمّیلن اتوار کو پچھواں کیاں کے جی آئی سی گراؤنڈ میں منعقد ہوگا۔ ایس پی کے قومی صدر اکھلیش یادو دوپہر 30:12 بجے سے 30:2 بجے تک موجود رہیں گے۔ وہ سیفئی سے آگرہ کا سفر کریں گے اور تقریباً دو گھنٹے پارٹی کارکنوں کے ساتھ مہا سمّیلن میں گزاریں گے۔ ایس پی کے جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا کے رکن اسمبلی رام گوپال یادو نے بتایا کہ اکھلیش یادو 18 نومبر کو گورکھپور ضلع کے دورے پر رہیں گے۔ وہ پچھواں کیاں میں منعقد ہونے والے دلت مہا سمّیلن میں شرکت کریں گے۔ اس کے بعد وہ ایک عوامی جلسے سے خطاب کریں گے۔ اس پروگرام کے منتظم ایم کمار سنگھ ہیں، جو مرحوم وہ نے کمار سنگھ بابو کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اکھلیش یادو کا دورۂ گورکھپور سیاسی اعتبار سے بھی اہمیت کا حامل قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ پی ڈی اے کے قومی صدر نوین نے گورکھپور میں اپنے دو روزہ قیام کے دوران انتخابی مہم کا بگل بجایا تھا۔ ایسے میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے آبائی علاقے گورکھپور میں عوامی جلسے کے ذریعے سماجوادی پارٹی کے صدر اپنے کارکنوں کو انتخابی تیاریوں کا بڑا پیغام دے سکتے ہیں۔ اس دورے کو چوری چورا سمیت پروانچل کے دیگر علاقوں میں پارٹی کی سرگرمیاں تیز کرنے کی سمت عملی کا حصہ بھی سمجھا جا رہا ہے۔

امام حسین کمیونٹی سینٹر اندرا پورم میں ایام فاطمیہ کی پُراثر مجلسِ عزا کا انعقاد

جن کے احترام میں خود رحمت اللعالمین ﷺ قیام فرما ہیں، ان کی رفعتِ شان کا احاطہ ممکن نہیں: مولانا حبیب حیدر



اندرا پورم (غازی آباد): گزشتہ شب امام حسین کمیونٹی سینٹر، اندرا پورم میں سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے سلسلے میں ایام فاطمیہ کی ایک عظیم الشان اور پر سوز مجلسِ عزا منعقد ہوئی۔ اس مجلس کا اہتمام یاسر عباس اور فرحا حیدر کی جانب سے کیا گیا تھا، جس میں مومنین و مومنات کی کثیر تعداد نے شرکت کر کے بارگاہِ رسالت میں پُرسہ پیش کیا۔ مجلس کا باقاعدہ آغاز کامران عارف صاحب اور ان کے ہمنواؤں کی سوزخوانی سے ہوا، جس کے بعد جعفر نقوی اور مشہور شاعر سلیم امروہوی نے اپنی پُرسوز پیش خوانی کے ذریعے فضائل و مصائب اہلِ بیت بیان کیے۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض جناب رضی الحسن صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ خطیبِ رات 15:8 بجے ممتاز عالمِ دین اور خطیبِ اہلِ بیت، عالی جناب مولانا حبیب حیدر صاحب نے منبرِ رسول سے مجلس کو خطاب فرمایا۔ مولانا موصوف نے نہایت ملیح اور عمدہ پیرائے میں جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بے مثال فضائل و مناقب بیان کیے۔ انہوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کیا کہ شہزادیِ کونین کی عظمت و طہارت کی گواہی خود پروردگارِ عالم نے دی ہے۔ خطاب کے دوران مولانا حبیب حیدر صاحب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی لختِ جگر سے بے پناہ محبت اور عقیدت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بیشمر اسلام ﷺ حضرت فاطمہ کو ام ابیہا (اپنے باپ کی ماں) قرار دینا اور ان کی آمد پر احتراماً کھڑے ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ فاطمہ زہرا کا مقام تمام کائنات کی خواتین سے بلند تر ہے۔ مولانا نے اسلام کی بقا اور ترویج کے لیے بی بی فاطمہ کی بے لوث قربانیوں، صبر و استقامت اور دین محمدی کی حفاظت میں ان کی عظیم خدمات پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی۔ مجلس کے اختتام پر مولانا حبیب حیدر صاحب نے شہزادیِ کونین کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ان کے غموں کو اپنانے اور ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی عبادتوں، اپنے اخلاق اور اپنے گھروں میں فاطمی کردار کو زندہ کریں، تبھی ہم حقیقی معنوں میں ان کے ماننے والے کہلانے کے حق دار ہوں گے۔ مجلس کے اختتام پر منتظمین کی جانب سے تمام شرکاء کے لیے پُرتکلف طعام کا انتظام کیا گیا تھا، جس میں بڑی تعداد میں عزاداروں نے شرکت کی۔ اس موقع پر سوگوار خواتین کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ مجلس کے اختتام پر 15:9 بجے خواتین (زنانہ) کے لیے تلاوتِ شہزادیِ کونین برآمد ہوا، جس میں شریک خواتین نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کر کے بی بی دو عالم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مجلس عزاء میں خصوصی طور سے فہیم حیدر نقوی، کمال امروہوی، مشیر عباس، انظہر عباس، قمر نقوی، سلمان زیدی، ڈاکٹر علی جعفر، نواب اسامہ علی خاں، حیدر فراز، وہاب رضوی، سیف عابدی، حسن عباس نقوی، بلی عباس، صحابی علی عابدی امروہوی، صاحب زادہ عباس مہدی، سجاد نائل، حسنین اسلام وغیرہ و دیگر فرحا کثیر تعداد میں شریک تھے۔

ہائی وے پر انسانیت کی مثال پیش کرتے ہوئے نوجوان اپنی جان گنوائی

گاڑی کے نیچے پھنسے نوجوان کو نکالنے کے دوران نامعلوم گاڑی نے دونوں کو کچلا



بلند شہر 4 /نومبر (پریس ریلیز) کوٹوالی دیہات علاقے میں ماٹن فلائی اوور کے پاس جھمرت کی دیرات پیش آئے ایک دردناک سڑک حادثے میں دو نوجوانوں کی موت ہوگئی۔ پہلی گاڑی کو بچانے کی کوشش میں بے قابو ہو کر پلٹی کار کے نیچے پھنسے نوجوان کو نکالنے کے لیے رکے ایک راہگیر کی انسانیت اسی پر بھاری پڑ گئی۔ مدد کے دوران پیچھے سے آنے والی تیز رفتار نامعلوم گاڑی نے دونوں نوجوانوں کو کچل دیا، جس سے دونوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ضلع کانچ کے تھانہ سرگھی علاقے کے گاؤں منگھ پور کے رہنے والے دو نوجوان حرف گورد (25 جھمرت کی دیرات اپنی کار سے کانچ سے نوئیڈا جا رہا تھا۔ جیسے ہی ان کی کار کوٹوالی دیہات علاقے میں ماٹن فلائی اوور کے پاس پہنچی، اچانک سڑک پر ایک نیل گائے آ گئی۔ اسے بچانے کی کوشش میں کار بے قابو ہو کر پلٹی وہ بے پرواٹ گئی اور گورو کار کے نیچے بری طرح پھنس گیا۔ اسی دوران خوردجہ کے محلہ چودہ کے رہنے والے فیضان (25 دلہ قدیم اپنے آٹو سے خوردجہ سے واپسی کے لیے ریفر کیا۔ سونن چوراہا کے کے ہائی عمران نے پولیس کو فی الحال کوئی شکایتی تحریر میں نہیں دی ہے۔ اس کا بیان سے 11 نومبر کی صبح 10 بجے کے قریب موٹر سائیکل پر سوار ہو کر اپنے دوست کرسپال کے ساتھ فریج کی دکان پر جا رہا تھا۔ جیسے ہی دونوں سوبھری خواجگاؤں کے قریب پہنچے دونوں بائک سوار اس کو ٹکر مار کر فرار ہو گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کو علاج کے لیے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا۔ حبیب کی حالت خراب ہونے پر ڈاکٹروں نے اسے ایس میڈیکل ریفر کر دیا۔ جہاں علاج کے دوران حبیب کی موت ہوگئی۔ نوجوان کی موت کی اطلاع ملتے ہی اس کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ سونن چوراہا کے رہائشی سوار نوجوان کی دوران علاج موت ہوگئی۔ نوجوان کی موت کی اطلاع ملتے ہی اس کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ اہل خانہ پوسٹ مارٹم ہاؤس پہنچ گئے۔ اس سلسلے میں تھانہ کوٹوالی دیہات کے انچارج سودیش کمار نے بتایا کہ حادثے میں دو نوجوانوں کی موت ہوئی ہے۔ پوسٹ مارٹم کے بعد دونوں لاشیں اہل خانہ کے حوالے کر دی گئی ہیں۔

سڑک حادثہ میں زخمی نوجوان کی علاج کے دوران موت

دیوبند، 14/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) تھانہ علاقہ کے گاؤں سوبھری خواجہ کے قریب سڑک حادثے دوران شدید طور پر زخمی ہونے والے موٹر سائیکل سوار نوجوان کی دوران علاج موت ہوگئی۔ نوجوان کی موت سے اس کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ سونن چوراہا گاؤں کے رہائشی عمران نے پولیس کو دی گئی شکایتی تحریر میں بتایا ہے کہ اس کا بیٹا حسیب 11 نومبر کی صبح 10 بجے کے قریب موٹر سائیکل پر سوار ہو کر اپنے دوست کرسپال کے ساتھ فریج کی دکان پر جا رہا تھا۔ جیسے ہی دونوں سوبھری خواجگاؤں کے قریب پہنچے دونوں بائک سوار اس کو ٹکر مار کر فرار ہو گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے دونوں کو علاج کے لیے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا۔ حسیب کی حالت خراب ہونے پر ڈاکٹروں نے اسے ایس میڈیکل ریفر کر دیا۔ جہاں علاج کے دوران حسیب کی موت ہوگئی۔ نوجوان کی موت کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ متوفی کے والد عمران نے کوٹوالی انچارج کے خلاف شکایت درج کراتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا۔

جنت دوسرے کی جان مارنے سے نہیں ملے گی اپنے نفس کو مارنے سے ملے گی: یوسف مشہدی

املوہ میں ہاشمی گروپ کی جانب سے عزائے فاطمیہ کے بارہویں دور کی سالانہ سہ روزہ عظیم الشان مجالس عزا کا انعقاد ہوا



املوہ مبارکپور (اعظم گڑھ) دنیا میں کون ایسا انسان ہے جو جنت کا خواہشمند نہ ہو۔ کون ایسا انسان ہے جو جنت پر ایمان اور عقیدہ نہ رکھتا ہو۔ جنت حاصل کرنے لئے انسان اپنے اپنے مذہب کے مطابق کیسی کیسی محنتیں، ریاضتیں اور جدوجہد کرتے ہیں۔ حتی کہ خوارجِ جنت کی لالچ میں بعض بدعقیدہ لوگ جہاد کے نام پر دوسروں کو بے گناہ قتل کرتے ہیں وہ شت کر دی اور غارتگری کرتے ہیں جو کسی طرح درست اور جائز نہیں ہے ایسا کرنے سے جنت نہیں بلکہ جہنم ملے گی۔ جنت دوسرے کی جان مارنے سے نہیں ملے گی اپنے نفس کو مارنے سے ملے گی۔ اپنے نفس کو مارنا جہاد اکبر ہے۔ اسلام میں نفس کی برائیوں، بری خواہشات اور شیطانی وسوسوں پر قابو پانے کو جہاد اکبر یعنی بڑی جنگ قرار دیا گیا ہے، جس سے انسان کا باطن پاک ہوتا ہے اور وہ اللہ کی رضا اور جنت کا حقدار بنتا ہے۔ کسی بھی بے گناہ شخص کی جان لینا (قتل ناحق) اسلام میں عظیم ترین گناہوں اور حرام کاموں میں سے ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ جس نے کسی کو ناحق قتل کیا گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا۔ لہذا، جنت نفس کو مارنے (برے نفسانی تقاضوں کو کچلنے اور تقویٰ اختیار کرنے) سے ملتی ہے، نہ کہ کسی بے گناہ کی جان لینے یا ظلم و دہشت گردی کرنے سے۔ ان خیالات کا اظہار جمعۃ الاسلام حافی جناب مولانا سید یوسف احمد مشہدی صاحب قبلہ نے بتاریخ ۲۸/۲۰، ۳/جمادی الثانی ۱۴۴۸ھ بروز جمعرات، جمعہ، سنیچر بوقت ۹/بجے شب خطاب فرما۔ طالب محمد محمود پورہ اعظم گڑھ میں منعقد اعظم گڑھ کے منجانب باشی گروپ املوہ مبارکپور ایام عزائے فاطمیہ کی سالانہ سہ روزہ مجالس کے بارہویں دور کے سلسلہ کی دوسری مجلس کو خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا مزید فرمایا کہ جنت عبادت سے نہیں اہل بیت علیہم السلام کی محبت سے ملے گی۔ اگر اہل بیت کی محبت دل میں ہے تو جنت کی پیاسے جانور کو پانی پلانے، کسی بھوکے کو کھانا کھلانے سے بھی ملتی ہے۔ کسی مظلوم کی مدد کرنے سے بھی ملتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتے جنھوں نے اہل بیت اطہار پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے۔ جنھوں نے قسم جنت و نار، مولا علی کو شہید کیا ہے۔ جنھوں نے شہزادی جنت فاطمہ زہرا کو شہید کیا ہے۔ جنھوں سردارِ جنت امام حسن اور امام حسین کو شہید کیا ہے۔ آخر میں مولانا نے شہزادیِ جنت حضرت فاطمہ زہرا کی دردناک شہادت کا حال بیان کیا جسے سن کر سامعین کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ اس موقع پر مولانا ان حسن الہدیٰ و مولانا محمد مبشر الہدیٰ و مولانا محمد اعظم الہدیٰ کو خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا عین عزا میں شرکت کی۔ مومنین نے مجالس عزا میں شرکت کی۔

سون بھدر کے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے قائم کی مثال

سرکاری ہسپتال میں بیٹے کو دیا جنم، سب کر رہے ہیں تعریف



سون بھدر/ 14 نومبر (پی این ایس) چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نوتن ٹھاکر نے ایک پرائیویٹ اسپتال پر ضلع اسپتال کی صحت خدمات کا انتخاب کیا اور اپنے بچے کو جنم دیا۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کے اس فیصلے کو سرکاری صحت خدمات پر اعتماد کی ایک بڑی مثال کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ان کے اس فیصلے پر خوب چرچا ہو رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) چرچت گوڑ اپنی اہلیہ کے ساتھ نومولود کو آشیرواد دینے اور بیٹے کی پیدائش پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر (سی ڈی او) کو مبارکباد دینے اسپتال پہنچے۔ سون بھدر کی چیف ڈیولپمنٹ آفیسر (سی ڈی او) نوتن ٹھاکر نے ضلع ہیڈکوارٹر ہسپتال کے بجائے ایک نجی اسپتال کا انتخاب کیا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ ڈیلیوری کے لیے ڈسٹرکٹ ہسپتال کے مقابلے نجی اسپتال میں بہتر انتظامات ہوتے ہیں۔ اس فیصلے پر ضلع کے کئی افسران اور اس وقت متعین ضلع مجسٹریٹ ایس پی نے کھلے دل سے تعریف کی۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ ماں اور بچہ دونوں صحت مند ہیں۔ ڈاکٹروں کی ٹیم نے کامیاب آپریشن کیا۔ وہ چند دنوں میں ہسپتال سے ڈسچارج ہو جائیں گی۔ ایس ڈی ایم نوتن ٹھاکر 2020 کے بیچ کی آئی اے ایس افسر ہیں۔ انہوں نے 2020 میں ملک بھر میں دوسرا رینک حاصل کرنے والی جاگرتی اوستھی کے گھر خنثے مہمان کی آمد پر ضلع انتظامیہ خوشی سے جھوم رہا ہے۔ جاگرتی اوستھی اپنے آئی اے ایس کی ٹریننگ پر ہیں۔ جاگرتی اوستھی نے اپنی تعلیم کے لیے کئی مشہور ہیں۔ ترقیاتی منصوبوں کی حقیقت کا جائزہ لینے کے لیے دور دراز کے دیہاتوں تک پہنچنا اور دیہاتیوں سے ان کے مسائل سننے کے لیے ان کے ساتھ جیپ کرتی ہیں۔ اس کے کام کی اطلاعات کا ہمیشہ سے حصہ رہا ہے۔ UPSC امتحان کی تیاری کے لیے تجربہ تنگ کی نوکری چھوڑنے اور دوسری کوشش میں ملک میں دوسرا مقام حاصل کرنے سے لے کر اس کا سفر بھی نوجوانوں کے لیے متاثر کن ہے۔ ہم ضلع اسپتال میں ایم او جاگرتی اوستھی کی ڈیلیوری کو سرکاری صحت کی خدمات پر بھروسے کی مثال سمجھا جا رہا ہے۔ ضلع اسپتال کے ایس پی انچ ونگ کے ایم او ڈاکٹر وی کے سنگھ نے بتایا کہ یہاں اور بچے دونوں صحت مند ہیں۔ ڈیلیوری سیزرین سیکشن کے ذریعے ہوئی۔ ڈاکٹروں کی ٹیم نے کامیاب آپریشن کیا۔ وہ چند دنوں میں ہسپتال سے ڈسچارج ہو جائیں گی۔ ضلع اسپتال پراعتماد کا مظاہرہ کر کے مثال قائم کی ہے۔

یک طرفہ محبت میں پاگل نوجوان نے لیب ٹیکنیشن لڑکی پر چاقو سے حملہ کیا

حملے میں لڑکی شدید زخمی، پولیس نے زخمی لڑکی کو اسپتال پہنچا کر تحقیقات شروع کیں



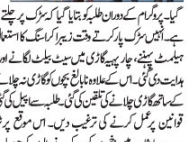
بلند شہر 14 نومبر (پریس ریلیز) بلند شہر ضلع کے خورجہ علاقہ میں منڈرو روڈ پر واقع سوامک ایکسرے سینٹر میں ہفتہ کی صبح ایک طرفہ محبت کے جنون میں مبتلا ایک لیب ٹیکنیشن نے ریسپشن پر موجود لڑکی پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ ملزم نے لڑکی پر چاقو سے 20 سے زائد وار کیے، جس سے وہ شدید زخمی ہوگئی۔ موقع پر پہنچنے پولیس نے زخمی لڑکی کو جلیلہ اسپتال پہنچایا، جہاں ابتدائی علاج کے بعد اسے ضلع اسپتال کے لیے ریفر کر دیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق خورجہ میں منڈرو روڈ پر واقع سوامک لیب کے مالک تیواری نے بتایا کہ خورجہ ہی کے محلہ سرائے نصراللہ کی رہنے والی مہک ان کے یہاں ریسپشنسٹ کے طور پر کام کرتی ہے، جبکہ کلھاڑی گاؤں کا رہنے والا امداد بکسرے لیب ٹیکنیشن ہے۔ ہفتہ کی صبح تقریباً ساڑھے 7 بجے مہک روزانہ کی طرح لیب پہنچی، تقریباً ساڑھے نو بجے اسداد کی ڈیوٹی مکمل کر کے گھر چلا گیا، لیکن دوپہر تقریباً ساڑھے بارہ بجے وہ دوبارہ لیب پہنچا اور مہک پر چاقو سے تابڑ توڑ وار کر کے اسے شدید طور سے زخمی کر دیا۔ ساتھی ملازمین نے فوراً پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر زخمی مہک کو اسپتال پہنچایا، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ ای او خورجہ راجیش شرما نے بتایا کہ حملے میں زخمی لیب ٹیکنیشن لڑکی کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ معاملے کے تمام پہلوؤں کی جانچ کی جا رہی ہے۔ تحقیقات کے بعد ملزم نوجوان کے خلاف ضروری قانونی کارروائی کی جائے گی۔

اے ایم یو کے شعبہ شیعہ دینیات میں تعلیمی تبادلے اور تحقیقی اشتراک کے امکانات پر غور وخوض



علی گڑھ: 14/نومبر (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں دونوں اداروں کے درمیان تعلیمی تبادلے اور تحقیقی اشتراک کے امکانات پر غور وخوض کیا گیا۔ شعبہ شیعہ دینیات میں پروفیسر حسینی نے اساتذہ اور طلبہ سے گفتگو کرتے ہوئے تعلیمی و تحقیقی روابط کو مستحکم کرنے کے امکانات پر گفتگو کی۔ انہوں نے شعبہ کو یقین دلایا کہ وہ اساتذہ اور طلبہ کے لیے اشتراک کے مواقع تلاش کرنے کی غرض سے متعلقہ حکام کے سامنے یہ معاملہ اٹھائیں گے۔ صدر شعبہ ڈاکٹر اصغر اعجاز نے پروفیسر حسینی کا تعرف مقدم کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ نشست مستقل تعلیمی اشتراک وتعاون کی راہ ہموار کرے گی۔ شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں پروفیسر ابن کمال ایوبی کانفرنس ہال میں منعقدہ نشست میں صدر شعبہ پروفیسر آرم ملک خان نے ایرانی مہمان کا استقبال کیا اور المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی کے اشتراک سے منعقد مدتی تعلیمی وتحقیقی کورسز متعارف کرنے کی تجویز پیش کی۔ ڈاکٹر احمد مجتبیٰ نے پروفیسر حسینی کا تعارف کرایا اور ایرانی یونیورسٹی کی علمی وتحقیقی خدمات کو اجاگر کیا۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر آیت اللہ سید کمال حسینی نے اظہار دی اور سماجی ترقی میں علم مطالعہ اور تحقیق کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے طلبہ اور ریسرچ اسکالرز کو وسیع مطالعے کی عادت اپنانے، گہری تحقیق کرنے، علمی دیانت داری برقرار رکھنے اور مختلف زبانوں میں دستیاب علمی وسائل سے استفادہ کرنے کی تلقین کی۔ ایرانی تہذیب و ثقافت میں شعبہ کی دلچسپی کو سراہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی تہذیب کو سمجھنے کے لیے اس کی زبان، تاریخ، ادب، مذہب اور فکری روایات کا گہرا مطالعہ ضروری ہے۔ پروفیسر حسینی نے شعبہ کی لائبریری کا بھی دورہ کیا، جہاں لائبریرین مسز انیس احمد نے انہیں لائبریری کی سہولیات اور اس کے ذخیرے کے بارے میں تفصیلات فراہم کیں۔ لائبریری میں اسلامیات، قرآنیات، حدیث، سیرت، اسلامی تاریخ اور متعلقہ علوم مختلف زبانوں میں تقریباً 80,000 کتابیں اور جرائد موجود ہیں۔ پروفیسر حسینی نے لائبریری کے ذخیرے اور اس کے نظم ونسق کو سراہا۔ دینیات فیکلٹی کے سابق ڈین اور سابق ڈائریکٹر سرسید اکیڈمی پروفیسر محمد نعیمی بھی مہمان موصوف کے ہمراہ تھے۔ شعبہ اسلامک اسٹڈیز کی اس نشست میں اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلبہ نے شرکت کی۔ شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں پروگرام کی نظامت پروفیسر ضیاء الدین نے کی، جبکہ سابق صدر شعبہ پروفیسر عبد الحمید فاضلی نے کلمات تشکر ادا کیے۔

طلبہ کو ٹریفک قوانین اور سڑک تحفظ سے متعلق دی گئی معلومات



بہرائچ: (اسٹاف رپورٹر) ضلع میں پولیس سپرنٹنڈنٹ شوچیت شریواستوی ہدایت پر ہیلمٹ ٹریفک کنٹرول ہفتہ کے تحت ٹریفک پولیس نے سینٹ میری اسکول میں بیداری پروگرام منعقد کیا، جس میں طلبہ وطالبات کو ٹریفک قوانین پر عمل کرنے اور سڑک تحفظ کی اہمیت سے واقف کرایا گیا۔ پروگرام کے دوران طلبہ کو بتایا گیا کہ سڑک پر چلتے وقت ٹریفک قوانین کی پابندی کرنا شہری کی ذمہ داری ہے۔ انہیں سڑک پار کرتے وقت زیبرا کراسنگ کا استعمال کرنے، احتیاط سے چلنے، دو پہیہ گاڑی چلاتے وقت ہیلمٹ پہننے، چار پہیہ گاڑی میں سیٹ بیلٹ لگانے اور ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون استعمال نہ کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اس کے علاوہ بالغ بچوں کو گاڑی نہ چلانے اور مقررہ عمر مکمل ہونے کے بعد ہی ڈرائیونگ لائسنس کے حاصل کرنے کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ طلبہ سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنے اہل خانہ اور آس پاس کے لوگوں کو بھی ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔ اس موقع پر ٹریفک انچارج رام پرکاش اپنی ٹیم کے ہمراہ موجود رہے۔ حادثات میں زخمیوں کی مدد کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ایس پی بہرائچ پرشانت ورما نے ضلع میں ہونے والے فراخ دلی مدد کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو روایور یونیورسٹی کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئیں۔ انہیں بتایا گیا کہ حادثے میں زخمی شخص کی بروقت مدد کرکے اسے اسپتال پہنچانا کسی قیمتی جان بچانے کے مساوی ہے۔ اس یونیورسٹی مقصد طلبہ میں ذمہ داری کے احساس کو پیدا کرنا ہے تاکہ وہ مستقبل میں ذمہ دار اور قانون پسند شہری بن سکیں۔ اس یونیورسٹی مقصد طلبہ میں ذمہ داری کے احساس کو پیدا کرنا ہے تاکہ وہ مستقبل میں ذمہ دار اور قانون پسند شہری بن سکیں۔ اس موقع پر ٹریفک انچارج رام پرکاش اپنی ٹیم کے ہمراہ موجود رہے۔ حادثات میں زخمیوں کی مدد کرنے والے راہگیروں کی حوصلہ افزائی کے لیے ایس پی بہرائچ پرشانت ورما نے ضلع میں ہونے والے فراخ دلی مدد کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو روایور یونیورسٹی کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئیں۔ انہیں بتایا گیا کہ حادثے میں زخمی شخص کی بروقت مدد کرکے اسے اسپتال پہنچانا کسی قیمتی جان بچانے کے مساوی ہے

گڑھ گنگا میلے کی تیاریوں کا یوگی نے لیا جائزہ

عقیدت مندوں کی سہولت، سلامتی اور بہتر انتظامات کی ہدایت



لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج ضلع پاپوٹے کے گڑھ مکتیشور میں کھدر علاقے کے کچا گھاٹ پر منعقد ہونے والے آئندہ کارتک پورنیما گنگا میلے کے پیش نظر عقیدت مندوں کے لیے کی جانے والی تیاریوں اور صدر بازار کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ نے ماں گنگا کے درشن اور پوجا پرتا چنا کی۔ انہوں نے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں میلے کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ واضح رہے کہ گڑھ مکتیشور کارتک پورنیما گنگا میلہ 17 نومبر سے 25 نومبر 2026 تک منعقد ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے صدر بازار میں لگائی گئی دکانوں اور خرائش کا مشاہدہ کرتے ہوئے کہا کہ گڑھ گنگا میلے کا محور ’کل فار لوکل‘ ہونا چاہیے۔ یہاں آنے والے تمام تاجروں نے گڑھ اور گنگری میلے کو آپس میں جوڑنے کا اعلان کیا تھا۔ اس بار گنگا پر بن رہے پیاپل پل کے ذریعے دونوں میلے آپس میں جڑ جائیں گے۔ اس سے ان میلوں میں آنے والے عقیدت مند آسانی سے آمد و رفت کر سکیں گے۔ اس سے میلے کی شان و شوکت میں اضافہ ہوگا اور عقیدت مندوں کو سہولت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ گڑھ گنگا میلے کی تاریخی اور اساطیری اہمیت ہے۔ یہ ہماری مذہبی، ثقافتی اور تہذیبی شناخت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ضلع پاپوٹے اور امروہہ کے عوامی نمائندوں، انتظامی اور پولیس افسران کے ساتھ میٹنگ کر کے میلے کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گنگا میلے کا اعتقاد کبھی ختم نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی شان و شوکت میں اضافہ ہونا چاہیے۔ ہر عقیدت مند کو ماں گنگا کے درشن اور پوجا کے بہتر انتظامات یقینی بنائے جائیں۔ صفائی ستھرائی کے انتظامات پر خصوصی توجہ دی جائے۔ میلے کے دوران کسی بھی طرح کا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آنا چاہیے۔ اس موقع پر رکن اسمبلی ہریندر سنگھ تیاگی، وپے پال آر ڈھنی، دھرمیش تومر سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

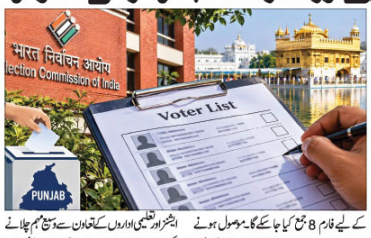
50 ہزار نوجوانوں کو وزیر اعلیٰ یوگی تقسیم کریں گے ٹیبلٹ

راشٹر پریرنا استھل پر ہوگا پروگرام، لکھنؤ کی 7 سڑکوں پر ٹریفک ڈائیورژن

لکھنؤ۔ راجدھانی لکھنؤ میں اتوار، 15 نومبر کو راشٹر پریرنا استھل پر مجوزہ وی آئی پی پروگرام کے پیش نظر ٹریفک نظام میں بڑی تبدیلی کی جائے گی۔ صبح 7 بجے سے پروگرام کے اختتام تک سات اہم راستوں پر گاڑیوں کی آمد و رفت پر پابندی رہے گی۔ کئی راستوں پر بھاری اور تجارتی گاڑیوں کے ساتھ عام ٹریفک بھی بند رہے گا۔ ایسے میں گھر سے نکلنے سے پہلے راستوں کی معلومات ضرور حاصل کر لیں، تاکہ راستے میں جام یا کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ دراصل، راشٹر پریرنا استھل پر ڈیجیٹل شکتی ابھیان کے تحت ٹیبلٹ تقسیم کرنے کا پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ اس میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ مختلف طلبہ و طالبات کو ٹیبلٹ تقسیم کریں گے۔ پروگرام کے پیش نظر ٹریفک پولیس نے راستوں میں تبدیلی نافذ کی ہے اور گاڑی چلانے والوں سے متبادل راستوں کے استعمال کی اپیل کی ہے۔

اسمبلی ووٹر لسٹ کا مسودہ 17 نومبر کو ہوگا شائع

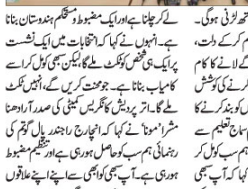
16 دسمبر تک دعوے اور اعتراضات جمع کرانے کا موقع



لکھنؤ: 14 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش میں اسمبلی انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی 2027 کی تیاریاں تیز کر دی گئی ہیں۔ ریاست کے چیف الیکشن آفیسر نودیپ رونے ناری آباد میں اس سلسلے میں ایک جائزہ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ زیادہ سے زیادہ اہل شہریوں کے نام ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ انتخابی فہرست کا مسودہ 17 نومبر کو شائع کیا جائے گا۔ میٹنگ میں انتخابی فہرستوں کی نظر ثانی، مسودہ فہرست کی اشاعت اور اہل شہریوں کو ووٹر کے طور پر رجسٹر کرنے کی حکمت عملی پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر رول آبزرور، ڈویژنل کمشنر، ضلع الیکشن افسر، ڈپٹی ضلع الیکشن افسر اور مختلف آسمبلی حلقوں کے الیکٹورل رجسٹریشن افسران سمیت دیگر متعلقہ حکام موجود تھے۔ چیف الیکشن آفیسر نے بتایا کہ مسودہ فہرست کی اشاعت کے بعد 17 نومبر سے 16 دسمبر 2026 تک دعوے اور اعتراضات وصول کیے جائیں گے۔ اس دوران اہل شہری اپنا نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے فارم 6 جمع کر سکیں گے۔ کسی نام کی شمولیت پر اعتراض یا کسی نااہل شخص کا نام حذف کرانے کے لیے فارم 7 استعمال کیا جا سکے گا۔ جبکہ نام، پتے اور دیگر تفصیلات میں اصلاح، رہائش کی تبدیلی، ووٹر شناختی کارڈ (ای پی آئی کارڈ) میں تبدیلی اور معذوری سے متعلق نشان دہی کے لیے فارم 8 جمع کیا جائے گا۔ موصول ہونے والے دعووں اور اعتراضات کا تصفیہ 28 دسمبر تک کیا جائے گا، جبکہ حتمی انتخابی فہرست 4 جنوری 2027 کو شائع ہوگی۔ نظر ثانی کے عمل کے دوران 21 اور 22 نومبر کے علاوہ 28 اور 29 نومبر کو خصوصی مہم کے دن بھی منائے جائیں گے۔ ان دنوں بوتھ لیول افسران (بی ایل او) اپنے متعلقہ پولنگ مراکز پر موجود رہیں گے اور شہریوں سے دعوے اور اعتراضات وصول کریں گے۔ غازی آباد میں ووٹر رجسٹریشن کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے نو دیپ رونے بتایا کہ ضلع کی موجودہ انتخابی فہرست میں 23 لاکھ سے زیادہ ووٹروں کے نام درج ہیں، تاہم اندازے کے مطابق تقریباً 10 لاکھ مزید اہل شہریوں کے نام فہرست میں شامل کیے جانے باقی ہیں۔ انہوں نے اس ہدف کو پورا کرنے کے لیے سرکاری محکموں، سماجی تنظیموں، رہائشی ویلفیئر ایسوسی ایشنز اور تعلیمی اداروں کے تعاون سے وسیع مہم چلانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے بتایا کہ اتر پردیش میں 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کے شہریوں کی تعداد تقریباً 16 سے 17 کروڑ ہے، جبکہ موجودہ ووٹر لسٹ میں تقریباً 13.56 کروڑ افراد کے نام درج ہیں۔ اس طرح اہل شہریوں کی رجسٹریشن کا تناسب تقریباً 84 فیصد ہے۔ مسودہ انتخابی فہرست چیف الیکشن آفیسر اتر پردیش اور ضلع الیکشن افسران کی ویب سائٹس، متعلقہ پولنگ مراکز اور الیکٹورل رجسٹریشن افسران کے دفاتر میں دستیاب ہوگی۔ اس کی نقول تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کو بھی فراہم کی جائیں گی۔ چیف الیکشن آفیسر نے تمام اہل شہریوں سے اپیل کی کہ وہ 17 نومبر کو شائع ہونے والی مسودہ فہرست میں اپنا اور اپنے اہل خانہ کا نام ضرور چیک کریں، تاکہ کسی اہل شہری کا نام ووٹر لسٹ میں شامل ہونے سے محروم نہ رہ جائے۔

کانگریس درج فہرست ذاتوں کے شعبے کو مضبوط بنانے میں مصروف

راجندر پال گوتم، آرادھنا مشرا اور تنوج پونیا نے کارکنوں کو متحرک کیا



لکھنؤ۔ اتر پردیش پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دفتر میں آج درج فہرست ذاتوں کے شعبے کی ریاستی عاملہ کی جائزہ میٹنگ، شعبے کے چیئرمین اور رکن پارلیمنٹ تنوج پونیا کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے درج فہرست ذاتوں کے شعبے کے چیئرمین اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اتر پردیش کے انچارج راجندر پال گوتم، سابق وزیر، ریاستی کانگریس صدر آرادھنا مشرا ’مونا‘، رکن اسمبلی، سابق رکن پارلیمنٹ اے پی گوتم سمیت کئی سینئر رہنما موجود رہے۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے راجندر پال گوتم نے کہا کہ ملک کے دلت مفکرین اور عظیم شخصیات نے سماج میں اتحاد اور عالی اخوت کے نظریے کو آگے بڑھایا۔ بابا صاحب امبیڈکر نے آئین میں بھی وہ مساوات کا حق دیا۔ آج بھی کمزور طبقے کو انصاف ضرورت ہے۔ سماجی انصاف اور ترقی کے لیے خواب دیکھنا ضروری ہے۔ ہمارے سماج کے لوگوں کے پاس ملازمت اور روزگار نہیں ہے۔ انہیں آگے بڑھنے کے مواقع اور سماجی انصاف ملے، اس کے لیے لڑائی پوری طاقت کے ساتھ لڑنی ہوگی۔ کانگریس نے ریزرویشن کا انتظام کر کے دلت، مظلوم، محروم اور پسماندہ سماج کو آگے لانے کا کام کیا، جبکہ بی جے پی نے کمزور کرنے کی کوشش کر دی ہے۔ آج بی جے پی اسکولوں کو بند کرنے کا کام کر رہی ہے، تاکہ دلت اور محروم سماج تعلیم سے محروم رہ جائے۔ پنچایتی راج، لیکن ہم سب کو مل کر اس کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی جیتنے کا عزم کریں۔ آج مذہب اور ذات پات کی سیاست کرنے والے دلت سماج کو کمزور کر رہے ہیں۔ ملک تقسیم اور نفرت سے نہیں بلکہ بھائی چارے، محبت اور ہم آہنگی سے چلے گا۔ سبھی کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور ایک مضبوط و مستحکم ہندوستان بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات میں ایک نشست پر ایک ہی شخص کو ٹکٹ ملے گا، لیکن سبھی کو مل کر اسے کامیاب بنانا ہے۔ جو محنت کریں گے، انہیں ٹکٹ ملے گا۔ اتر پردیش پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر آرادھنا مشرا ’مونا‘ نے کہا کہ انچارج راجندر پال گوتم کی محرم راہ رہے، پختہ بڑا رہے، لیکن ہم سب کو مل کر جدوجہد کرنی ہوگی۔ ہم سب کو حاصل ہو رہی ہے اور منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ آپ بھی کو بھی سے اپنے اپنے علاقوں میں پوری طاقت کے ساتھ گرم ہو جانا چاہیے اور کانگریس وادیا اتحاد کے امیدوار کو کامیاب بنانے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ آج ملک میں آئین کو بچانے کی لڑائی جاری ہے، اس میں بھی کو پوری طاقت کے ساتھ حصہ لینا ہے۔ اس جدوجہد میں آپ سبھی کا اہم کردار ہے۔ درج فہرست ذاتوں کے شعبے کے چیئرمین اور رکن پارلیمنٹ تنوج پونیا نے کہا کہ راہل گاندھی بہت محنت کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی مل کر محنت کرنی ہے۔ سماج میں نظام کو تبدیلی لانی ہے، اس کے لیے تنظیم کو بھی مضبوط بنانا ہوگا اور کانگریس کی ہدایات کے مطابق کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے اپنے علاقوں میں جائیں اور آئین و جمہوریت کو بچانے کی بات کریں۔ ہماری پارٹی کی شاندار تاریخ ہے۔ کانگریس پارٹی نے تاریخی کام کیے ہیں، انہیں گھر گھر تک پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب انتخابات میں کم وقت باقی رہ گیا ہے، اس لیے پوری سنجیدگی کے ساتھ کام کرنا ہے اور پورے صوبے میں جیت کا ماحول بنانا ہے۔ گلی محلوں میں جا کر لوگوں کے مسائل حل کرائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے ساتھ جوڑیں۔ لوگ کانگریس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں ہر شخص تک پہنچنے کی ضرورت ہے۔

پولنگ بوتھوں کی ازسرنو حد بندی میں سماجوادی پارٹی کے حامی ووٹروں کو دور بھیجا گیا: شیام لال پال

سما جوادی پارٹی نے چیف الیکٹورل افسر کو میمورنڈم دے کر فوری کارروائی کا مطالبہ کیا



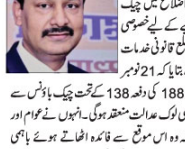
لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی ہدایت پر پارٹی کے ریاستی صدر شیام لال پال نے چیف الیکٹورل افسر، اتر پردیش، لکھنؤ کو میمورنڈم دے کر مطالبہ کیا ہے کہ ریاستی حکومت کے وزراء، اراکین پارلیمنٹ، اراکین اسمبلی اور بی جے پی تنظیم کے عہدیداروں کے دباؤ میں انتظامیہ کے ضلع جسٹریٹس نے پولنگ بوتھوں کی تقسیم اور ازسرنو تشکیل کے دوران سماجوادی پارٹی کے حامی ووٹروں کی اکثریت والے پولنگ بوتھوں کو تیسرے سے چار کلومیٹر دور منتقل کر دیا ہے۔ اس طرح الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ضوابط و ہدایات کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں ووٹر لسٹ کی ایس آئی آر کا روڈ مکمل ہونے کے بعد 10 اپریل 2026 کو شائع ہونے والی ووٹر لسٹ کی بنیاد پر پولنگ بوتھوں کی تعداد بڑھ کر 1 لاکھ 77 ہزار 516 تھی۔ ووٹر لسٹ کی خصوصی مہم کے تحت پولنگ بوتھوں کی تقسیم کے بعد ان کی تعداد بڑھ کر ایک لاکھ 73 ہزار 730 رہ گئی ہے۔ اس طرح ریاست میں 3 ہزار 886 پولنگ بوتھ کم ہو گئے ہیں۔ میمورنڈم کے مطابق، اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس نے الیکٹورل رجسٹریشن افسران (ای آر اوز، اسسٹنٹ ای آر اوز) نے پولنگ بوتھوں کی تقسیم میں الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ’نیو آن پولنگ اسٹیشن‘ میں دی گئی ہدایات کے برخلاف تقسیم اور ازسرنو تشکیل کا عمل انجام دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں کئی اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کو نہر پار کر کے طرف دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں ہر شخص تک پہنچنے کی ضرورت ہے۔ سے زیادہ دو دیگر پولنگ مراکز کے فاصلے کے بجائے ووٹروں کو تین سے چار کلومیٹر دور جانا ہوگا۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ آسمبلی انتخابات 2027 کو شفاف، غیر جانبدارانہ، آزادانہ اور خوف سے پاک بنانے کے لیے سماجوادی پارٹی کی شکایات کا فوری طور پر ازالہ کیا جائے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں ووٹر لسٹ کی ایس آئی آر کا روڈ مکمل ہونے کے بعد 10 اپریل 2026 کو شائع ہونے والی ووٹر لسٹ کی بنیاد پر پولنگ بوتھوں کی تعداد بڑھ کر 1 لاکھ 77 ہزار 516 تھی۔ ووٹر لسٹ کی خصوصی مہم کے تحت پولنگ بوتھوں کی تقسیم کے بعد ان کی تعداد گھٹ کر ایک لاکھ 73 ہزار 730 رہ گئی ہے۔ اس طرح ریاست میں 3 ہزار 886 پولنگ بوتھ کم ہو گئے ہیں۔ میمورنڈم کے مطابق، اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس نے الیکٹورل رجسٹریشن افسران (ای آر اوز، اسسٹنٹ ای آر اوز) نے پولنگ بوتھوں کی تقسیم میں الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ’نیو آن پولنگ اسٹیشن‘ میں دی گئی ہدایات کے برخلاف تقسیم اور ازسرنو تشکیل کا عمل انجام دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں کئی اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کو نہر پار کر کے ووٹ ڈالنے جانا پڑے گا۔ الیکشن کمیشن کے ضوابط کے مطابق زیادہ سے زیادہ دو دیگر پولنگ مراکز پر ووٹروں کی تعداد 1200 ہونی چاہیے۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ووٹروں کی سہولت کے لیے پرائمری اسکول اکھا کو پولنگ مقام برقرار رکھنا ضروری ہے۔ ترقیاتی بلاک شاہ گنج (سوجی) کی گرام پنچایت مزداحی الدین پور کے حصہ نمبر 315 اور 316 کو کمپوزٹ اسکول نظام پور منتقل کر دیا گیا ہے۔ گاؤں سے نظام پور کا فاصلہ تقریباً ڈھائی کلومیٹر ہے، جبکہ مزداحی الدین پور کے قریب ہی حصہ نمبر 318، اکھی پور واقع ہے، جو گاؤں سے محض 500 میٹر دور ہے۔ گاؤں والوں کی سہولت کے پیش نظر مزداحی الدین پور کے ووٹروں کو حصہ نمبر 318، اکھی پور میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسی ترقیاتی بلاک شاہ گنج (سوجی) کے شیخ بلیا سیکشن کو پولنگ مرکز رسول پور سے ہٹا کر پرائمری اسکول دیہاتی پور منتقل کر دیا گیا ہے۔ شیخ بلیا سے پرائمری اسکول دیہاتی پور کا فاصلہ تقریباً ڈھائی کلومیٹر ہے۔ ووٹروں کی سہولت کے لیے شیخ بلیا سیکشن کو حصہ نمبر 320، پرائمری اسکول رسول پور میں برقرار رکھنے کی ضرورت ظاہر کی گئی ہے۔ ’’مصطفیٰ باد بلاک کے کئی پولنگ مراکز تبدیل کرنے کا مطالبہ‘‘ ترقیاتی بلاک کھنڈن کے تحت گرام پنچایت کرنڈیہ کے حصہ نمبر 422، 423 اور 426 شاہ منوں ودنگ گرام پنچایت کاس ہائر سیکنڈری انٹرکالج کھنڈن میں ہوتی ہے، جو گاؤں سے تقریباً تین کلومیٹر دور ہے۔ ووٹروں کی سہولت کے لیے پرائمری اسکول اکھا کو پولنگ مقام برقرار رکھنا ضروری ہے۔ ترقیاتی بلاک شاہ گنج (سوجی) کی گرام پنچایت مزداحی الدین پور کے حصہ نمبر 315 اور 316 کو کمپوزٹ اسکول نظام پور منتقل کر دیا گیا ہے۔ گاؤں سے نظام پور کا فاصلہ تقریباً ڈھائی کلومیٹر ہے، جبکہ مزداحی الدین پور کے قریب ہی حصہ نمبر 318، اکھی پور واقع ہے، جو گاؤں سے محض 500 میٹر دور ہے۔ گاؤں والوں کی سہولت کے پیش نظر مزداحی الدین پور کے ووٹروں کو حصہ نمبر 318، اکھی پور میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسی ترقیاتی بلاک شاہ گنج (سوجی) کے شیخ بلیا سیکشن کو پولنگ مرکز رسول پور سے ہٹا کر پرائمری اسکول دیہاتی پور منتقل کر دیا گیا ہے۔ شیخ بلیا سے پرائمری اسکول دیہاتی پور کا فاصلہ تقریباً ڈھائی کلومیٹر ہے۔ ووٹروں کی سہولت کے لیے شیخ بلیا سیکشن کو حصہ نمبر 320، پرائمری اسکول رسول پور میں برقرار رکھنے کی ضرورت ظاہر کی گئی ہے۔ ’’مصطفیٰ باد بلاک کے کئی پولنگ مراکز تبدیل کرنے کا مطالبہ‘‘ ترقیاتی بلاک کھنڈن کے تحت گرام پنچایت کرنڈیہ کے حصہ نمبر 422، 423 اور 426 شاہ منوں ودنگ گرام پنچایت کاس ہائر سیکنڈری انٹرکالج کھنڈن میں ہوتی ہے، جو گاؤں سے تقریباً تین کلومیٹر دور ہے۔

اقراء پبلک اسکول میں یوم اطفال جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا



لکھنؤ، 14 نومبر۔ اقراء پبلک اسکول، بخنو، لکھنؤ میں ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کے یوم پیدائش اور یوم اطفال کے موقع پر مختلف پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر اسکول کے بچوں نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ بچوں نے رنگا رنگ ڈرائنگ، تخلیقی سرگرمیوں اور ماحولیات کے تحفظ کے لیے تصویری کے ذریعے اپنی صلاحیتوں اور تخلیقی فکر کا مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر اسکول کے منیجر شکیکھنے اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے مواقع ملنے چاہئیں۔ آج ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے دور میں بچوں کو اس کے مثبت استعمال کے ساتھ ساتھ تحفظ، وقت کی اہمیت اور غلط معلومات سے بچنے کی تربیت دینا بھی ضروری ہے۔ ڈاکٹر ثانی نے بچوں کو صفائی، ماحولیات کے تحفظ، درختوں کی نگہداشت اور ہاتھی بھائی چارے کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ ایک اچھا شہری وہی ہے جو اپنے حقوق کے ساتھ اپنے فرائض کو بھی سمجھتا ہو۔ انہوں نے بچوں کو محنت، دیانت داری اور خود اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ اسکول کی پرنسپل محترمہ عذرا بیدی نے بچوں کو یوم اطفال کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہر بچے میں کوئی نہ کوئی خصوصی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اساتذہ اور والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی دلچسپی اور صلاحیتوں کو پہچانیں اور انہیں آگے بڑھنے کے لیے مناسب مواقع فراہم کریں۔

لینگویج یونیورسٹی کے طلبہ کے شناختی کارڈ اب ڈیجی لاکر پر دستیاب



لکھنؤ، 13 نومبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی نے ڈیجیٹل تعلیم اور گورننس کی جانب ایک اہم پیش رفت کرتے ہوئے طلبہ کے شناختی کارڈ کو ڈیجیٹل اکیڈمک ڈپازٹری پورٹل پر دستیاب کرا دیا ہے۔ اب طلبہ اپنے شناختی کارڈ ڈیجیٹل طریقے سے محفوظ اور باآسانی حاصل کر سکیں گے۔ ان ڈیجیٹل شناختی کارڈوں میں طلبہ کی ضروری ذاتی اور ادارہ جاتی معلومات کے ساتھ ان کی اپار اکیڈمی شناخت بھی شامل کی گئی ہے۔ یہ اقدام حکومت ہند کے ڈیجیٹل انڈیا مشن اور اعلیٰ تعلیم میں ڈیجیٹل خدمات کے فروغ کی سمت میں یونیورسٹی کی ایک اہم کوشش ہے۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر امتیے تیواری نے کہا کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی آج اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہونے کے ساتھ طلبہ کو بااختیار بنانے کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہے۔ ڈی جی لاکر پر طلبہ کے شناختی کارڈ دستیاب کرانا یونیورسٹی کی ڈیجیٹل تبدیلی کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ اس سے طلبہ کو اپنے تعلیمی شناختی کارڈ تک محفوظ، آسان اور کہیں بھی رسائی حاصل ہوگی اور کاغذی دستاویزات پر انحصار کم ہوگا۔ ہماری کوشش ہے کہ یونیورسٹی کی تمام خدمات کو زیادہ شفاف، قابل رسائی اور طلبہ کی ضروریات کے مطابق بنایا جائے۔ اس پہل کو اتر پردیش کی چیف سیکرٹری سشیل گوئل، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس پرشانت کمار اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر امتیے تیواری کی رہنمائی میں عملی شکل دی گئی۔ اس سلسلے میں کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر عطا الرحمٰن کا اہم تعاون رہا۔ یونیورسٹی میں اے پی ای آئی انچارج اکیڈمک ڈپازٹری ڈی جی لاکر کے نوڈل آفیسر ڈاکٹر رضا عباس حیدری نے اس منصوبے کے رابطہ کاری اور نفاذ میں اہم کردار ادا کیا جبکہ اتر پردیش کے اے پی ای انچارج اکیڈمک ڈپازٹری ڈی جی لاکر کے ریاستی کوآرڈینیٹر پرشانت دکشت نے تکنیکی تعاون فراہم کیا۔

لکھنؤ میں وکلاء کا زبردست احتجاج، ’ایڈووکیٹ پروٹیکشن ایکٹ‘ نافذ کرنے کا مطالبہ



لکھنؤ: لکھنؤ میں ’ایڈووکیٹ پروٹیکشن ایکٹ‘ نافذ کرنے کے مطالبے کو لے کر وکلاء نے اسمبلی کا گھیراؤ کرنے جا رہے ہیں۔ لکھنؤ بار ایسوسی ایشن اور سینٹرل بار ایسوسی ایشن نے اس احتجاج کی اپیل کی تھی۔ لکھنؤ بار ایسوسی ایشن اور سینٹرل بار ایسوسی ایشن کے درمیان وہیں نوبہ نوبی پرنی ہے، جس کی وجہ سے وکلاء کو پولنگ کے وقت شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے مطالبہ کیا گیا ہے کہ شیتلا بی پولنگ مرکز کو پنچایت بھون سے دوبارہ پرائمری اسکول شیتلا بی، نیا حصہ نمبر 107 میں منتقل کیا جائے۔ ترقیاتی بلاک سوبھا کلاں میں حصہ نمبر 52، واقع پرائمری اسکول اکھا کو بلاوجہ تبدیل کر کے پرائمری اسکول کر پور کر دیا گیا ہے، جو گاؤں سے تقریباً ڈھائی کلومیٹر دور ہے۔ ووٹروں کی سہولت کے لیے پرائمری اسکول اکھا کو پولنگ مقام برقرار رکھنا ضروری ہے۔ ترقیاتی بلاک شاہ گنج (سوجی) کی گرام پنچایت مزداحی الدین پور کے حصہ نمبر 315 اور 316 کو کمپوزٹ اسکول نظام پور منتقل کر دیا گیا ہے۔ گاؤں سے نظام پور کا فاصلہ تقریباً ڈھائی کلومیٹر ہے، جبکہ مزداحی الدین پور کے قریب ہی حصہ نمبر 318، اکھی پور واقع ہے، جو گاؤں سے محض 500 میٹر دور ہے۔ گاؤں والوں کی سہولت کے پیش نظر مزداحی الدین پور کے ووٹروں کو حصہ نمبر 318، اکھی پور میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسی ترقیاتی بلاک شاہ گنج (سوجی) کے شیخ بلیا سیکشن کو پولنگ مرکز رسول پور سے ہٹا کر پرائمری اسکول دیہاتی پور منتقل کر دیا گیا ہے۔ شیخ بلیا سے پرائمری اسکول دیہاتی پور کا فاصلہ تقریباً ڈھائی کلومیٹر ہے۔ ووٹروں کی سہولت کے لیے شیخ بلیا سیکشن کو حصہ نمبر 320، پرائمری اسکول رسول پور میں برقرار رکھنے کی ضرورت ظاہر کی گئی ہے۔ ’’مصطفیٰ باد بلاک کے کئی پولنگ مراکز تبدیل کرنے کا مطالبہ‘‘ ترقیاتی بلاک کھنڈن کے تحت گرام پنچایت کرنڈیہ کے حصہ نمبر 422، 423 اور 426 شاہ منوں ودنگ گرام پنچایت کاس ہائر سیکنڈری انٹرکالج کھنڈن میں ہوتی ہے، جو گاؤں سے تقریباً تین کلومیٹر دور ہے۔

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی ہدایت پر پارٹی کے ریاستی صدر شیام لال پال نے چیف الیکٹورل افسر، اتر پردیش، لکھنؤ کو میمورنڈم دے کر مطالبہ کیا ہے کہ ریاستی حکومت کے وزراء، اراکین پارلیمنٹ، اراکین اسمبلی اور بی جے پی تنظیم کے عہدیداروں کے دباؤ میں انتظامیہ کے ضلع مجسٹریٹس نے پولنگ بوتھوں کی تقسیم اور ازسرنو تشکیل کے دوران سماجوادی پارٹی کے حامی ووٹروں کی اکثریت والے پولنگ بوتھوں کو تیسرے سے چار کلومیٹر دور منتقل کر دیا ہے۔ اس طرح الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ضوابط و ہدایات کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں ووٹر لسٹ کی ایس آئی آر کا روڈ مکمل ہونے کے بعد 10 اپریل 2026 کو شائع ہونے والی ووٹر لسٹ کی بنیاد پر پولنگ بوتھوں کی تعداد بڑھ کر 1 لاکھ 77 ہزار 516 تھی۔ ووٹر لسٹ کی خصوصی مہم کے تحت پولنگ بوتھوں کی تقسیم کے بعد ان کی تعداد گھٹ کر ایک لاکھ 73 ہزار 730 رہ گئی ہے۔ اس طرح ریاست میں 3 ہزار 886 پولنگ بوتھ کم ہو گئے ہیں۔ میمورنڈم کے مطابق، اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس نے الیکٹورل رجسٹریشن افسران (ای آر اوز، اسسٹنٹ ای آر اوز) نے پولنگ بوتھوں کی تقسیم میں الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ’نیو آن پولنگ اسٹیشن‘ میں دی گئی ہدایات کے برخلاف تقسیم اور ازسرنو تشکیل کا عمل انجام دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں کئی اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کو نہر پار کر کے ووٹ ڈالنے جانا پڑے گا۔ الیکشن کمیشن کے ضوابط کے مطابق زیادہ سے زیادہ دو دیگر پولنگ مراکز پر ووٹروں کی تعداد 1200 ہونی چاہیے۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ووٹروں کی سہولت کے لیے پرائمری اسکول اکھا کو پولنگ مقام برقرار رکھنا ضروری ہے۔ ترقیاتی بلاک شاہ گنج (سوجی) کی گرام پنچایت مزداحی الدین پور کے حصہ نمبر 315 اور 316 کو کمپوزٹ اسکول نظام پور منتقل کر دیا گیا ہے۔ گاؤں سے نظام پور کا فاصلہ تقریباً ڈھائی کلومیٹر ہے، جبکہ مزداحی الدین پور کے قریب ہی حصہ نمبر 318، اکھی پور واقع ہے، جو گاؤں سے محض 500 میٹر دور ہے۔ گاؤں والوں کی سہولت کے پیش نظر مزداحی الدین پور کے ووٹروں کو حصہ نمبر 318، اکھی پور میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسی ترقیاتی بلاک شاہ گنج (سوجی) کے شیخ بلیا سیکشن کو پولنگ مرکز رسول پور سے ہٹا کر پرائمری اسکول دیہاتی پور منتقل کر دیا گیا ہے۔ شیخ بلیا سے پرائمری اسکول دیہاتی پور کا فاصلہ تقریباً ڈھائی کلومیٹر ہے۔ ووٹروں کی سہولت کے لیے شیخ بلیا سیکشن کو حصہ نمبر 320، پرائمری اسکول رسول پور میں برقرار رکھنے کی ضرورت ظاہر کی گئی ہے۔ ’’مصطفیٰ باد بلاک کے کئی پولنگ مراکز تبدیل کرنے کا مطالبہ‘‘ ترقیاتی بلاک کھنڈن کے تحت گرام پنچایت کرنڈیہ کے حصہ نمبر 422، 423 اور 426 شاہ منوں ودنگ گرام پنچایت کاس ہائر سیکنڈری انٹرکالج کھنڈن میں ہوتی ہے، جو گاؤں سے تقریباً تین کلومیٹر دور ہے۔

مدرسہ دارارقم ماڈل پبلک اسکول میں ’بچوں کا میلہ‘ کا انعقاد



لکھنؤ: عزیز نگر میں واقع مدرسہ دارارقم ماڈل پبلک اسکول میں یوم اطفال کے موقع پر بچوں کے میلے کا انعقاد کیا گیا جس میں اسکول کے طلباء و طالبات کے ساتھ اسکول کی معلمات نے بھی مختلف قسم کے لذیذ ذائقوں کے پکوان کے اسٹال لگائے۔ میلے میں اسکول کے بچوں کے ساتھ سرپرست حضرات نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی اور لذیذ ذائقوں کا لطف اٹھایا۔ وہیں بات چیت کے دوران اسکول کے منیجر مولانا ڈاکٹر ب